www.avadhnama.com e-paper
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 9 Sunday , October 04 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶) شمارہ نمبر(۹) لکھنؤ، بروز اتوار ۴-اکتوبر ۲۰۲۶ء،مطابق ۲۱/ربیع الآخر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

پرامن احتجاج کی اجازت نہ ملنے پر یوتھ کانگریس نے دہلی ہائی کورٹ کا رخ کیا

نئی دہلی (یو این آئی) یوتھ کانگریس کے قومی صدر ادے بھانو چِب نے جنتر منتر پر مجوزہ پرامن احتجاج کی اجازت دینے سے انکار کے خلاف دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ مسٹر چب نے دہلی پولیس کے یکم اکتوبر کے اس حکم کو چیلنج کیا ہے، جس میں احتجاج کی اجازت دینے سے انکار کیا گیا تھا۔ عرضی یوتھ کانگریس کے لیگل ڈیپارٹمنٹ کے قومی چیئرمین ایڈووکیٹ روپیش سنگھ بھدوریا نے دائر کی ہے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ پرامن احتجاج کو باقاعدہ بنانے کی پولیس کی طاقت کو پابندی لگانے کی طاقت میں نہیں بدلا جا سکتا، جب تک حالات کا انفرادی اور تناسب کے لحاظ سے اندازہ نہ لگایا جائے۔ یوتھ کانگریس نے گزشتہ 25 ستمبر کو 100-150 لوگوں کے احتجاج کے لیے درخواست دی تھی اور سیکیورٹی، ٹریفک اور عوامی نظم و ضبط سے متعلق شرائط کی پابندی کی یقین دہانی کرائی تھی۔ عرضی میں آئین کی دفعہ 14، 19(1)(اے) اور 19(1)(بی) کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دنیا میں اگلے مالیاتی بحران کا سبب غیر مالیاتی عوامل بھی ہو سکتے ہیں: آر بی آئی گورنر

نئی دہلی (یو این آئی) ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کے گورنر سنجے ملہوترا نے ہفتہ کے روز کہا کہ دنیا میں آئندہ مالیاتی بحران کی وجہ غیر مالیاتی عوامل بھی ہو سکتے ہیں۔ مسٹر ملہوترا نے یہاں پانچویں کوٹیلیہ اقتصادی کانفرنس میں غیر یقینی صورتحال کے دور میں مرکزی بینکوں کا کردار کے موضوع پر منعقدہ ایک سیشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ قطعی ضروری نہیں کہ دنیا میں اگلا مالیاتی بحران مالیاتی وجوہات ہی کی بنا پر آئے۔ اس لیے موجودہ معاشی استحکام مستقبل میں مالیاتی بحران سے تحفظ کی کوئی قطعی ضمانت نہیں ہے، اور بحیثیت مرکزی بینک بدلتے ہوئے حالات پر مسلسل نگاہ رکھنا ناگزیر ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اگلا مالیاتی بحران جغرافیائی وسیاسی (جیو پولیٹیکل) وجوہات، کسی بڑے سائبر حملے یا پھر کسی سنگین تکنیکی خرابی کی صورت میں بھی رونما ہو سکتا ہے، اور اس کا دار و مدار اس بات پر ہوگا کہ اس کا دائرہ اثر کتنا وسیع اور گہرا رہتا ہے۔

لوک سبھا اور سبھی اسمبلیاں تحلیل کرنے کا مطالبہ

کانگریس صدر کھرگے نے پی ایم مودی کو 'غیر قانونی وزیر اعظم' ٹھہرایا، ایس آئی آر کے خلاف ملک گیر احتجاج جاری رکھنے کا اعلان

نئی دہلی۔ (ایجنسی) کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے ہفتہ کے روز لوک سبھا اور تمام ریاستی اسمبلیوں کو تحلیل کرنے کا مطالبہ کر ایک نئی ہلچل شروع کر دی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ملک میں ہوئے تمام انتخابات غیر قانونی ہیں اور اس بنیاد پر وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ اور ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ بھی غیر قانونی ہیں۔ کھرگے نے واضح لفظوں میں کہا کہ تمام ایوانوں کو تحلیل کر کے نئے سرے سے انتخابات کرائے جائیں اور ان انتخابات میں ای وی ایم کی جگہ بیلٹ پیپر کا استعمال ہو۔ یہ مطالبہ کھرگے نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا ہے، جس کی ویڈیو کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر شیئر بھی کی ہے۔ صحافیوں سے بات چیت میں کھرگے نے کہا کہ ''آج پورا ملک غیر قانونی انتخابات کی بنیاد پر چل رہا ہے۔ مودی ایک غیر قانونی وزیر اعظم ہیں، شاہ ایک غیر قانونی وزیر داخلہ ہیں اور جہاں بھی وزرائے اعلیٰ منتخب ہوئے ہیں، وہ سب غیر قانونی ہیں۔ ان سب کو تحلیل کر دیا جانا چاہیے، نئے انتخابات ہونے چاہئیں اور انتخابات بیلٹ پیپر کے ذریعے کرائے جانے چاہئیں۔'' بات چیت کے دوران کھرگے نے ای وی ایم کے مبینہ غلط استعمال کا بھی الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ اس بارے میں 'ان کے اپنے لوگ' بھی بات کر رہے ہیں۔

یہ پریس کانفرنس کھرگے نے کرناٹک میں کیا جہاں انہوں نے ملک کی کئی ریاستوں میں جاری ایس آئی آر کے عمل پر سنگین سوال اٹھائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس عمل میں کئی گڑبڑیاں ہیں اور حکومت کی جانب سے کئی غلطیاں کی جا رہی ہیں۔ اس کا براہ راست اثر جمہوری عمل پر پڑ رہا ہے اور جمہوریت کمزور ہو رہی ہے۔ صحافیوں سے بات چیت کے دوران انہوں نے یہ بھی کہا کہ اپوزیشن ایس آئی آر اور انتخابی عمل کے مبینہ غلط استعمال کے خلاف پورے ملک میں اپنی تحریک جاری رکھے گی۔ اس گفتگو میں کانگریس صدر نے ایس آئی آر سے متعلق انڈیا اتحاد کی میٹنگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ 30 ستمبر کو ہوئی میٹنگ میں 20 سیاسی پارٹیوں کے اراکین اور ان کے قانونی سیل کے نمائندے شامل ہوئے تھے۔ کھرگے کے مطابق میٹنگ میں تمام پارٹیاں اس بات پر متفق تھیں کہ ایس آئی آر ملک کے لیے نقصاندہ ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس کا سب سے زیادہ اثر غریبوں، کم پڑھے لکھے لوگوں، مزدوروں اور خاص طور پر اقلیتوں پر پڑ رہا ہے۔ کھرگے نے سوال اٹھایا کہ اگر کسی ایک بوتھ کی ووٹر لسٹ سے 500 ووٹ ہٹا دیے جائیں تو اسے غیر جانبدارانہ انتخاب کیسے کہا جا سکتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایک طرف ووٹرز کے نام ہٹانے کی کوشش ہو رہی ہے، وہیں دوسری طرف اب نام شامل کرنے کی کوششیں بھی چل رہی ہیں۔ کھرگے کا کہنا ہے کہ ملک کے پرانے لیڈران نے جمہوریت میں اس طرح کی کارروائی نہیں کی۔ انہوں نے جواہر لال نہرو، اندرا گاندھی، لال بہادر شاستری، نرسمہا راؤ اور راجیو گاندھی کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ پہلے کسی لیڈر نے اس طرح کا کوئی کام انجام نہیں دیا۔ کھرگے نے الزام لگایا کہ جس طرح ایس آئی آر کا استعمال کیا جا رہا ہے، اس سے نوجوانوں، غریبوں، دلتوں اور محروم طبقات کو نقصان ہو رہا ہے۔ انہوں نے غریب اور امیر کے درمیان آنے والی مشکلات کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ امیر شخص کسی طرح اپنا کام کرا سکتا ہے، لیکن اگر کسی غریب کے ووٹر لسٹ میں کوئی گڑبڑی ہو جائے تو اسے اپنا کام چھوڑ کر اسے درست کرانے یا نام کی تجدید کرانے کے لیے بار بار دفاتر کے چکر لگانے پڑتے ہیں۔ کھرگے نے چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنرز کی تقرری سے متعلق 2023 کے قانون پر بھی سوال اٹھائے۔ انہوں نے خاص طور پر قانون کی دفعہ 16 کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کے تحت چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمشنروں کو عہدے پر رہتے ہوئے لیے گئے فیصلوں کے لیے قانونی کارروائی سے چھوٹ دی گئی ہے۔ کھرگے نے کہا کہ پہلے الیکشن کمشنرز کی تقرری والی کمیٹی میں چیف جسٹس آف انڈیا، اپوزیشن کے لیڈر اور وزیر اعظم شامل ہوتے تھے، لیکن 2023 کے قانون میں چیف جسٹس کو کمیٹی سے ہٹا کر ان کی جگہ ایک مرکزی وزیر کو شامل کیا گیا۔ کھرگے کا کہنا ہے کہ پرانے قانون کے مطابق اگر مستقبل میں کوئی ایماندار چیف جسٹس حکومت سے متفق نہیں ہوتا تو حکومت کے لیے اپنی پسند کا چیف الیکشن کمشنر مقرر کرنا مشکل ہو سکتا تھا۔ نئے قانون پر حملہ کرتے ہوئے کھرگے نے کہا کہ اگر چیف الیکشن کمشنر یا الیکشن کمشنر کوئی غلطی کرتے ہیں تو ان کے خلاف جانچ کا راستہ بھی مشکل ہو گیا ہے۔ انہوں نے اسے جمہوری اداروں کو کمزور کرنے کی سمت میں اٹھایا گیا قدم قرار دیا۔ کھرگے نے 'دی انڈین ایکسپریس' کی ایک رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے الیکشن کمیشن کے 2 اراکین کے خطوط کا بھی ذکر کیا۔

ان کے مطابق ان دونوں اراکین نے چیف الیکشن کمشنر کو خط لکھے، لیکن ان کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ کھرگے نے کہا کہ وہ اراکین باہر کھل کر نہیں بول سکتے، لیکن انہوں نے اپنی بات خطوط کے ذریعے رکھی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اگر اسی طرح کی صورت حال برقرار رہی تو انتخابات منمانے طریقے سے کرائے جا سکتے ہیں۔ کھرگے نے موجودہ حالات پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اب ملک کو طے کرنا ہوگا کہ جمہوریت کو بچانا ہے یا اسے ختم ہونے دینا ہے۔

انڈیا اتحاد ایس آئی آر کے ذریعے ملک کو برباد نہیں ہونے دے گا، بیلٹ پیپر سے انتخابات کرانے کا مطالبہ، ای وی ایم کے مبینہ غلط استعمال پر سوالات

ٹی ایم سی سے دو اہم پارلیمانی کمیٹیوں کی صدارت چھینی گئی

نئی دہلی۔ راجیہ سبھا کے چیئرمین سی پی رادھا کرشنن اور لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے ہفتہ کو کئی پارلیمانی قائمہ کمیٹیوں کی تشکیل نو کی، جس کے تحت ممتا ترنمول کانگریس (ایم ٹی ایم سی) سے دو اہم پارلیمانی کمیٹیوں کی صدارت واپس لے لی گئی ہے۔ پارلیمانی کمیٹی برائے تجارت میں ایم ٹی ایم سی کی ڈولا سین کی جگہ بی جے پی کے سدھانشو ترویدی کو نیا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ اسی طرح ایم ٹی ایم سی کے کیرتی آزاد کی جگہ باغی دھڑے کی رہنما کاکولی گھوش دستیدار کو پارلیمانی کمیٹی برائے کیمیکل اور کھاد کا چیئرمین بنایا گیا ہے۔ دراوڑ منیترا کژگم (ڈی ایم کے) کو دو کمیٹیوں کی صدارت ملی ہے۔ پارٹی کے رکن پارلیمنٹ تروچی شیوا کو صنعت سے متعلق کمیٹی اور کے کنیموزھی کو خوراک، صارفین کے امور اور عوامی تقسیم سے متعلق کمیٹی کا دوبارہ چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ بی جے پی کی اہم اتحادی جماعتوں جنتا دل (یونائیٹڈ)، شیوسینا اور تیلگو دیشم پارٹی کے رہنماؤں کو بھی مختلف پارلیمانی کمیٹیوں کے چیئرمین کے عہدے پر برقرار رکھا گیا ہے۔

کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ششی تھرور کو خارجہ امور سے متعلق کمیٹی جبکہ چرنجیت سنگھ چنی کو زراعت سے متعلق کمیٹی کا دوبارہ چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ پارٹی رہنما مکل واسنک کو تعلیم، خواتین، بچوں اور نوجوانوں کے امور سے متعلق کمیٹی اور سماج وادی پارٹی کے رام گوپال ورما کو صحت و خاندانی بہبود سے متعلق کمیٹی کے چیئرمین کے عہدے پر برقرار رکھا گیا ہے۔

ایس آئی آر تحقیقات معاملے

سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے سابق ججوں نے آزاد پینل تشکیل دیا

نئی دہلی: (ایجنسی) وکلاء کی ایک تنظیم نے الیکشن کمیشن کی جانب سے ووٹر لسٹ کی خصوصی تفصیلی نظر ثانی (ایس آئی آر) کے عمل کا جائزہ لینے کے لیے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے سابق ججوں پر مشتمل ایک پینل تشکیل دیا ہے۔ لائرز ایسوسی ایشن فار کانسٹی ٹیوشن (ایل اے ایف سی) نے کہا کہ سپریم کورٹ کے سابق جج مدن بی لوکر کی سربراہی میں پانچ رکنی کمیشن ووٹر لسٹ کی نظر ثانی کے اس عمل کی آئینی و قانونی حیثیت، طریقہ کار اور مجموعی اثرات کا جائزہ لے گا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ''سابق ججوں پر مشتمل یہ نو تشکیل شدہ آزاد کمیشن، اہل ووٹرز پر ایس آئی آر عمل کے آئینی و قانونی جواز، طریقہ کار اور مجموعی اثرات کا جائزہ لینے کے لیے مکمل خود مختاری کے ساتھ کام کرے گا۔ لوکر کے علاوہ، اس پینل میں سپریم کورٹ کے سابق جج اے کے پٹنائک، جموں و کشمیر ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس بدر دریز احمد، اور سابق جج ریکھا شرما اور انجنا پرکاش شامل ہوں گے۔ بیان کے مطابق، کمیشن دیگر امور کے علاوہ اس بات کا جائزہ لے گا کہ آیا اہل شہریوں کو ووٹر لسٹ میں برقرار رکھا گیا اور آیا نا اہل افراد کے نام درست طریقے سے ہٹائے گئے۔ اپنی تحقیقات کے حصے کے طور پر، کمیشن ملک بھر میں عوامی سماعتیں منعقد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس مقصد کے لیے، کمیشن کے مکمل اور علاقائی بینچ مختلف مقامات کا دورہ کریں گے تا کہ متاثرہ شہریوں، سول سوسائٹی کی تنظیموں اور ماہرین کی آراء اور بیانات ریکارڈ کیے جا سکیں۔

دبئی کے ولی عہد نے ہندوستانی پائلٹ کیپٹن اسمت مچھار سے ملاقات کر پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا 'ہمیں فخر ہے'

دبئی (ایجنسی) کے ولی عہد شیخ حمدان بن محمد بن راشد المکتوم نے ہفتہ (3 اکتوبر) کے روز 'فلائی دبئی' کے طیارہ واقعہ کے ہیرو اور ہندوستانی پائلٹ کیپٹن اسمت مچھار سے اسپتال میں ملاقات کی۔ اسپتال میں ملاقات کے دوران ولی عہد نے پائلٹ کیپٹن مچھار کو گلے لگایا، ان کی پیشانی کو بوسہ دیا، بات چیت کی اور ان کی بہادری کی بھرپور تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ''ہمیں فخر ہے کہ وہ ہماری ٹیم کا حصہ ہیں۔'' ولی عہد نے ہندوستانی پائلٹ کیپٹن مچھار سے اسپتال میں ملاقات کے دوران کی تصاویر سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کی ہیں۔

کیرالہ لشکر طیبہ مقدمہ

18 سالوں سے جیل میں مقید ملزمین کی اپیلوں پر سپریم کورٹ حتمی سماعت کرنے کیلئے تیار

نئی دہلی ۳/اکتوبر۔ سپریم کورٹ آف انڈیا کی دو رکنی بینچ نے گذشتہ کل 18/سالوں سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے مقید عمر قید کی سزا کاٹنے والے ملزمین کی اپیلوں پر حتمی سماعت کیئے جانے کا حکم جاری کیا۔ سپریم کورٹ آف انڈیا کی دو رکنی بینچ کے جسٹس ایس ایس سندریش اور جسٹس پرسنا بی ورالے نے سینئر ایڈوکیٹ گورو اگروال و دیگر وکلاء کے دلائل کی سماعت کے بعد حکم جاری کیا۔ دفاعی وکلاء نے عدالت سے ملزمین کی ضمانت پر رہائی کی درخواست کی تھی جسے عدالت نے یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ ملزمین کو دہشت گردی جیسے سخت الزام کے تحت عمر قید کی سزا دی گئی ہے لہذا عدالت ان کی ضمانت پر رہائی عرضداشتوں پر سماعت کرنے کی بجائے ان کی اپیلوں پر چار مہینہ کے بعد سماعت کریگی۔ ایڈیشنل سالیسٹر جنرل آف انڈیا ایشوریا بھاٹی نے دوران سماعت عدالت کو بتایا کہ ملزمین کا تعلق لشکر طیبہ جیسی دہشت گرد تنظیم سے ہے جس پر حکومت ہند نے پابندی لگائی ہوئی ہے۔ انہوں نے عدالت کو مزید بتایا کہ عمر قید کی سزا پانے والے ملزمین پر ایک سے زائد مقدمات ہیں لہذا ان کی ضمانت پر رہائی کی درخواست کو مسترد کیا جائے۔ اسی درمیان دفاعی وکلاء نے عدالت سے ملزمین کی اپیلوں پر جلد از جلد سماعت کیئے جانے کی گذارش کی جسے عدالت نے منظور کر لیا۔ واضح رہے کہ کیرالا ہائی کورٹ کی جانب سے ملنے والی عمر قید کی سزا کو ملزمین نے جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی کے توسط سے سپریم کورٹ آف انڈیا میں چیلنج کیا ہے۔ تقریباً دو سال قبل سپریم کورٹ آف انڈیا نے پٹیشن کو سماعت کے لئے قبول کر لیا تھا۔ جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی نے کیرالا ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کرنے کے ساتھ ساتھ ملزمین کی ضمانت پر رہائی کی درخواست بھی داخل کی تھی جس پر گذشتہ کل سماعت عمل میں آئی۔ ملزمین ناصر حاجی استاد، شفاس شمس الدین، عبدالجبار، سرفراز نواز، عبدالبشیر، پی مجیب، ابراہیم مولوی اور سین الدین ستار بھائی نے جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی کی مدد سے سپریم کورٹ میں پٹیشن داخل کی ہے۔

ایس آئی آر تنازعہ: 'جلد ہی بڑا انکشاف کروں گا'، کپل سبل کا اعلان

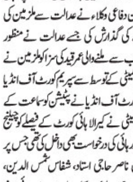

نئی دہلی۔ (ایجنسی) راجیہ سبھا کے رکن کپل سبل نے ایس آئی آر معاملہ پر ہفتہ کے روز کہا کہ وہ ووٹ کی چوری کو جلد ہی ثابت کرنے والے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ کچھ دنوں میں پریس کانفرنس کریں گے، جس میں سچائی سب کے سامنے لا کر رکھ دیں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا ہے کہ 2004 اور 2009 میں اپنے پارلیمانی حلقہ کی ایک اسمبلی کے اعداد و شمار پیش کریں گے، جہاں لاکھوں لوگوں کے ووٹ کاٹے گئے ہیں اور کاٹے جا رہے ہیں۔ کپل سبل نے کہا ہے کہ اس طرح کی صورتحال کئی اسمبلی حلقوں میں ہے، جہاں کروڑوں ووٹرز کے نام کاٹے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ وہیں رہتے ہیں، ان کے پتے موجود ہیں۔ ان کے پاس آدھار کارڈ بھی ہیں، لیکن انہیں ایسا دکھایا جا رہا ہے، جیسے وہ وہاں موجود ہی نہیں ہیں۔ اگر اس طرح ووٹ کاٹے جائیں گے اور ووٹ دینے کا حق چھینا جائے گا، تو یقینی طور پر لوگ سڑکوں پر اتریں گے۔ کپل سبل نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مان لیا ہے کہ کروڑوں کی تعداد میں لوگوں کے ووٹ ڈیلیٹ کیے جا رہے ہیں۔ ساتھ ہی سبل نے کہا کہ ووٹر آئی ڈی ڈیلیٹ کرنا صرف ایک مسئلہ نہیں ہے، اس سے کئی سہولتیں وابستہ ہیں، کئی فلاحی اسکیمیں وابستہ ہیں۔ جن لوگوں کے ووٹ ڈیلیٹ ہو رہے ہیں، انہیں متعلقہ سہولتیں بھی نہیں ملیں گی۔ انہیں اناج بھی نہیں ملے گا۔

مالی مشکلات طلبہ کی تعلیم اور خوابوں کی راہ میں رکاوٹ نہ بنیں

سی ایم یوگی نے کہا، اسکالرشپ کی رقم اپنی تعلیم کو آگے بڑھانے کیلئے استعمال کریں، 4.60 لاکھ طلبہ کے کھاتوں میں 148 کروڑ روپے کی اسکالرشپ

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ مالی مشکلات کسی بھی طالب علم کی تعلیم اور اس کے خوابوں کی راہ میں رکاوٹ نہ بنیں، یہ دوہری انجن والی حکومت کا عزم ہے۔ حکومت طلبہ کو مالی مدد فراہم کر کے ان کی تعلیم کو مسلسل آگے بڑھانے کے لیے پرعزم ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اسی عزم کو آگے بڑھاتے ہوئے کم آمدنی والے طبقے کے قبل از دسویں جماعت (جماعت 9-10) اور دسویں جماعت کے بعد کی جماعتوں میں زیر تعلیم 4.60 لاکھ سے زیادہ طلبہ کے بینک کھاتوں میں 148 کروڑ روپے سے زیادہ کی تعلیمی وظیفے اور فیس کی بھرپائی کی رقم منتقل کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کم آمدنی والے گروپ کے پری میٹرک (کلاس 9-10) اور میٹرک کے بعد کی کلاسوں کے 4.60 لاکھ سے زیادہ طلباء کے بینک کھاتوں میں 148 کروڑ روپے سے زیادہ کی اسکالرشپ اور فیس کی واپسی کی رقم منتقل کی جائے گی۔ یوگی نے کہا کہ یہ مالی مدد صرف طلبہ کو فوری راحت فراہم کرنے تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس کا مقصد ان کی صلاحیتوں کو مواقع فراہم کرنا اور ان کے مستقبل کے خوابوں کو نئی پرواز دینا بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت تعلیم کے شعبے میں ایسی اسکیموں کے ذریعے طلبہ کو آگے بڑھنے کے لیے ضروری وسائل فراہم کر رہی ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست میں طلبہ کی تعلیم کو ترجیح دیتے ہوئے حکومت معاشی طور پر کمزور طبقات تک اسکیموں کا فائدہ پہنچانے کے لیے پرعزم ہے۔ تعلیمی وظیفے اور فیس کی بھرپائی کی رقم براہ راست بینک کھاتوں میں بھیجے جانے سے مستفید ہونے والوں کو شفاف طریقے سے مدد مل رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پہلے صورتحال ایسی تھی کہ ایک طالب علم کو بھیجی گئی پوری اسکالرشپ کی رقم ان تک نہیں پہنچتی تھی۔ اگر 100 بچوں کے لیے فنڈز بھیجے جائیں تو بعض اوقات صرف 70-60 بچے ہی مستفید ہوتے۔ آج ایک ایسا نظام بنایا گیا ہے کہ صرف منظور شدہ رقم ہی طالب علم کے کھاتے میں براہ راست پہنچتی ہے۔ صفر بیلنس کے ساتھ بھی اکاؤنٹ کھولنے کی سہولت اب دستیاب ہے۔ اس سے ان طلباء کے لیے ممکن ہو گیا ہے جن کے پاس پہلے ضروری فنڈز کی کمی تھی کہ وہ بینک اکاؤنٹ کھولنے کے لیے اکاؤنٹ کھول سکیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2017 سے پہلے وظائف کی رقم اور طلباء کی تعداد دونوں کم تھیں۔ وظائف اکثر وقت پر نہیں مل پاتے تھے۔ سال 2016-17 کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس وقت درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کے طلباء کے لیے اسکالرشپ بھی نہیں بھیجی گئی تھی۔ حکومت کی نیت صاف ہوتی تو طلبہ کے لیے ضروری سہولیات فراہم کی جا سکتی تھیں۔ 2017 میں حکومت بننے کے بعد، مالی سال 2016-17 اور 2017-18 کے لیے وظائف متعلقہ طلباء میں تقسیم کیے گئے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ مالی مدد صرف طلبہ کو فوری راحت فراہم کرنے تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس کا مقصد ان کی صلاحیتوں کو مواقع فراہم کرنا اور ان کے مستقبل کے خوابوں کو نئی پرواز دینا بھی ہے۔

آندھرا پردیش: دوا کی فیکٹری کا بوائلر پھٹا، 5 مزدوروں کی موت

تروپتی (آندھرا پردیش): (ایجنسی) تروپتی ضلع میں واقع شری سٹی سے ایک بڑی اور انتہائی افسوس ناک خبر سامنے آ رہی ہے۔ یہاں ایک دوا بنانے والی فیکٹری میں اچانک بوائلر پھٹنے سے پانچ (5) افراد ہلاک ہو گئے، جب کہ 12 دیگر شدید زخمی ہوئے ہیں۔ یہ حادثہ نائٹ شفٹ (رات کی ڈیوٹی) کے دوران پیش آیا، جس کی وجہ سے وہاں کام کرنے والے کئی مزدور اس کی زد میں آ گئے۔ امدادی اور بچاؤ ٹیمیں موقع پر مستعد ہیں اور زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ موصولہ معلومات کے مطابق، دوا بنانے والی کمپنی ٹل ہیلتھ کیئر میں بوائلر پھٹنے کے بعد وہاں ہولناک آگ لگ گئی۔ دو مزدوروں کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جب کہ دو دیگر شدید زخمی حالت میں قریبی تڈا اسپتال لے جائے گئے، جہاں علاج کے دوران انہوں نے دم توڑ دیا۔ ہلاک ہونے والے افراد میں سے دو کی شناخت ستیا ویدو منڈل کے چیری بی گاؤں کے چِنا مستان (45 سال) اور تمل ناڈو کے مدراپلکم کے رمیش (45 سال) کے طور پر ہوئی ہے۔ باقی دو متوفی مزدوروں کی شناخت کے بارے میں ابھی معلومات حاصل کی جا رہی ہیں۔ وزیر اعلیٰ چندرابابو نائیڈو اور وزیر تعلیم و آئی ٹی نارا لوکیش نے شری سٹی کی اس پرائیویٹ فیکٹری میں بوائلر پھٹنے سے مزدوروں کی ہلاکت اور ان کے زخمی ہونے پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔

فضائیہ کے پاس لڑاکا طیاروں کی کمی

ہر سال 35 سے 40 طیارے ملیں تو صورتحال بہتر ہو سکتی ہے: ایئر چیف مارشل

نئی دہلی، (یو این آئی) فضائیہ کے سربراہ ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ نے اعتراف کیا ہے کہ فضائیہ کے پاس

موجودہ حالات کے پیش نظر لڑاکا طیاروں کے ساتھ ساتھ افسران اور فضائی اہلکاروں کی کمی ہے، لیکن یہ تشویش کی بات نہیں ہے اور ان کمیوں کو پورا کرنے کے لیے بنائی گئی حکمت عملی اور منصوبے مقررہ شیڈول کے مطابق وقت پر پورے ہو جاتے ہیں تو صورتحال کافی بہتر ہو جائے گی۔ ایئر چیف مارشل سنگھ نے 8 اکتوبر کو فضائیہ کے دن سے پہلے ہفتہ کے روز یہاں سالانہ پریس کانفرنس میں کہا کہ یہ سچ ہے کہ فضائیہ کے پاس طیاروں کی کمی ہے اور اس سے زیادہ جہاز چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صورتحال طیاروں کی فراہمی کے مقررہ شیڈول میں مسلسل ہونے والی تاخیر کے باعث پیدا ہوئی ہے۔ دیسی لڑاکا طیارے بنانے کے مختلف پروگراموں میں تاخیر کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر یہ پروگرام مقررہ وقت پر پورے ہو جاتے ہیں تو صورتحال میں بہتری آ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فضائیہ کو ہر سال کم از کم 35 سے 40 لڑاکا طیاروں کی ضرورت ہے اور اگر ایسا ہوتا ہے تو صورتحال کافی بہتر ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دیسی طیاروں کے سلسلے میں تمام اسٹیک ہولڈرز کو مل کر کوششیں کرنی ہوں گی۔ انہوں نے لڑاکا طیاروں کے سودوں میں ہونے والی تاخیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جن طیاروں کے وقت پر ملنے کی امید تھی وہ پوری نہیں ہو سکی۔ تاہم انہوں نے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ طیاروں کی کمی کوئی بڑی تشویش کا باعث نہیں ہے۔ لڑاکا طیاروں کے انجنوں کے لیے بیرون ملک پر انحصار کم کرنے کے لیے انہوں نے کہا کہ اس بارے میں ٹھوس فیصلے لیے جانے کی ضرورت ہے۔

سماجوادی پارٹی میں دو رہنما شامل، اکھلیش نے امیدوار بنایا

ایس پی نے اچانک دو ایم ایل سی امیدوار تبدیل کیے، بی جے پی سے ناراض سنجین ترپاٹھی نے سپا کا دامن تھام

لکھنؤ۔ آئندہ یوپی اسمبلی انتخاب سے قبل بی جے پی میں افراتفری مچی ہوئی ہے۔ پوروانچل میں ہری شنکر تیواری کے بعد ایک اور قد آور رہنما نے بی جے پی چھوڑ کر سماجوادی پارٹی (ایس پی) کا دامن تھام لیا ہے۔ سنجین ترپاٹھی جو گورکھ پور-فیض آباد ٹیچر ایم ایل سی انتخاب کی تیاری کر رہے تھے، لیکن انہیں بی جے پی نے ٹکٹ نہیں دیا تھا۔ اس سے ناراض ہو کر انہوں نے پہلے اپنی گاڑی سے پارٹی کا جھنڈا اتار پھینکا اور اب سماجوادی پارٹی کی رکنیت اختیار کر لی ہے۔ سماجوادی پارٹی میں شامل ہونے والے سنجین ترپاٹھی اب پارٹی کے ٹکٹ پر گورکھ پور-فیض آباد سے ٹیچر ایم ایل سی کا انتخاب لڑیں گے۔ بی جے پی سے ٹکٹ نہ ملنے سے ناراض سنجین ترپاٹھی کی ملاقات چلو پار اسمبلی حلقے کے سابق رکن اسمبلی ونے شنکر تیواری نے اکھلیش یادو سے کرائی۔ اس کے بعد سنجین نے سماجوادی پارٹی میں شمولیت اختیار کر لی۔ اسی کے ساتھ اکھلیش یادو نے گورکھپور-فیض آباد سے ٹیچر ایم ایل سی کے لیے اپنے اعلان کردہ امیدوار کملیش یادو کا نام واپس لے لیا۔ ان کی جگہ سنجین ترپاٹھی کا نام امیدوار کے طور پر اعلان کیا ہے۔ اس کے علاوہ سماجوادی پارٹی نے آگرہ ڈویژن ٹیچر حلقے سے بھی اپنا امیدوار بدل دیا ہے۔ پارٹی نے پرکاش چندر گپتا کی جگہ سابق ایم ایل سی ڈاکٹر آکاش اگروال کو امیدوار بنایا ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ دونوں تبدیلیاں متعلقہ رہنماؤں کی رضامندی سے کی گئی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ اتر پردیش قانون ساز کونسل کی 11 نشستوں کے لیے 23 اکتوبر کو ووٹنگ اور 27 اکتوبر کو ووٹوں کی گنتی ہونی ہے۔ اکھلیش یادو نے تمام 11 نشستوں کے لیے ایم ایل سی کے امیدوار میدان میں اتارے ہیں۔

'آپ کے ساتھ کھڑا ہونا میری ذمہ داری'

راہل گاندھی نے اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھانے والوں کی حمایت میں شروع کیا 'ستیہ گرہ' پورٹل

لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے اپنے مطالبات کو لے کر احتجاج کرنے والے لوگوں، اداروں اور گروپوں کی مدد کے لیے ایک بڑی پہل کی ہے۔ راہل گاندھی نے ان کی مدد کے لیے 'ستیہ گرہ' نام سے ایک ویب سائٹ لانچ کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مختلف مطالبات کو لے کر ملک کے کونے کونے میں احتجاج ہو رہے ہیں اور حزب اختلاف کے قائد کی حیثیت سے میری ذمہ داری ہے کہ ان کی آواز کو صحیح جگہ تک پہنچایا جائے۔ راہل گاندھی نے مہاتما گاندھی کی یوم پیدائش کے موقع پر یہ شروعات کی اور اس سے متعلق ویب سائٹ کا لنک بھی شیئر کیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک ویڈیو جاری کر کہا کہ ''ملک بھر میں لوگ اپنے حق کے لیے لڑ رہے ہیں اور اکثر اکیلے لڑ رہے ہیں۔ جین زی، طلبہ، کسان، آدیواسی، دلت خواتین، ہر جدوجہد کی اپنی کہانی ہے۔ لیکن جو آواز اکیلی اٹھتی ہے وہ اکثر دب جاتی ہے۔ 'ستیہ گرہ' انہی آوازوں کو ایک نقشہ پر ساتھ لانے کی پہل ہے۔ باپو نے یہی سکھایا تھا، سچ سب سے بڑا ہتھیار ہے، لیکن اس سے بھی بڑا ہتھیار ہے، متحد ہو کر سچ کے ساتھ کھڑا ہونا۔'' کانگریس رہنما راہل گاندھی مزید کہتے ہیں کہ ''اگر آپ بھی کسی ناانصافی کے خلاف لڑ رہے ہیں تو اپنی کہانی بھیجیے 2 منٹ لگیں گے آپ کی کہانی نقشے پر آئے گی۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ کی طرح اور کون کون لڑ رہا ہے۔ اور میں جو کر سکتا ہوں کروں گا، پارلیمنٹ میں، سڑک پر، خط لکھ کر اور جہاں بھی میری ضرورت ہو وہاں آپ کے ساتھ کھڑے ہو کر۔ حزب اختلاف کے قائد کے طور پر یہی میری ذمہ داری ہے۔'' سوشل میڈیا پوسٹ کے آخر میں راہل گاندھی نے ویب پورٹل کا لنک rahulgandhi.in/satyagraha دے کر لکھا کہ '' اپنے ستیہ گرہ کی کہانی مجھے یہاں بتائیں۔'' قابل ذکر ہے کہ راہل گاندھی نے جمعہ (2 اکتوبر) کو ملک کے مختلف حصوں میں احتجاج کر رہے لوگوں کی حمایت میں آواز بلند کیا تھا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا تھا کہ ''آج گاندھی جینتی ہے۔ اور آج ہی ہزاروں نوجوان ووٹ چوری کے خلاف سڑکوں پر ہیں، پُرامن طریقے سے، بغیر تشدد کے، اپنے آئینی حق کا استعمال کرتے ہوئے۔ ان کا مطالبہ واضح ہے، گیانیش کمار استعفیٰ دیں۔ جمہوریت بچاؤ۔ اور مودی-شاہ حکومت کا جواب؟ لڑکے اور لڑکیوں کو سڑکوں پر گھسیٹا جا رہا ہے۔

طائز میں حوثیوں کے ساتھ گھمسان کی جنگ ہورہی ہے

صنعا، 3 اکتوبر (یو این آئی) یمنی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ملک کے جنوب مغربی حصے میں واقع شہر طائز میں حوثیوں کے ساتھ شدید جھڑپیں جاری ہیں۔ یمنی فوج کی جانب سے جاری بیان میں میدانِ جنگ کی صورتحال کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ بیان میں کہا گیا کہ طائز شہر کے شمالی محاذ پر حکومتی فوجیوں اور حوثیوں کے درمیان گھمسان کی جھڑپیں ہورہی ہیں، تاہم تفصیلی وضاحت فراہم نہیں کی گئی۔ دوسری جانب، ان جھڑپوں میں یمنی فوج کے ایک اعلیٰ کمانڈر کے ہلاک ہونے کی اطلاع دی گئی ہے۔ یمنی وزارتِ داخلہ کی تحریری اطلاع میں کہا گیا ہے کہ وزارتِ داخلہ کے ماتحت ایمرجنسی فورسز کے چیف آف اسٹاف، لیفٹیننٹ جنرل محمد سلیم عبداللہ الحولانی، طائز کے قدحہ محاذ پر وطن کی خدمت میں حوثیوں کے ساتھ جھڑپ میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ الحولانی جولائی میں دوبارہ چھڑنے والی جھڑپوں میں ہلاک ہونے والے یمنی فوج کے اعلیٰ ترین کمانڈر تھے۔ یمن مسلح افواج کے ترجمان کرنل ماجد عبداللہ الانزیلی نے کہا کہ عبوری دارالحکومت عدن کی فضاؤں میں حوثیوں کی طرف سے داغے گئے ڈرونز کو ناکارہ بنا دیا گیا ہے۔ الانزیلی نے کہا کہ ڈرونز کو شہری علاقے تک پہنچنے سے پہلے ہی گرا دیا گیا۔ حوثیوں نے دعویٰ کیا تھا کہ انہوں نے سعودی عرب کی قیادت میں عرب اتحاد کے عدن میں واقع ہیڈکوارٹر پر آئی ایچ اے کے ذریعے حملے کیے تھے۔

اسرائیلی آبادکاروں کا کسانوں پر حملہ، فوجیوں نے صحافیوں کو بھی زدوکوب کیا

غزہ میں ایک فلیٹ پر حملے میں پانچ افراد لقمہ اجل

مقبوضہ مغربی کنارہ، 3 اکتوبر (یو این آئی) اسرائیلی فوج کی سرپرستی میں اسرائیلی آبادکاروں نے مقبوضہ مغربی کنارے میں زیتون توڑنے والے فلسطینی کسانوں پر حملے کیے، زیتون کے درختوں کو آگ لگائی اور درجنوں افراد کو حراست میں لے لیا۔ الجزیرہ کے مقامی ذرائع کے مطابق ہفتہ کو یہ حملے نابلس کے قریب ابودیس گاؤں، اورتا قصبے اور بیتا شہر کے الزہرا علاقے سمیت متعدد مقامات پر زیتون کے باغات میں کیے گئے۔ کیلیفورنیا سے تعلق رکھنے والے ایک کارکن نے، جو فلسطینی برادریوں کے ساتھ زیتون کی فصل توڑنے میں رضاکارانہ طور پر کام کر رہے ہیں اور جنہوں نے اپنی شناخت ظاہر نہ کرنے کی درخواست کی، الجزیرہ کو بتایا، جب ہم آج صبح یہاں پہنچے تو تقریباً 50 نقاب پوش آبادکاروں کا ایک گروپ وہاں آیا۔ انہوں نے پتھر پھینکے اور ایک مکان پر حملہ کیا۔ کارکن نے مزید بتایا، کچھ ہی دیر بعد فوجی بھی وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے زیتون کی فصل توڑنے والے تمام فلسطینیوں اور کارکنوں کو جمع کیا اور کارکنوں سے کہا کہ وہ وہاں سے چلے جائیں۔ انہوں نے ہمیں بندوقوں کی نوک پر زمین پر بٹھایا اور وہاں سے جانے پر مجبور کیا۔ دریں اثنا، نابلس کے جنوب میں واقع بیتا کے جبل قماس علاقے میں اسرائیلی فوج نے صحافیوں کو حراست میں لے کر ان کے ساتھ مبینہ طور پر بدسلوکی اور تشدد کیا۔ مقامی ذرائع نے یہ اطلاع دی۔ الجزیرہ کی فوٹیج میں دکھایا گیا کہ اوسرین میں آبادکار ایک فلسطینی گاڑی کو توڑ پھوڑ کا نشانہ بنا رہے ہیں، جبکہ دیگر ویڈیوز میں مسلح آبادکاروں کو بیتا میں ایک فلسطینی مکان پر حملہ کرتے دیکھا جاسکتا ہے۔ فلسطینی خبر رساں ایجنسی وفا کے مطابق نابلس کے گاؤں اوسرین میں آبادکاروں نے فلسطینیوں اور صحافیوں پر آنسو گیس کے گولے داغے، گھروں پر حملے کیے، گاڑیوں پر پتھراؤ کیا اور کئی دیہاتیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ فلسطینی میڈیا کے مطابق متعدد مقامی باشندوں نے آبادکاروں کے حملوں کو روکنے کی کوشش کی۔ یہ حملے مغربی کنارے میں فلسطینیوں کے خلاف وسیع تر تشدد کا حصہ ہیں، جس میں فروری سے شدت آئی ہے۔ الجزیرہ کے مطابق اکتوبر 2023 میں غزہ میں اسرائیل کی جنگ شروع ہونے کے بعد سے مغربی کنارے میں 1212 فلسطینی ہلاک ہوچکے ہیں، جن میں 254 بچے شامل ہیں۔ ان میں زیادہ تر ہلاکتیں اسرائیلی فوجیوں کے ہاتھوں ہوئیں، جبکہ ایک چوتھائی سے زیادہ ہلاکتوں کے لیے آبادکار ذمہ دار تھے۔ فلسطینی حکام کے مطابق 2026 کے آغاز سے اب تک آبادکاروں کے ہاتھوں 30 فلسطینی ہلاک ہوچکے ہیں، جو 2022 کے بعد کسی ایک سال میں ہونے والی ایسی ہلاکتوں کی سب سے زیادہ تعداد ہے۔

اسرائیلی فوج نے ہفتہ کو غزہ میں پانچ فلسطینیوں کو مار دیا اور چھ کو زخمی کر دیا۔ یہ تل ابیب کی اکتوبر 2025 سے نافذ امریکی قیادت میں طے پانے والی جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کا تسلسل ہے۔ الشفا ہسپتال کے ایک طبی ذرائع نے انادولو کو بتایا کہ مغربی غزہ میں ایک رہائشی اپارٹمنٹ کو نشانہ بنانے والی اسرائیلی فضائی حملے میں چار خواتین، جن میں دو عیسائی شامل ہیں، اور ایک نوجوان مرد ہلاک ہوئے۔ علاقائی ذرائع اور عینی شاہدین نے بھی کہا کہ اسرائیلی طیاروں نے ہفتے کی صبح الاسالا رہائشی عمارت کے ایک اپارٹمنٹ پر کم از کم دو میزائل داغے، جس سے نشانہ بنایا گیا اپارٹمنٹ تباہ ہو گیا اور پڑوسی مکانات کو شدید نقصان پہنچا۔ علاقائی ذرائع نے یہ بھی کہا کہ اسرائیلی فوج نے شمال مشرقی غزہ کے تفاح محلے کے مشرق میں اپنی گرفت کے تحت علاقوں میں عمارتوں اور سہولیات کو نشانہ بناتے ہوئے ایک انہدامی کارروائی کی۔ عینی شاہدین کے مطابق جنوبی غزہ میں اسرائیلی توپ خانے نے خان یونس شہر کے جنوب اور مشرق اور رفح کے شمالی حصوں پر شدید گولہ باری کی، جن علاقوں میں شدید فائرنگ بھی ہوئی۔ مرکزی غزہ میں اسرائیلی فوجی گاڑیوں نے البریج پناہ گزین کیمپ کے مشرقی علاقوں پر شدید فائرنگ کی۔ غزہ کی وزارتِ صحت کے مطابق جمعرات تک جنگ بندی معاہدے کی اسرائیلی خلاف ورزیوں میں کم از کم 1,439 فلسطینی ہلاک اور 5,052 زخمی ہو چکے تھے۔ فلسطینی اعداد و شمار کے مطابق اکتوبر 2023 سے اسرائیل نے غزہ میں اپنی نسلی صفائی کی جنگ میں 74,000 سے زائد فلسطینیوں کو ہلاک اور 175,000 سے زائد کو زخمی کیا ہے، جبکہ علاقے کے تقریباً 90 فیصد بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر دیا گیا ہے۔

روس کا کیف سے غیر ملکیوں کو نکل جانے کا انتباہ، حملوں کی دھمکی

روس نے ہفتے کے روز سفارت کاروں اور غیر ملکی شہریوں سے کیف چھوڑنے کی نئی اپیل کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ یوکرین کے دارالحکومت پر "بڑے پیمانے" پر مزید فضائی حملے کیے جائیں گے۔ یہ انتباہ شہر کے ایک اور اہم پل پر کیے گئے حملے کے چند گھنٹوں بعد جاری کیا گیا۔ ماسکو نے حالیہ ہفتوں میں کیف پر اپنے حملے تیز کر دیے ہیں۔ ڈرونز کے مسلسل حملوں میں اہم بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، جس کے باعث دارالحکومت تقریباً مسلسل ہائی الرٹ پر ہے۔ کیف کے میئر ویٹالی کلیچکو کے مطابق ہفتے کی صبح ناردرن برج پر حملے میں دو افراد زخمی ہوئے جبکہ سڑک اور ٹرالی بس کی بجلی کی تاروں کو نقصان پہنچا، جس سے ٹریفک متاثر ہوئی۔ اس حملے کے چند گھنٹوں بعد روسی وزارت خارجہ نے ایک بار پھر سفارت کاروں اور غیر ملکیوں سے کیف چھوڑنے اور یوکرین کا سفر نہ کرنے کی اپیل کی۔ وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا، "ہمیں تشویش ہے کہ ہر کسی نے ان انتباہات پر عمل نہیں کیا اور بعض افراد جان بوجھ کر خود کو جان لیوا خطرات سے دوچار کر رہے ہیں۔" بیان میں مزید کہا گیا کہ اس انتباہ کو نظرانداز کرنے والوں کو پیش آنے والے کسی بھی ممکنہ نقصان کی ذمہ داری خود ان پر عائد ہوگی۔ روس نے مئی میں بھی ایسا ہی انتباہ جاری کیا تھا، لیکن یوکرین کے حامی ممالک کے سربراہان اور حکومتی رہنما اظہارِ یکجہتی کے لیے کیف کا دورہ کرتے رہے ہیں۔ یوکرینی صدر وولودیمیر زیلنسکی نے روسی صدر ولادیمیر پوٹن پر شہری علاقوں پر بڑے حملوں کی اجازت دے کر جنگی قوانین کو پامال کرنے کا الزام عائد کیا ہے، تاہم کریملن نے اس الزام کو مسترد کر دیا ہے۔ حالیہ مہینوں میں تقریباً 30 لاکھ کی آبادی والے شہر کیف پر فضائی حملوں میں اضافے سے روزمرہ زندگی شدید متاثر ہوئی ہے اور شہر میں ٹریفک کا بحران پیدا ہوگیا ہے۔

ترکیہ، آذربائیجان اور جارجیا کا دفاعی تعاون مزید مضبوط بنانے پر اتفاق

انقرہ، 3 اکتوبر (یو این آئی) ترکیہ، آذربائیجان اور جارجیا نے جنوبی قفقاز میں سلامتی اور دفاعی تعاون مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ آذربائیجان کے شہر شوشا میں سہ فریقی وزرائے دفاع کے اجلاس میں ترکیہ کے وزیر دفاع یشار گیولر، آذربائیجان کے وزیر دفاع کرنل جنرل ذاکر حسنوف اور جارجیا کے نائب وزیر اعظم و وزیر دفاع ایرکلی چیکووانی نے شرکت کی۔ اجلاس کے اختتام پر مشترکہ اعلامیے پر دستخط کیے گئے۔ مسٹر گیولر نے کہا کہ تینوں ہمسایہ ممالک کے تاریخی تعلقات باہمی اعتماد اور مشترکہ علاقائی مفادات کی بنیاد پر کثیر الجہتی اسٹریٹجک تعاون میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے دفاع، فوجی تربیت، مشترکہ مشقوں، فوجی باہمی مطابقت، توانائی، ٹرانسپورٹ اور مواصلات سمیت مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے اور خطے کے اہم بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے تحفظ کو مشترکہ ذمہ داری قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ تینوں ممالک کے درمیان موجود اعتماد اور یکجہتی کو مزید مضبوط بنانے کے لیے ترکیہ تیار ہے۔ مسٹر گیولر نے آذربائیجان اور جارجیا کی آزادی اور علاقائی سالمیت کے لیے ترکیہ کی حمایت کا اعادہ کرتے ہوئے آذربائیجان اور آرمینیا کے درمیان امن کے قیام کی حالیہ کوششوں کا خیر مقدم کیا۔ تینوں ممالک نے جنوبی قفقاز میں امن، سلامتی، استحکام اور خوشحالی کے فروغ کے لیے تعاون مزید وسیع کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔

جی سیون 10 کروڑ بیرل تیل اور ڈیزل کے ذخائر جاری کرے گا

واشنگٹن، 3 اکتوبر (یو این آئی) جی سیون ممالک نے عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی توانائی کی قیمتوں کو کم کرنے کے لیے ہنگامی ذخائر سے 10 کروڑ بیرل خام تیل اور ڈیزل جاری کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ یہ عمل فوری طور پر شروع ہوگا اور چار ماہ تک جاری رہے گا، جبکہ پہلے 20 دنوں میں ڈیزل کی خاطر خواہ مقدار جاری کی جائے گی۔ امریکہ اور اسرائیل کی ایران کے خلاف جنگ اور روس-یوکرین جنگ کے باعث عالمی تیل اور ڈیزل کی رسد متاثر ہوئی ہے، جس سے قیمتیں ریکارڈ سطح تک پہنچ گئی ہیں۔ برینٹ خام تیل کی قیمت جی سیون کے اعلان کے بعد عارضی طور پر 100 ڈالر فی بیرل سے نیچے آئی، تاہم بعد میں تقریباً 102 ڈالر تک پہنچ گئی۔ ماہرین کے مطابق ہنگامی ذخائر جاری کرنے سے قیمتوں پر عارضی دباؤ کم ہوسکتا ہے، لیکن عالمی رسد میں بنیادی کمی برقرار رہنے کے باعث اس کا اثر محدود اور مختصر مدت کا ہوسکتا ہے۔ جی سیون ممالک نے اپنی ریفائنریوں کے دیکھ بھال کے شیڈول کو مربوط کرنے، جہاں ممکن ہو پیداوار بڑھانے اور ایک دوسرے کے خلاف توانائی کی برآمد پر پابندیوں سے گریز کرنے پر بھی اتفاق کیا ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ یورپ اپنے بڑے ڈیزل ذخائر میں سے نمایاں مقدار جاری کرے گا۔ امریکہ نے اس سے قبل ڈیزل کی برآمد پر ممکنہ پابندی کا عندیہ دیا تھا، تاہم ٹرمپ نے جمعہ کو کہا کہ ایسی پابندی عائد نہیں کی جائے گی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ڈیزل کی بلند قیمتیں ٹرکوں، زراعت، تعمیرات، صنعت اور دیگر شعبوں کی لاگت بڑھا سکتی ہیں، جس کے نتیجے میں خوراک اور دیگر اشیا کی قیمتوں پر بھی اثر پڑسکتا ہے۔

ایران کا مسئلہ حل ہوجائے تو پٹرول کی قیمتیں گر جائیں گی: ٹرمپ

واشنگٹن، 3 اکتوبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے انتخابی مہم کے سلسلے میں الاباما ریلی پر روانہ ہونے سے قبل وائٹ ہاؤس کے باغیچے میں صحافیوں کے سوالات کا جواب دیا۔ پیٹرول کے بلند نرخوں کے بارے میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے ٹرمپ نے کہا، "جب ایران کا معاملہ حل ہوجائے گا - جو زیادہ دیر نہیں لے گا - تو پیٹرول کی قیمتیں اپنی پرانی سطح پر، یا شاید اس سے بھی نیچے آجائیں گی۔" ٹرمپ نے کہا کہ یورپی ممالک ڈیزل ایندھن کے معاملے میں تعاون کریں گے اور اس مسئلے کو حل کر دیا جائے گا۔ امریکی صدر نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا، "یورپ کے پاس وافر مقدار میں ڈیزل موجود ہے، وہ دنیا کو بڑا حصہ فراہم کریں گے، ہم بھی ایسا کریں گے۔ ہم برآمدات پر پابندی نافذ نہیں کریں گے۔"

فلائی دبئی کے شریک پائلٹ کی دہشت گردی کی کوشش، یو اے ای

متحدہ عرب امارات کے حکام نے فلائی دبئی کی پرواز میں پیش آنے والے واقعے کو مبینہ "دہشت گردانہ حملے کی کوشش" قرار دے دیا ہے۔ متحدہ عرب امارات کے پراسیکیوٹر جنرل نے کہا ہے کہ فلائی دبئی کی پرواز FZ1073 کے شریک پائلٹ نے دوران پرواز ایک "دہشت گردانہ" حملہ کرنے کی کوشش کی۔ بدھ کے روز دبئی سے تل ابیب آنے والی ایک مسافر پرواز کے اس کو پائلٹ نے مبینہ طور پر طیارہ گرانے کی کوشش کی، جس کے بعد طیارے کو ہنگامی طور پر سعودی عرب میں اتارنا پڑا۔ متحدہ عرب امارات کے سرکاری خبر رساں ادارے وام (WAM) نے حکام کے حوالے سے بتایا ہے کہ یہ کو پائلٹ عمان کا شہری ہے۔ اس معاملے سے براہ راست آگاہ ایک ذریعے نے روئٹرز کو بتایا کہ کو پائلٹ کی شناخت حمام اے کے نام سے ہوئی ہے۔ تاہم اماراتی حکام نے فوری طور پر اس شناخت کی تصدیق کے لیے کی گئی درخواست کا جواب نہیں دیا۔ پراسیکیوٹر جنرل کے مطابق کو پائلٹ نے کاک پٹ کے اندر پائلٹ پر کریش ایکس (Crash Axe) سے حملہ کیا اور طیارے کا کنٹرول سنبھالنے کی کوشش کی۔ کریش ایکس ایک خصوصی کلہاڑی ہوتی ہے، جو عام طور پر ہنگامی حالات، مثلاً حادثے کی صورت میں استعمال کے لیے کاک پٹ میں رکھی جاتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ واقعے کے حالات، ممکنہ محرکات اور اس سے جڑے روابط کا تعین کرنے کے لیے تحقیقات جاری ہیں جبکہ فزیکل اور ڈیجیٹل شواہد کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ متحدہ عرب امارات کے پراسیکیوٹر جنرل حمد سیف الشامسی کے یہ ریمارکس پہلی بار اماراتی حکام کی جانب سے اس واقعے کو "دہشت گردانہ" حملے کی کوشش قرار دینے کے مترادف ہیں۔ بدھ کے روز ایک بڑے سانحے سے اس وقت بچاؤ ممکن ہوا، جب فلائی دبئی کی پرواز کے مسافروں اور عملے نے کو پائلٹ کو قابو کر لیا۔ اسرائیلی حکام کے مطابق کو پائلٹ نے کپتان پر حملہ کیا تھا اور بظاہر اس کا مقصد 170 سے زائد مسافروں اور عملے کو لے جانے والے طیارے کو تباہ کرنا تھا۔ پرواز میں سفر کرنے والے فلائی دبئی کے ایک ریزرو پائلٹ نے طیارے کا کنٹرول سنبھالا اور اسے سعودی عرب کے شمال مغربی شہر تبوک کے ہوائی اڈے پر بحفاظت اتار دیا، جہاں سعودی حکام نے کو پائلٹ کو حراست میں لے لیا۔ فلائی دبئی کے ترجمان نے کہا کہ واقعے کے حالات ابھی بھی زیر تفتیش ہیں، اس لیے کمپنی اس مرحلے پر مزید تبصرہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔

لٹویا میں پارلیمانی الیکشن، یوکرین جنگ کا معاملہ اہم موضوع

لٹویا میں ہفتے کے روز پارلیمانی انتخابات کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ ہمسایہ ملک روس سے متعلق سکیورٹی خدشات اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے عوامیت پسند سیاسی جماعتوں کی مقبولیت میں اضافہ نوٹ کیا جا رہا ہے تاہم توقع ہے کہ یہ نتائج ملک کی یورپ اور یوکرین نواز پالیسی میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں لائیں گے۔ رائے عامہ کے جائزوں کے مطابق موجودہ وزیر اعظم آندریس کولبرگز کی سینٹر رائٹ جماعت یونائیٹڈ لسٹ 14 فیصد سے زائد ووٹوں کے ساتھ سب سے آگے ہے۔ اقتصادی مسائل کو بنیاد بنا کر حمایت حاصل کرنے والی عوامیت پسند جماعتوں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے باعث حکومتی اتحاد کمزور ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ تین بالٹک ممالک میں نسبتاً کم خوشحال سمجھے جانے والے لٹویا میں مہنگائی اور معاشی مشکلات اہم انتخابی موضوعات بن چکی ہیں۔ موجودہ حکومتی اتحاد میں یونائیٹڈ لسٹ، نیو یونٹی، یونین آف گرینز اینڈ فارمرز اور نیشنل الائنس شامل ہیں، لیکن سروے اشارہ دیتے ہیں کہ انتخابات کے بعد یہ اتحاد اپنی موجودہ شکل میں اقتدار برقرار نہیں رکھ سکے گا۔ حریفوں کی جانب سے روس نواز قرار دی جانے والی عوامی جماعت ساورین پاور، جس کی قیادت جولیا اسٹیاپانیا کو کر رہی ہیں، نو فیصد سے زائد حمایت کے ساتھ دوسرے نمبر کی بڑی جماعت بن سکتی ہے۔ اس جماعت نے یوکرین کے لیے فوجی امداد اور دفاعی اخراجات میں مزید اضافے کی مخالفت کی ہے اور اندرونی معاشی مسائل کو اپنی مہم کا محور بنایا ہے۔ اگرچہ اس جماعت کی مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن بڑی سیاسی جماعتوں نے اس کے ساتھ اتحاد سے انکار کیا ہے، اس لیے اس کے حکومت میں شامل ہونے کے امکانات کم ہیں۔ ان انتخابات میں 14 جماعتیں اور اتحاد حصہ لے رہے ہیں، تاہم سروے بتاتے ہیں کہ صرف سات جماعتیں پارلیمان میں داخلے کے لیے درکار پانچ فیصد ووٹ حاصل کرسکیں گی۔ پارلیمان میں آنے کی توقع رکھنے والی زیادہ تر جماعتیں دفاعی اخراجات کو بلند سطح پر برقرار رکھنے اور یوکرین کی حمایت جاری رکھنے کی حامی ہیں۔

اس کے باوجود معاشی مسائل ووٹروں کے لیے انتہائی اہم ہیں۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی، کم اجرتیں، صحت کے شعبے پر دباؤ اور مسلسل گھٹتی ہوئی آبادی انتخابی مباحث کا اہم حصہ ہیں۔ جزوی انتخابی نتائج ہفتے کی شام متوقع ہیں جبکہ ابتدائی سرکاری نتائج اتوار کو جاری کیے جائیں گے۔ پولنگ ختم ہونے کے فوراً بعد ایگزٹ پولز بھی سامنے آنے کی توقع ہے۔

صنعا میں دھماکے، ریاض میں آرامکو تنصیب کے قریب 'آتشزدگی'

یمن کے دارالحکومت صنعا میں زوردار دھماکوں کی آوازیں سنی گئی ہیں۔ حوثی باغیوں کا کہنا ہے کہ سعودی عرب نے شہر اور دیگر علاقوں میں فضائی حملے کیے ہیں۔ ادھر سعودی دارالحکومت ریاض میں آرامکو کی ایک تنصیب کے قریب آگ اور دھوئیں کے بڑے بادل دیکھے گئے ہیں۔ اس واقعے کی وجہ تاحال واضح نہیں تاہم یہ پیش رفت سعودی عرب اور یمن کے حوثیوں کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے دوران سامنے آئی ہے۔ اے ایف پی کے ایک نامہ نگار نے صنعا کے مختلف حصوں میں کم از کم پانچ دھماکوں کی آوازیں سنیں، جبکہ ایک دوسرے نامہ نگار نے دو جنگی طیاروں کو شہر پر میزائل داغتے ہوئے دیکھا۔ حوثیوں سے منسلک ٹی وی چینل المسیرہ نے صنعا پر "سعودی جارحیت" کی اطلاع دی، تاہم حملوں کے اہداف یا جانی نقصان کے بارے میں کوئی تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ چینل نے ہفتے کے روز پہلے شمال مغربی صوبے صعدہ میں ٹیلی مواصلاتی نیٹ ورک پر میزائل حملوں کی بھی خبر دی تھی۔ صعدہ ایران نواز حوثی باغیوں کا ایک اہم گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ حوثیوں کے مطابق سعودی عرب نے جمعرات کی شب بھی صنعا پر بمباری کی تھی، جو جولائی میں دوبارہ شروع ہونے والی لڑائی کے بعد دارالحکومت پر پہلا حملہ تھا۔ حوثیوں نے سعودی عرب میں متعدد اہداف پر حملے کیے ہیں، جن میں تیل کی تنصیبات اور دارالحکومت ریاض بھی شامل ہیں۔ انہوں نے بحیرہ احمر میں سعودی جہازوں کے خلاف بحری ناکہ بندی کا بھی اعلان کیا ہے۔ دوسری طرف ایک عینی شاہد نے روئٹرز کو بتایا کہ ہفتے کے روز سعودی دارالحکومت ریاض میں سعودی آرامکو کی ایک تنصیب کے قریب آگ بھڑک اٹھی اور دھوئیں کا بڑا سا بادل اٹھتا دیکھا گیا۔ سعودی حکام کی جانب سے فوری طور پر اس واقعے کی تصدیق یا وضاحت نہیں کی گئی۔ آرامکو نے بھی روئٹرز کی جانب سے تبصرے کی درخواست پر فوری ردعمل نہیں دیا۔ ہفتے کے روز پیش آنے والے اس واقعے کی ذمہ داری فوری طور پر کسی فریق نے قبول نہیں کی۔ البتہ حوثیوں نے گزشتہ ہفتے دعویٰ کیا تھا کہ انہوں نے ینبع میں سعودی آرامکو کی تنصیبات کو میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنایا تھا۔

چھ سے زیادہ ممالک مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے میں شامل ہونے میں دلچسپی رکھتے ہیں: پاکستان

اسلام آباد، 3 اکتوبر (یو این آئی) پاکستانی وزیرِ خارجہ محمد اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ سعودی عرب، ترکیہ اور پاکستان کے درمیان قائم مکہ معاہدے میں 6 سے زیادہ مُمالک شامل ہونے کے لیے دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ پاکستانی روزنامہ ڈان کے مطابق، دارالحکومت اسلام آباد میں صحافیوں سے ملاقات کے دوران ڈار نے مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے کے بارے میں بیانات دیے۔ نیٹو کے آرٹیکل 5 کا حوالہ دیتے ہوئے ڈار نے کہا کہ مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے کے تحت تینوں ممالک میں سے کسی ایک پر ممکنہ حملہ تمام ممالک کے خلاف تصور کیا جائے گا۔ ڈار نے کہا کہ معاہدے کے دائرے میں سعودی عرب کی تازہ صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے آئندہ ہفتے ایک ہنگامی اجلاس بلایا جائے گا اور کہا، ہمیں سعودی عرب کے دفاع کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ ڈار نے کہا کہ چھ سے زائد ممالک معاہدے میں شامل ہونے میں دلچسپی رکھتے ہیں، تاہم انہوں نے ان ممالک کے نام ظاہر نہیں کیے۔ افغانستان کے بارے میں بھی بات کرتے ہوئے ڈار نے کہا کہ وہ اس ملک کے لیے نیک خواہشات رکھتے ہیں، لیکن کابل انتظامیہ سے درخواست کی کہ وہ اپنی سرزمین کو پاکستان کے خلاف استعمال نہ ہونے کی ضمانت دے۔ صدر رجب طیب ایردوان، سعودی ولی عہد محمد بن سلمان اور پاکستان کے وزیرِ اعظم شہباز شریف نے 7 اگست کو مکہ میں مشترکہ دفاعی معاہدے پر دستخط کیے تھے۔

ترکیہ اور فرانس کے درمیان دفاعی تعاون کا روڈ میپ طے

انقرہ، 3 اکتوبر (یو این آئی) ترکیہ اور فرانس نے دفاعی تعلقات اور اسٹریٹجک مذاکرات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے دفاعی تعاون کے روڈ میپ پر دستخط کیے ہیں۔ دونوں ممالک نیٹو کے رکن ہیں۔ ترکیہ کی وزارت دفاع نے ہفتہ کو بتایا کہ یہ معاہدہ دونوں ممالک کے رہنماؤں کی جانب سے حالیہ مثبت پیغامات کو دفاعی شعبے میں ٹھوس اور بامعنی تعاون میں تبدیل کرنے کی جانب اہم قدم ہے۔ روڈ میپ پر ترکیہ کے ڈائریکٹر جنرل برائے دفاع و سلامتی لیفٹیننٹ جنرل الکائے آلتند اغ اور فرانس کی مسلح افواج کی وزیرِ مملکت ایلس روفو، فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون کے چیف آف اسٹاف جنرل ونسنٹ گیرو اور فرانسیسی وزارت دفاع کے ڈائریکٹر جنرل برائے بین الاقوامی تعلقات و حکمت عملی گیوم اولینیے نے اعلیٰ سطحی مذاکرات کے بعد دستخط کیے۔ وزارت کے مطابق مذاکرات میں دوطرفہ دفاعی و فوجی تعلقات، اسٹریٹجک مذاکرات اور موجودہ تعاون کو وسعت دینے کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا گیا اور باقاعدہ و نتیجہ خیز رابطوں کو برقرار رکھنے کی اہمیت پر اتفاق کیا گیا۔ روڈ میپ کے تحت دونوں ممالک کے درمیان باقاعدہ رابطوں کے ذریعے اسٹریٹجک مذاکرات کو مضبوط اور باہمی مفاد پر مبنی دفاعی تعاون کو مزید فروغ دیا جائے گا۔ یہ معاہدہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب انقرہ اور پیرس دفاعی تعاون بڑھانے، خصوصاً ترکیہ کی جانب سے فرانسیسی-اطالوی ایس اے یم پی/ٹی فضائی دفاعی نظام اور میٹیور میزائلوں کی ممکنہ خریداری پر بات چیت کر رہے ہیں۔ تاہم ترک وزارت دفاع نے واضح نہیں کیا کہ روڈ میپ میں کسی مخصوص ہتھیار کی خریداری یا دیگر دفاعی معاہدے شامل ہیں یا نہیں۔ ترکیہ کے وزیر دفاع یشار گیولر نے جون میں کہا تھا کہ انقرہ فضائی دفاع کی ضروریات پوری کرنے کے لیے امریکی پیٹریاٹ یا ایس اے یم پی/ٹی نظام کی ممکنہ خریداری سمیت مختلف آپشنز کا جائزہ لے رہا ہے۔ فرانس اور اٹلی کی مشترکہ کمپنی یوروسام ایس اے یم پی/ٹی نظام تیار کرتی ہے، جسے امریکی ساختہ پیٹریاٹ فضائی دفاعی نظام کا یورپی متبادل سمجھا جاتا ہے۔ ترک وزارت دفاع کے مطابق نیا روڈ میپ انقرہ اور پیرس کے درمیان باقاعدہ فوجی اور اسٹریٹجک رابطوں کو ادارہ جاتی شکل دینے میں بھی مدد دے گا۔

روس، امریکہ مذاکرات میں لوکوئل کے اربوں ڈالر کے تیل معاہدے پر بھی بات چیت

واشنگٹن، 3 اکتوبر (یو این آئی) روس اور امریکہ کے درمیان یوکرین جنگ کے خاتمے کے لیے جاری مذاکرات میں روسی توانائی کمپنی لوکوئل سے متعلق اربوں ڈالر کے ممکنہ تیل معاہدے پر بھی بات چیت ہوئی ہے، جس سے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے دو سینئر مذاکرات کاروں سے وابستہ کاروباری شخصیات کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کے مطابق یہ تجویز 5 ستمبر کو روسی صدر ولادیمیر پوتن اور امریکی مذاکرات کار اسٹیو وٹکوف اور جیرڈ کشنر کے درمیان ملاقات میں پیش کی گئی۔ مجوزہ معاہدے کے تحت لوکوئل روس سے باہر تیل کے شعبے کے اثاثے، جن میں تیل کے کنویں، ریفائنریاں اور پٹرول پمپس شامل ہیں، خرید سکتی ہے۔ ان میں نیوجرسی کے پٹرول پمپس بھی شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق مجوزہ سودے میں مشرق وسطیٰ کے دو کاروباری گروپ اور امریکی سرمایہ کار ٹرمپ کے عطیہ دہندہ ٹوڈ بوہلی بھی شامل ہیں۔ ان گروپوں کے ماضی میں وٹکوف اور کشنر کے ساتھ کاروباری روابط رہے ہیں۔ رپورٹ میں یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ وٹکوف یا کشنر کو ذاتی طور پر اس سودے سے مالی فائدہ ہوگا، تاہم مذاکرات میں شامل فریقوں سے ان کے کاروباری روابط نے مفادات کے ممکنہ ٹکراؤ سے متعلق سوالات اٹھائے ہیں۔ وٹکوف امریکی خصوصی ایلچی ہیں، جبکہ کشنر ٹرمپ کے داماد اور سابق سینئر وائٹ ہاؤس مشیر ہیں۔ دونوں نے روس اور یوکرین کے ساتھ مذاکرات میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مجوزہ معاہدہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ٹرمپ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ یوکرین جنگ کے خاتمے کے بعد امریکہ اور روس کے درمیان تجارتی اور اقتصادی تعلقات بحال ہونے کے امکانات پیدا ہوسکتے ہیں۔ تاہم روسی اور یوکرینی افواج کے درمیان جنگ جاری ہے اور دونوں جانب سے توانائی کے بنیادی ڈھانچے اور دیگر اہداف پر میزائل اور ڈرون حملے کیے جارہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق مذاکرات میں توانائی کے اس بڑے سودے کو شامل کرنا مستقبل میں واشنگٹن اور ماسکو کے درمیان کسی ممکنہ معاہدے کے وسیع اقتصادی اثرات کی نشاندہی کرتا ہے۔

شمالی کوریا کا درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے اسٹریٹجک میزائل کا تجربہ

شمالی کوریا نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے ایک اسٹریٹجک میزائل کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ کم جونگ اُن کی بہن کم یوجونگ کے مطابق یہ میزائل جدید صلاحیتوں کا حامل ہے جبکہ جنوبی کوریا اور جاپان اس کی مکمل طور پر نگرانی کرنے میں ناکام رہے۔ شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ اُن کی بہن اور حکمران پارٹی کی ڈائریکٹر کم یوجونگ نے ہفتے کے روز کہا کہ ان کے ملک نے درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے ایک اسٹریٹجک میزائل کا تجربہ کیا ہے۔ کم یوجونگ کے مطابق یہ میزائل مصنوعی ذہانت (AI) کی مدد سے کم بلندی پر اپنی پرواز کا راستہ تبدیل کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے، "دوسرے الفاظ میں اس حملے سے بچنے کا کوئی طریقہ نہیں۔" اس سے قبل جنوبی کوریا کی فوج نے بتایا تھا کہ شمالی کوریا نے ایک بیلسٹک میزائل داغا، جو مشرقی ساحل کے قریب سمندر کی جانب 700 کلومیٹر سے زیادہ فاصلے تک پرواز کرتا ہوا گیا۔ شمالی کوریا کی حکمران جماعت کی سینئر رہنما کم یوجونگ نے کہا کہ مشرقی ساحل کے قریب سمندر کی جانب ایک "اسٹریٹجک ہتھیار" کی مشق کے لیے درمیانے فاصلے تک مار کرنے والا میزائل استعمال کیا گیا۔ ان کے مطابق شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ اُن نے اس مشق کی نگرانی کی۔ Kim Yo Jong کم یوجونگ کا مزید کہنا تھا کہ جنوبی کوریا اور جاپان اس میزائل کی رفتار اور فاصلے کا درست تعین نہیں کر سکے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مکمل طور پر اس کی نگرانی میں ناکام رہے ہیں۔ شمالی کوریا رواں سال اب تک دس سے زیادہ میزائل تجربات کر چکا ہے۔ پیونگ یانگ بعض اوقات ان تجربات کو نئے ہتھیاروں کے نظام کی آزمائش قرار دیتا ہے۔ شمالی کوریا اپنے جوہری اور بیلسٹک میزائل پروگراموں کی وجہ سے سن 2006 سے ہی اقوام متحدہ کی پابندیوں کی زد میں ہے۔ یہ میزائل تجربہ ایک ایسے وقت میں کیا گیا ہے، جب کم یوجونگ نے جنوبی کوریا کے اس مطالبے کو مسترد کر دیا تھا کہ شمالی کوریا سرحدی غیر فوجی علاقے (DMZ) میں بارودی سرنگوں کے دھماکوں سے جنوبی کوریائی فوجیوں کے شدید زخمی ہونے پر معافی مانگے۔

۱۷ اضلاع میں اسپتالوں کی فارمیسیوں کا خصوصی معائنہ

ادویات کی قیمتوں میں بے ضابطگیوں پر ایف ایس ڈی اے کا نوٹس

لکھنؤ۔ یہ یقینی بنانے کے لیے کہ مریضوں کو مناسب قیمتوں پر معیاری دوائیں ملیں، فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ایس ڈی اے)، اتر پردیش نے اسپتال اور میڈیکل کالج کی فارمیسیوں میں ادویات کی قیمتوں اور خریداری کے طریقوں کا معائنہ تیز کر دیا ہے۔ ریاست گیر خصوصی مہم کے ایک حصے کے طور پر، 17 اضلاع میں 9 سرکاری میڈیکل کالجوں، 11 پرائیویٹ میڈیکل کالجوں، اور 32 پرائیویٹ ہسپتالوں میں فارمیسیوں کا گہرا معائنہ کیا گیا۔ مہم کے دوران، محکمانہ ٹیموں نے خاص طور پر ان قیمتوں کی چھان بین کی جن پر ہسپتال کی فارمیسیز مینوفیکچرنگ کمپنیوں اور سپلائرز سے ادویات وصول کرتی ہیں اور یہ ادویات مریضوں کو کن قیمتوں پر فروخت کی جا رہی ہیں۔ تحقیقات میں کچھ معاملات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ مینوفیکچرنگ کمپنیوں کی جانب سے ادویات پر پرنٹ کی جانے والی ایم آر پی بہت زیادہ ہوتی ہے، جب کہ اسپتالوں کو وہی ادویات بہت کم قیمت پر ملتی ہیں۔ اس کے باوجود ایسے معاملات سامنے آئے ہیں جہاں مریضوں کو بغیر کسی مناسب رعایت کے تقریباً پوری ایم آر پی پر ادویات فروخت کی جا رہی ہیں۔ خریداری کی قیمت اور مریضوں سے وصول کی جانے والی فروخت کی قیمت کے درمیان اس فرق کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے، محکمہ نے متعلقہ ہسپتالوں، سپلائرز اور مینوفیکچرنگ فرموں کو نوٹس جاری کرتے ہوئے وضاحت طلب کی ہے۔ محکمہ اس بات کی بھی چھان بین کر رہا ہے کہ دوائیوں کی قیمت خرید اور فروخت کی قیمت میں فرق کیا ہے اور کیا متعلقہ کیسز میں ادویات کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے سے متعلق دفعات پر عمل کیا گیا ہے۔ مہم کے دوران ادویات کی قیمتوں کے تعین سے متعلق دفعات کا بھی جائزہ لیا گیا۔ فورٹس ہسپتال، نوئیڈا میں قیمتوں سے متعلق تضادات پائے گئے اور ڈرگس پرائس کنٹرول آرڈر، 2013 (DPCO) کی دفعات کی تعمیل کی جانچ کی گئی۔ اس معاملے میں قواعد کے مطابق کارروائی کی جا رہی ہے۔ محکمہ کے مطابق مہم کا مقصد نہ صرف ادویات کے معیار اور دستیابی کو یقینی بنانا ہے بلکہ مریضوں کو معیاری ادویات بھی مناسب قیمتوں پر دستیاب کرانا ہے۔ اس سلسلے میں ہسپتالوں کی فارمیسیوں میں ادویات کی خرید و فروخت کے نظام، سیلز بلز، سٹاک ریکارڈ اور قیمتوں کے ریکارڈ کی تصدیق کی جا رہی ہے۔ قیمتوں سے متعلق تحقیقات کے ساتھ ساتھ فارمیسیوں میں خرید و فروخت سے متعلق لائسنس اور دستاویزات کی بھی جانچ کی گئی۔ ٹینڈر پام، لکھنؤ، ٹی ایس کی فارمیسیوں میں لائسنس، سیلز بلوں پر درج پتے اور اسٹاک اور سیلز ریکارڈ سے متعلق بے ضابطگیاں پائی گئیں۔ میڈیکل کالج، لکھنؤ، وارانسی اسپتال، وارانسی، اپیکس سپر اسپیشلٹی اسپتال، وارانسی، فورٹس اسپتال، نوئیڈا اور سرو ودیا اسپتال، نوئیڈا۔ جبکہ لکھنؤ کے جاویتری اسپتال میں کام کرنے والی ہول سیل فرم میں دوائیوں کے ذخیرہ اور دیکھ بھال سے متعلق بے ضابطگیوں کا پتہ لگانے پر سوشانت سیکشن کے تحت ادویات کی فروخت پر پابندی لگا دی گئی۔

مہم کے دوران ہسپتال کی فارمیسیوں میں فارماسسٹ کی دستیابی اور میپنگ کو بھی چیک کیا گیا۔ وارانسی ہسپتال وارانسی میں فارماسسٹ کی موجودگی اور میپنگ میں خامیاں پائی گئیں۔ محکمہ ان کوتاہیوں کے حوالے سے ضروری کارروائی کر رہا ہے۔ مزید برآں، ادویات کے معیار کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری اسٹوریج کے معیارات کو بھی چیک کیا گیا۔ ٹی ایس میں ٹمپریچر لاگرز یا کولڈ چین مینٹیننس میں کمی نوٹ کی گئی۔ میڈیکل کالج، لکھنؤ، کلاؤڈ نائن، لکھنؤ، اور فیلکس ہسپتال، نوئیڈا۔

ایف ایس ڈی اے نے واضح کیا کہ معائنے کے دوران پائے جانے والے سنگین بے ضابطگیوں کے معاملے میں ڈرگس اینڈ کاسمیٹکس ایکٹ 1940 کے تحت نوٹس جاری کیے جا رہے ہیں، ضابطوں کے مطابق کارروائی کو یقینی بناتے ہوئے قیمتوں سے متعلق معاملات میں، ہسپتالوں، سپلائرز اور مینوفیکچرنگ فرموں سے موصول ہونے والی وضاحتوں کی بنیاد پر مزید کارروائی کی جائے گی۔ محکمہ نے واضح کیا کہ ادویات کی قیمتوں کے تعین، معیار، محفوظ ذخیرہ اندوزی اور فروخت کے انتظامات سے متعلق معاملات کی نگرانی جاری رہے گی۔

کے کے وی کالج میں بنیادی آسٹرو فوٹو گرافی ورکشاپ اختتام پذیر

23 طلبہ نے فلکیاتی تصاویر کی تکنیک اور جدید آلات کی تربیت حاصل کی

لکھنؤ۔ سائنس اور ٹکنالوجی، اتر پردیش کے محکمہ کے تحت لکھنؤ کے بپاشری نارائن ووکیشنل پی جی کالج (KKV) میں اندرا گاندھی پلانیٹیریم، لکھنؤ کے زیر اہتمام "بنیادی آسٹرو فوٹو گرافی ورکشاپ" آج کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ ورکشاپ کا مقصد طلباء کو فلکیات کی بنیادی تکنیکوں سے واقف کرانا اور فلکیات میں دلچسپی اور سائنسی نقطہ نظر پیدا کرنا تھا۔ ورکشاپ میں 23 ہونہار طلباء نے شرکت کی۔ تربیت کے دوران طلباء کو فلکیاتی تصویروں میں استعمال ہونے والے آلات، کیمرہ ٹیکنالوجی، آسمانی شے کے انتخاب، فوٹو گرافی کے عمل اور فلکیاتی تصاویر کو بڑھانے کی تکنیکوں کے بارے میں بتایا گیا۔ طلباء کو آسمانی اشیاء کی تصویر کشی کے مختلف عملی پہلوؤں سے بھی متعارف کرایا گیا۔ اس ورکشاپ کو مسٹر سوربھ کمار، مسٹر اکرش مشرا، مسٹر حذیفہ شکیل، مسٹر انوراگ اوستھی، اور محترمہ دیپ شکھا نے چلایا اور پڑھایا۔ فلکیاتی فوٹو گرافروں کے طور پر، مسٹر اکرش مشرا اور جناب حذیفہ شکیل نے طلباء کو فلکیاتی تصویروں کا تکنیکی علم فراہم کیا۔ بپاشری نارائن ووکیشنل پی جی کالج (کے کے وی) سے تعلق رکھنے والی ڈاکٹر شیوانی نے ورکشاپ کا اہتمام اور تعاون کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے، اتر پردیش کونسل آف سائنس اینڈ ٹکنالوجی کے ڈائرکٹر جناب رمیش چندرا نے کہا کہ بنیادی فلکیات کی تصویر کشی جیسے تربیتی پروگرام فلکیات میں طلباء کی دلچسپی اور سائنسی نقطہ نظر کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس طرح کے پروگراموں سے ریاست کے نوجوان ہنرمندوں کو فلکیات اور فلکیات کی تصویر کشی کرنے کی ترغیب ملے گی اور مستقبل میں نئے فلکیاتی فوٹو گرافروں کو تیار کرنے میں مدد ملے گی۔ ڈائرکٹر نے کہا کہ اتر پردیش کا محکمہ سائنس اور ٹیکنالوجی سائنس میں دلچسپی پیدا کرنے اور طلباء اور نوجوانوں میں سائنسی سوچ کو فروغ دینے کے لیے مختلف تربیتی اور بیداری پروگراموں کا انعقاد کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں، فلکیات سے متعلق تربیتی پروگراموں کو مختلف تعلیمی اداروں تک بڑھایا جا رہا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ طلباء کو فلکیات اور جدید ٹیکنالوجی سے آشنا کیا جا سکے۔ اگلی بنیادی ایسٹرو فوٹو گرافی ورکشاپ شری جے نارائن پی جی کالج (KKC) لکھنؤ میں منعقد ہوگی۔ ورکشاپ کے اختتام پر، طلباء نے سائنس، ٹیکنالوجی اور تخلیقی صلاحیتوں کے سنگم کے طور پر فلکیاتی تصویر کشی کا تجربہ کیا۔ انہوں نے آسمانی اشیاء کی تصویر کشی کی تکنیک سیکھنے میں دلچسپی کا اظہار کیا اور فلکیات اور فلکیات میں مستقبل میں کیریئر بنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔

پروفیسر محمد حسین جعفری سرسوی کی تعلیمی خدمات پر سیمینار

سرسی سادات پی جی کالج میں ماہر تعلیم مرحوم کو منظوم خراج عقیدت پیش

سرسی سادات: معروف ماہر تعلیم پروفیسر محمد حسین جعفری سرسوی مرحوم کے یوم پیدائش کے موقع پر ایک سیمینار کا انعقاد انہیں کے قائم کردہ سرسی سادات پی۔جی۔کالج سرسی میں ہوا۔ سیمینار کا آغاز تلاوت کلام الٰہی سے صفت زہرا نے کیا۔ جبکہ نعت سرور کونین کا ہدیہ حکیم عبدالماجد نے پیش کیا۔ صدارت پروفیسر عابد حسین حیدری اور سرپرستی معروف ناول نگار، شاعرہ ڈاکٹر رونق جہاں زیدی اہلیہ پروفیسر محمد حسین جعفری مرحوم نے کی۔ مہمان خصوصی کے طور پر ڈاکٹر نریندر سنگھ سابق ضلع صدر بی جے پی، مہمانان اعزازی کے طور پر ڈاکٹر حسن وارثی، ڈاکٹر کشور جہاں زیدی، طاہر سلیمانی، حکیم ریان یوسف، ثمر عباس نقوی نمائندہ چیرمین سرسی اور دلشاد خان شریک رہے۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر شفیق الرحمان برکاتی نے انجام دیئے۔ مقالہ نگاروں میں ڈاکٹر عابد حسین حیدری، ڈاکٹر کشور جہاں زیدی، ڈاکٹر حسن وارثی، مولانا منظر عباس سرسوی (امروہہ)، مولانا میثم عباس زیدی، ماسٹر صفدر حسین جعفری وغیرہ نے اپنے مقالے پیش کرتے ہوئے۔ پروفیسر محمد حسین جعفری تعلیمی اور طبی خدمات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ محمد حسین یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء میں سرسی میں پیدا ہوئے۔ جعفری صاحب نے دینی اور عصری دونوں تعلیم حاصل کی تھیں۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے B.U.M.M.S کرنے کے بعد راجپوتانہ آورویدک میڈیکل میں پرنسپل وغیرہ ہوئے۔ وہاں سے سبکدوش ہونے کے بعد ۲۰۰۵ء میں انھوں نے سرسی میں ڈگری کالج قائم کیا جس سے بلا تفریق مذہب و ملت طلاب فیض یاب ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر نریندر سنگھ، پان سنگھ سابق پرنسپل جواہر لال انٹر کالج، انجینئر ارشاد حسین جعفری وغیرہ نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ماسٹر چاند خاں سرسوی، حسن مہدی سرسوی، حکیم عبدالماجد، میر صادق سرسوی، دلشاد قریشی، شمشاد علی نگری وغیرہ نے منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ سیمینار کے کنوینر ماسٹر صفدر جعفری اور توقیر حیدر جعفری رہے۔ اختر اقبال زیدی، اختر میا، اقرار حسین جعفری، محمد اصغر زیدی، آرزو زیدی، حسن ذاکر، ڈاکٹر پنیت چودھری، سلمان حیدر جعفری، خورشید فاطمہ، ڈاکٹر فروہ زیدی، عروج عباس، ڈاکٹر اقرار حسین زیدی، ڈاکٹر مناظر ڈاکٹر شمیم حیدر وغیرہ سمیت کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ آخر میں کالج کے پرنسپل ڈاکٹر شاہد حسین نے سبھی حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

علماء کی خدمات ناقابل فراموش: مولانا سجاد حسین کا خطاب

مسجد امامیہ محمود آباد میں آیت اللہ خامنہ ای و سید حسن نصر اللہ کے ایصال ثواب کی مجلس برپا

محمود آباد، ضلع سیتاپور، مسجدِ امامیہ میں 2 اکتوبر بعد نمازِ جمعہ رہبرِ معظم، شہیدِ راہِ حق، آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای اور حجتہ الاسلام والمسلمین سید حسن نصر اللہ رضوان اللہ تعالیٰ کے ایصالِ ثواب و فاتحہ خوانی کا انعقاد کیا گیا، جس میں علاقے کے مومنین اور عقیدت مندوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مسرور مہندی نے تلاوتِ کلامِ پاک سے مجلس کا آغاز کیا اور حسن عباس نے پیشخوانی کے فرائض انجام دیے اور اس مجلس کو مولانا سید سجاد حسین، امامِ جمعہ و جماعت محمود آباد نے فرمایا کہ ایک عالم کی وفات پورے عالم کی وفات کے مترادف ہوتی ہے۔ علماء قرآن، سنت اور مکتبِ اہلِ بیتؑ کے امین ہوتے ہیں، جو اپنے علم اور کردار کے ذریعے معاشرے کی رہنمائی کرتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ رہبرِ معظم سید علی خامنہ ای اور سید حسن نصر اللہ کی دینی، علمی اور سماجی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ آخر میں رہبرِ معظم اور سید حسن نصر اللہ کے ہمراہ شہید ہونے والوں کے لیے دعائے مغفرت اور فاتحہ خوانی کی گئی۔

امداد اللہ بیگ کو مع اہل خانہ سفر زیارت حرمین کی دلی مبارکباد: اشتیاق احمد قادری

لکھنؤ/کلیان پور مومن کی زندگی کا سب سے بابرکت روح پرور اور سہانا سفر زیارت حرمین شریفین ہے خوش نصیب ہیں وہ بندگان خدا جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے مقدس گھر خانۂ کعبہ اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کا شرف عطا فرماتا ہے حرمین شریفین کی حاضری ایمان کو تازگی دل کو سکون اور زندگی کو روحانی نور عطا کرتی ہے ان خیالات کا اظہار مشہور اسلامی اسکالر عالم دین اور استاذ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف علامہ اشتیاق احمد قادری نے کلیان پور لکھنؤ میں اپنے عزیز اور بہترین دینی شخصیت کے مالک محترم امداد اللہ بیگ صاحب کو مع اہل خانہ سفر زیارت حرمین شریفین کی دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کیا علامہ اشتیاق احمد قادری نے کہا کہ بیت اللہ شریف اور بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری ہر مسلمان کے دل کی دیرینہ آرزو ہوتی ہے یہ سفر محض ایک سفری مرحلہ نہیں بلکہ ایمان محبت عقیدت اور روحانی وابستگی کا عظیم سفر ہے قرآن وسنت کی تعلیمات میں حرمین شریفین کی عظمت و فضیلت واضح طور پر بیان ہوئی ہے اور ان مقدس مقامات

پر عبادات کا اجر بے شمار ہے خصوصا مسجد حرام میں ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک نماز دیگر مقامات کی ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے انہوں نے محترم امداد اللہ بیگ صاحب اور ان کے اہل خانہ کو اس عظیم سعادت پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان کا یہ سفر مبارک فرمائے تمام عبادات، دعاؤں اور حاضریوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور انہیں صحت و عافیت کے ساتھ حرمین شریفین کی بار بار حاضری نصیب فرمائے انہوں نے یہ بھی دعا کی کہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کی جانے والی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس مقدس سفر کی برکت سے گھر اور معاشرے میں خیر و برکت عطا فرمائے۔ اس موقع پر مولانا محمد نسیم قادری بھی موجود تھے دونوں حضرات نے امداد اللہ بیگ صاحب اور ان کے اہل خانہ کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور سفر حرمین شریفین کی دلی مبارکباد پیش کی۔ امداد اللہ بیگ صاحب نے اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ اہل علم و احباب کی محبت دعائیں اور خلوص اس بابرکت سفر کے لیے باعث حوصلہ ہیں آخر میں تمام حاضرین نے دعا کی کہ اللہ رب العزت اس مبارک سفر کو شرف قبولیت بخشے حاضری حرمین شریفین کو بار بار نصیب فرمائے اور پوری امت مسلمہ کو امن سلامتی ایمان اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ امداد اللہ بیگ کی گل پوشی کرتے ہوئے مولانا اشتیاق احمد قادری

شاہین انصاری کی وزیر اعلیٰ یوگی سے خیر سگالی ملاقات

لکھنؤ: اتر پردیش ریاستی حج کمیٹی کے رکن شاہین انصاری نے ریاستی وزیر دانش آزاد انصاری کی قیادت میں ہفتہ کے روز لوک بھون میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے شائستہ ملاقات کی۔ اس دوران انہوں نے اقلیتی بہبود سے متعلق مختلف امور، بالخصوص حج 2027 کی تیاریوں اور انتظامات کے حوالے سے وزیر اعلیٰ سے تبادلۂ خیال کیا اور متعلقہ رپورٹ بھی پیش کی۔ ملاقات کے دوران شاہین انصاری نے اپنے آبائی ضلع رامپور کی ترقی سے متعلق مختلف اہم امور پر بھی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے علاقے کی ترقی، عوامی مفاد سے وابستہ مسائل اور ضروری سہولیات کے حوالے سے اپنے مطالبات وزیر اعلیٰ کے سامنے رکھے۔ ملاقات کے بعد شاہین انصاری نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے ساتھ ہونے والی ملاقات انتہائی مثبت رہی۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ نے حج 2027 اور اقلیتی بہبود سے متعلق امور کو سنجیدگی سے سنا اور رامپور کی ترقی سے وابستہ مسائل پر بھی مثبت انداز میں گفتگو کی۔

سائنس اور ٹیکنالوجی کا محکمہ 4 اکتوبر کی رات کو زحل کی پیچھے ہٹنے والی حرکت کا ایک شاندار مشاہدہ شروع کرے گا

لکھنؤ۔ اندرا گاندھی پلینیٹیریم لکھنؤ، محکمہ سائنس اور ٹیکنالوجی، اتر پردیش کے تحت، 4 اکتوبر 2026 کی رات کو آسمان سے محبت کرنے والوں اور عام لوگوں کے لیے رات کو آسمان دیکھنے کا ایک خصوصی پروگرام منعقد کرے گا۔ اس موقع پر زحل پیچھے کی پوزیشن میں ہوگا۔ یہ پروگرام عوام اور طالب علموں کو اہم فلکیاتی واقعات کا خود مشاہدہ کرنے اور ان کے بارے میں سائنسی معلومات حاصل کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔ مخالفت کے دوران، زمین سورج اور زحل کے درمیان واقع ہے۔ یہ پوزیشن زحل کو براہ راست سورج کے مخالف رکھتی ہے، رات بھر مشاہدہ کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ 4 اکتوبر کو، زحل تقریباً +0.3 شدت کی چمک کے ساتھ نظر آئے گا۔ یہ ننگی آنکھ کو ایک روشن ستارے جیسی چیز کے طور پر نظر آئے گا۔ اس دوران دوربین اور دوربینیں زحل کے مشہور حلقوں کا شاندار منظر پیش کریں گی۔ مخالفت کے گرد زحل کے حلقوں کی چمک میں اضافے کو سیلیگر اثر کہا جاتا ہے۔ آسمان سے محبت کرنے والوں کو اکتوبر کے پہلے ہفتے کے دوران کئی دیگر دلچسپ آسمانی واقعات کا مشاہدہ کرنے کا موقع بھی ملے گا۔ 4 اکتوبر کی رات سے 5 اکتوبر کی صبح تک، چاند، ستاروں کیسٹر اور پولکس، اور سیارہ مریخ کے ساتھ، مشرقی آسمان پر نظر آئے گا۔ پھر، 6 اکتوبر کی صبح، پتلا چاند روشن سیارے مشتری کے بہت قریب نظر آئے گا۔ اس طرح اکتوبر کے پہلے ہفتے میں آسمان پر رونما ہونے والے مختلف آسمانی واقعات عوام کے لیے خصوصی توجہ کا باعث ہوں گے۔ فلکیات میں، مخالفت ایک اہم سیاروں کا مشاہدہ نقطہ ہے۔ 4 اکتوبر کو، زحل مخالف میں ہوگا، غروب آفتاب کے ارد گرد مشرقی آسمان میں طلوع ہوگا اور رات بھر نظر آئے گا، آدھی رات کے قریب آسمان کے ایک اونچے مقام پر پہنچے گا۔ زائرین اندرا گاندھی پلانیٹیریم کے ذریعے نصب اور نصب کی جانے والی دوربینوں کے ذریعے زحل اور دیگر آسمانی اجسام کا مشاہدہ کر سکیں گے۔ مزید برآں، 4 اکتوبر کو پلانیٹریم میں عوام کے لیے سوریہ درشن پروگرام کا انعقاد کیا جائے گا۔ سوریہ درشن کے دوران سورج کا محفوظ مشاہدہ خصوصی سولر فلٹرز سے لیس آلات کے ذریعے ممکن بنایا جائے گا۔ پروگرام کے دوران موجود ماہرین فلکیات اور ماہرین فلکیات سے متعلق عوام کے سوالات کا جواب بھی دیں گے۔ یہ پروگرام اندرا گاندھی پلانیٹریم کے ذریعہ چلائے جانے والے فلکیاتی کلب کے ذریعہ منعقد کیا جائے گا۔ اس سے عوام اور طالب علموں کو نہ صرف فلکیاتی واقعات کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملے گا بلکہ ان کے پیچھے موجود سائنسی وجوہات کو بھی سمجھنے کا موقع ملے گا۔ اتر پردیش کونسل آف سائنس اینڈ ٹکنالوجی کے ڈائرکٹر جناب رمیش چندر نے بتایا کہ کونسل مستقبل میں لکھنؤ میں مختلف مقامات پر فلکیات کے فروغ کے پروگرام منعقد کرے گی۔

اتر پردیش کی سیاست میں مہراج گنج کی سیاسی اہمیت بڑھی

مہراج گنج، 3 اکتوبر (یواین آئی) اتر پردیش کی سیاست میں مہراج گنج ضلع ان دنوں مرکزِ توجہ بنا ہوا ہے۔ حکمراں جماعت اور اپوزیشن، دونوں بڑے سیاسی خیموں سے وابستہ ضلع کے رہنماؤں کو اہم ذمہ داریاں ملنے سے اس کی سیاسی اہمیت میں اضافہ ہوا ہے۔ حال ہی میں کانگریس نے مہراج گنج کے رہنے والے آلوک پرساد کو ریاستی کانگریس کمیٹی کا سینئر نائب صدر اور فرینڈہ کے رکن اسمبلی ویریندر چودھری کو کانگریس لیجسلیچر پارٹی کا لیڈر مقرر کیا ہے۔ آلوک پرساد مہراج گنج صدر (درج فہرست ذات) اسمبلی حلقے سے کانگریس امیدوار کے طور پر تین بار انتخاب لڑ چکے ہیں اور پارٹی کے درج فہرست ذات شعبے کی ذمہ داری بھی سنبھال چکے ہیں۔ انہوں نے 2000 میں یوتھ کانگریس کے ضلعی صدر کی حیثیت سے سیاسی سفر شروع کیا تھا۔ تنظیم میں ان کی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے کانگریس نے اب انہیں ریاستی سطح پر سینئر نائب صدر کی ذمہ داری دی ہے۔ اسی طرح فرینڈہ کے رکن اسمبلی ویریندر چودھری کو کانگریس لیجسلیچر پارٹی کا لیڈر مقرر کیے جانے سے بھی مہراج گنج کا سیاسی کردار زیر بحث آیا ہے۔ اتر پردیش اسمبلی کی سرکاری ویب سائٹ کے مطابق چودھری فرینڈہ سے کانگریس کے رکن اسمبلی ہیں۔ ویریندر چودھری 2022 میں فرینڈہ سے منتخب ہو کر اسمبلی پہنچے تھے۔ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں انہوں نے مہراج گنج نشست سے کانگریس امیدوار کے طور پر انتخاب لڑا تھا۔ انتخابی حلف نامے کے مطابق وہ بی ٹیک ہیں اور زراعت سے وابستہ ہیں۔ ویریندر چودھری کانگریس تنظیم میں ریاستی جنرل سکریٹری اور ریاستی نائب صدر کی ذمہ داری بھی سنبھال چکے ہیں۔ علاقے میں ریلوے اوور برج، پشتوں کی مرمت اور دیگر مقامی مسائل کو لے کر ان کی سرگرمیوں کا بھی ذکر ہوتا رہا ہے۔ مہراج گنج ضلع سے وابستہ رہنماؤں کو کانگریس میں نئی ذمہ داریاں دیے جانے کو آئندہ 2027 کے اسمبلی انتخابات کی تیاریوں کے تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ پارٹی نے حالیہ تنظیمی ردوبدل میں ریاستی صدر، کارگزار صدر، سینئر نائب صدر اور لیجسلیچر پارٹی کے لیڈر سمیت کئی عہدوں پر تبدیلیاں کی ہیں۔

مولانا یعسوب عباس کی ایل جی منوج سنہا سے ملاقات

شیعہ برادری کی فلاح و بہبود سمیت مختلف امور پر تبادلۂ خیال

سری نگر، ۳/ اکتوبر۔ آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری اور ترجمان مولانا یعسوب عباس نے آج جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا سے ملاقات کی۔ اس موقع پر انہوں نے شیعہ برادری کی فلاح و بہبود سے متعلق مختلف اہم امور پر لیفٹیننٹ گورنر کے ساتھ تفصیلی گفتگو کی۔ ملاقات کے دوران جموں و کشمیر کے سابق وزیر مولوی عمران رضا انصاری بھی مولانا یعسوب عباس کے ہمراہ موجود تھے۔ مولانا یعسوب عباس نے محرم کے دوران نکالے گئے جلوسوں کے پُرامن، منظم اور خوش اسلوبی سے انعقاد کے لیے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا کی قیادت میں مرکز کے زیرِ انتظام خطے کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے محرم کے دوران انتظامیہ کی جانب سے کیے گئے انتظامات اور فراہم کیے گئے تعاون کو بھی سراہا۔ ملاقات میں برادری سے متعلق دیگر اہم امور پر بھی تبادلۂ خیال کیا گیا۔

بارابنکی میں ٹرک کی بس سے ٹکر، دونوں ڈرائیور ہلاک، چار زخمی

بارابنکی، 3 اکتوبر (یواین آئی) اتر پردیش کے بارابنکی ضلع کے ہے ہا علاقے میں ہفتہ کی صبح پوروانچل ایکسپریس وے پر تیز رفتار ٹرک نے سڑک کنارے کھڑی ڈبل ڈیکر بس کو پیچھے سے ٹکر ماردی۔ حادثے میں بس کے دونوں ڈرائیوروں کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جبکہ چار مسافر زخمی ہوئے۔ ان میں سے تین کی حالت تشویشناک ہونے پر انہیں میڈیکل کالج ریفر کیا گیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق ایکسپریس وے کے 7.52 کلومیٹر پر ہفتہ کی صبح تقریباً پانچ بجے دہلی سے بہار جارہی ڈبل ڈیکر بس میں تقریباً 80 مسافر سوار تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ بس سڑک کنارے کھڑی تھی اور دونوں ڈرائیور پچھلے ٹائر کی جانچ کر رہے تھے۔ اسی دوران پیچھے سے آنے والے تیز رفتار ٹرک نے بس کو زوردار ٹکر ماردی۔ حادثے میں بس ڈرائیور اکشے کمار یادو (25)، ساکن جھٹیال، مدھوبنی، بہار اور دوسرے ڈرائیور بیر چندر رائے (45) کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ حادثے میں اررریہ، بہار کے ڈیدوا کے رہنے والے راہل منڈل (24)، گوپال گنج، بہار کے پرسوٹی کے رہنے والے اجے کمار بند (24) اور سوپول، بہار کے چھاتاپور کے رہنے والے مدن کمار (40) شدید زخمی ہوئے۔ تینوں کو ابتدائی علاج کے بعد کمیونٹی ہیلتھ سینٹر شکل بازار سے حلوئی میڈیکل کالج ریفر کیا گیا۔ وہیں گوپال گنج، بہار کے پرساولی کے رہنے والے ڈبلیو (30) کو بھی چوٹ آئی تھی۔ سی ایچ سی میں ابتدائی علاج کے بعد حالت بہتر ہونے پر اسے گھر بھیج دیا گیا۔

نیشنل بک فیئر میں ولایت پبلیکیشنز کی کتابیں دستیاب

لکھنؤ 3 اکتوبر۔ لکھنؤ نیشنل بک فیئر جو بلرام پور گارڈن، دوردرشن کیندر، اشوک مارگ، لکھنؤ میں جاری ہے، ولایت پبلیکیشنز اور کوثر پبلیکیشنز نئی دہلی کا اسٹال کتب بینی کا ذوق رکھنے والے افراد کے لئے توجہ کا مرکز ہے۔ کتابوں سے عشق رکھنے والوں کے لئے یہ سنہری موقع ہے۔ اسلام، اہلِ بیت، تاریخ، روحانیت، اخلاقیات، معاصر افکار، بچوں کی تعلیم و تربیت اور دیگر اہم موضوعات پر مشتمل کتابیں مناسب رعایت کے ساتھ دستیاب ہیں۔ یہ کتب میلہ 11 اکتوبر تک جاری رہے گا۔ ولایت پبلیکیشنز اور کوثر پبلیکیشنز کے اسٹال کا نمبر 16A 17A ہے۔ نیشنل بک فیئر صبح ۱۱ بجے سے رات ۹ بجے تک جاری رہتا ہے۔

مسجد ملکہ کشور میں جشنِ امام حسن عسکریؑ

لکھنؤ۔ حضرت امام حسن عسکریؑ کی ولادت کے سلسلے میں مسجد ملکہ کشور، کشمیری محلہ میں جشنِ امام عسکریؑ منایا گیا۔ جشن کا آغاز قاری محمد علی کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا، جبکہ نظامت مولانا گریز نقوی نے کی۔ جشنِ محفل سے عباس متقی زیدی نے خطاب کیا۔ اس کے بعد شعرائے اہل بیت اعجاز زیدی، نیر رضی، فدوی نقوی، فرید مصطفیٰ، حیدر رضا، خوشنود مصطفیٰ، طیب عباس، مولانا دانش زیدی، مولانا محمد عسکری، سرور دبیری، فرمان لکھنوی، قاسم حسین، فرقان حسین، مولانا منتظر، مولانا صادق حسین، عارف سخنوری، حسن میاں اور افتخار نے امامؑ کی شان میں اپنے کلام پیش کیے۔ جشن کا انعقاد غلامانِ امام حسن عسکریؑ نے کیا تھا۔

نوئیڈا اسمبلی حلقہ 61 کی ووٹر لسٹ میں دھاندلی کا الزام، سماج وادی پارٹی نے چیف الیکشن کمشنر سے فوری انکوائری کا مطالبہ کیا

نوئیڈا، 3 اکتوبر (یواین آئی) اتر پردیش کے نوئیڈا اسمبلی حلقہ 61 کی ووٹر لسٹ میں مبینہ بے ضابطگیوں پر سماجوادی پارٹی (ایس پی) کی نوئیڈا شہر تنظیم نے ووٹر لسٹ میں ڈپلیکیٹ و مشکوک اندراجات اور اہل ووٹرز کے نام کاٹے جانے کے معاملات کی غیر جانبدارانہ انکوائری کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ پارٹی نے چیف الیکشن کمشنر اور گوتم بدھ نگر کے ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر سے شکایتوں پر فوری جواب دینے اور ضروری کارروائی کرنے کی اپیل کی ہے۔ ایس پی نوئیڈا کے سٹی پریذیڈنٹ ڈاکٹر آشرے گپتا نے ہفتے کو صحافیوں کو بتایا کہ تنظیم نے اس سے پہلے 3 جون 2026ء کو پریس کانفرنس کر کے نوئیڈا اسمبلی حلقہ 61 کی ووٹر لسٹ میں تقریباً 25 ہزار ڈپلیکیٹ اور مشکوک ووٹرز سے متعلق دستاویزات اور حقائق عام کیے تھے۔ اس سلسلے میں چیف الیکشن کمشنر اور ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر کو شکایت بھی سونپی گئی تھی۔ تنظیم کا الزام ہے کہ تقریباً چار مہینے گزرنے کے باوجود شکایتوں پر متوقع کارروائی سامنے نہیں آئی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ووٹر لسٹ کی دوبارہ جانچ میں 10 سے 15 ہزار مزید ایسے اندراجات سامنے آئے ہیں جن کی جانچ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ معاملات میں ایک ہی شخص کے نام سے مختلف ایپک نمبروں کے ساتھ ایک سے زیادہ اندراجات درج ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ اس کی مثال کے طور پر ہیمنت کیڑوں اور پردیپ کمار شرما کوشل کے ناموں کا ذکر کیا گیا۔ پارٹی نے ان معاملات کا دستاویزات کی بنیاد پر تصدیق کرانے کا مطالبہ کیا۔ اسمبلی صدر ببلو چوہان اور سٹی وائس پریذیڈنٹ و میڈیا انچارج گورو کمار یادو نے الزام لگایا کہ تنظیم کی جانب سے الیکشن افسران کو بی ایل اے کی فہرست فراہم کرنے کے باوجود کئی ای ایل اے اور مقامی ووٹرز کے نام فہرست سے غائب ملے ہیں۔ انہوں نے سیکٹر 63 کے رہائشی کلبھوشن شرما، سورکھا کے رہائشی سبھاش ورما، سرفاباد کے رہائشی ستپال یادو اور محمد عمران سمیت دیگر لوگوں کے ناموں کا ذکر کرتے ہوئے ہر معاملے کی ذاتی انکوائری کرانے کا مطالبہ کیا۔ ایس پی رہنماؤں نے واضح کیا کہ ان کا مقصد کسی بھی حقیقی ووٹر کا نام ہٹوانا نہیں بلکہ ووٹر لسٹ کو شفاف اور غلطیوں سے پاک بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی اہل شہری کا نام طے شدہ طریقہ کار کے بغیر نہیں کاٹا جانا چاہیے۔ شکایتوں میں شامل ناموں اور ایپک نمبروں کی بوتھ لیول سے لے کر الیکشن آفیسر کے لیول تک جانچ کر کے اس کے نتائج عام کیے جائیں۔ پریس کانفرنس میں سٹی جنرل سکریٹری وکاس یادو نے نوئیڈا کی سڑک، سیوریج کے نظام، سیکیورٹی اور دیگر شہری سہولیات سے جڑے مسائل بھی اٹھائے۔ انہوں نے انتظامیہ سے ان کا جلد حل نکالنے کا مطالبہ کیا۔ ڈاکٹر آشرے گپتا نے کہا کہ تنظیم عوامی مفاد کے مسائل کو جمہوری اور آئینی طریقے سے اٹھاتی رہے گی۔

اودھ نامہ

مسائل کے ادراک کا فقدان

ہندوستان ایک براعظم نما ملک ہے۔ کشمیر سے کیرالا، اتر پردیش سے تلنگانہ، آسام سے مہاراشٹر اور گجرات سے بنگال تک مسلمانوں کی سماجی، تعلیمی اور معاشی صورت حال یکساں نہیں۔ اس لیے پورے ہندوستانی مسلمان کو ایک ہی کیفیت، ایک ہی خوف اور ایک ہی سیاسی تجربے میں بند کر دینا اتنا ہی غیر محتاط رویہ ہے جتنا ان کے حقیقی مسائل سے انکار کر دینا۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں کے ایک بڑے حصے کو تعلیمی، معاشی اور سماجی پسماندگی کا سامنا رہا ہے۔ 2006 کی مشہور سچر کمیٹی رپورٹ میں تعلیم، روزگار، بینک قرض، بنیادی سہولتوں، غربت اور معیارِ زندگی کے ساتھ مختلف ریاستوں کے درمیان تفاوت کا بھی تفصیلی جائزہ لیا گیا تھا۔ سچر کمیٹی کی سفارشات میں بھی مسلم برادری کی "نسبتی محرومی" کے علاج کے لیے شمولیاتی ترقی، مساوی مواقع اور قومی دھارے میں موثر شرکت پر زور دیا گیا تھا نہ کہ مسلمانوں کو ایک مستقل اور یک رنگ مظلوم جماعت تصور کرنے پر۔

موجودہ صورت حال جاننے کے لیے موجودہ اعداد وشمار، ریاستی تفاوت اور بدلتے ہوئے سماجی اشاریوں کو بھی دیکھنا ضروری ہے۔ مثلاً 2025 کے سرکاری پیریاڈک لیبر فورس سروے کے مطابق ملک گیر سطح پر عمومی بے روزگاری کی شرح مسلمانوں میں 3.3 فیصد، ہندوؤں میں 3.0 فیصد اور تمام مذہبی گروہوں کو ملا کر 3.1 فیصد تھی۔ شہری مسلم خواتین میں یہ شرح 6.0 فیصد تھی، جو یقیناً الگ توجہ چاہتی ہے۔ اعداد کا مقصد کسی سیاسی موقف کو ثابت کرنا نہیں بلکہ حقیقت کو اس کی پیچیدگی کے ساتھ سمجھنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی صورتحال پر گفتگو "سب کچھ ٹھیک ہے" اور "سب کچھ تباہ ہو چکا ہے" والی دو انتہاؤں کے بیچ ہونی چاہیے۔ سوشل میڈیا کی فوری ترسیل کی خدمت نے ناانصافی کو چھپانا مشکل بنایا ہے۔ جو یقیناً ایک مثبت تبدیلی ہے، مگر۔۔۔ اسی "تبدیلی" نے مقامی واقعے کو پورے ملک کی مستقل کیفیت سمجھ لینے کا امکان بھی بڑھا دیا ہے۔ یہیں سے ایک دوسرا سوال پیدا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے موجودہ مسائل پر گفتگو کرنے والے بہت سے اہلِ قلم بجا طور پر اتحاد، سنجیدگی اور باہمی رواداری کا مطالبہ کرتے ہیں، لیکن کبھی کبھی یہی مطالبہ چند سطروں بعد مسلکی نزاع میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ کیا یہ فرق ہم سب نہیں جانتے کہ: ایک شخص کے قول کا محاسبہ اور اس کے پورے مسلک کا محاسبہ ایک ہی چیز نہیں ہے"۔

ہمارے تقریباً ہر مذہبی مکتبِ فکر میں سنجیدہ اہلِ علم بھی موجود ہیں اور ایسے مقرر بھی جن کی شناخت ہی اشتعال انگیز جملوں سے قائم ہوتی ہے۔ اگر ایک دیوبندی کی سخت کلامی تمام دیوبندیوں، ایک بریلوی کی دریدہ دہنی تمام بریلویوں، ایک اہلِ حدیث مقرر کا فتویٰ تمام اہلِ حدیث اور کسی جماعتی کارکن کی متشدد زبان پوری جماعت کے کھاتے میں ڈال دی جائے تو اتحاد کا مطالبہ محض تقریری آرائش بن کر رہ جاتا ہے۔ پھر جس "مسلم اتحاد" کی خواہش ظاہر کی جا رہی ہے، اس کے لیے جگہ کہاں باقی رہے گی۔ اتحاد کا مطلب اختلاف ختم کرنا نہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں میں فقہی، مسلکی، سیاسی اور تہذیبی اختلافات کل بھی تھے، آج بھی ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے۔ اصل تہذیبی امتحان یہ ہے کہ اختلاف کو اجتماعی کردار کشی اور مفروضہ سیاسی جرائم تک پہنچنے سے روکا جائے۔ اس بحث کا سب سے زیادہ قابلِ غور پہلو وہ تلخئ زبان ہے جس کے تحت موجودہ سیاسی اقتدار کو مسلمانوں پر خدا کی طرف سے "مسلط" کیا گیا عذاب قرار دے دیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہم کسی جمہوری ملک میں انتخاب کے ذریعے قائم ہونے والی حکومت کو اس طرح خدائی عذاب قرار دینے کا اختیار لاتے کہاں سے ہیں؟ ہندوستانی وزیر اعظم کیا صرف مسلمانوں کا وزیر اعظم ہوتا/کہلاتا ہے؟ وطنِ عزیز میں قائم مرکزی حکومت تو پورے ہندوستان کی آئینی حکومت ہے۔ اسی طرح اتر پردیش کا وزیر اعلیٰ صرف وہاں کے مسلمانوں پر حکومت نہیں کرتا بلکہ متعلقہ ریاست کے تمام شہری اس حکومت کے دائرۂ اقتدار میں آتے ہیں۔ مسلمان کسی حکومت سے ناراض ہو سکتے ہیں، اس کی پالیسیوں کو اپنے لیے نقصان دہ سمجھ سکتے ہیں، اس کے فیصلوں کی مخالفت کر سکتے ہیں، عدالتوں سے رجوع ہو سکتے ہیں اور اگلے انتخاب میں ایسی ناپسندیدہ حکومت کو اقتدار سے ہٹانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ یہی ہندوستانی جمہوریت ہے۔

لیکن اس سیاسی اختلاف سے ایک قدم آگے بڑھ کر یہ کہنا کہ: اللہ نے مسلمانوں کے اعمال کی سزا کے طور پر فلاں فلاں حکمران کو ان پر "مسلط" کر دیا ہے، محض سیاسی رائے نہیں رہتی، یہ خدا کی منشا کے بارے میں دعویٰ بھی بن جاتا ہے۔ اگر ایک ریاست میں وہی جماعت برسرِ اقتدار ہو تو عذاب، اور دوسری ریاست میں دوسری جماعت برسرِ اقتدار آ جائے تو رحمت۔ مظلوم کے ساتھ ہونے والی زیادتی کی نشان دہی ضروری ہے، لیکن کسی معاشرے کو مسلسل اس کے "مظلوم" ہونے کا احساس دلاتے رہنا اس کی قوتِ عمل کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔

اجّین کی شاہی مسجد کا قضیہ

معصوم مرادآبادی

مدھیہ پردیش کا شہر اجین آج کل ایک تاریخی مسجد کی وجہ سے سرخیوں میں ہے۔ انتظامیہ نے سڑک چوڑی کرنے کے لیے 600 سالہ قدیم شاہی مسجد کے انہدام کا فیصلہ لیا تھا۔ بلڈوزروں نے اس مسجد کا محاصرہ بھی کر لیا تھا مگر مقامی مسلمانوں کے حوصلوں نے یہاں بلڈوزروں کو شکست دے دی ہے۔ حالانکہ انتظامیہ کے ساتھ مفاہمت کے بعد خود مسلمانوں نے مسجد کے جزوی حصے کو مسمار کیا اور جس وقت یہ کام ہو رہا تھا تو پس منظر سے مسلمانوں کے رونے کی آوازیں بھی آ رہی تھیں۔ درد یہ تھا کہ انھیں انتظامی جبر کے ہاتھوں خود اپنی مسجد کے ایک حصے کو توڑنا پڑ رہا ہے۔ سخت کشیدگی کے بعد اجین میں اس وقت 'شانتی' ہے، لیکن گزشتہ دنوں یہاں کے مسلمان جس کرب اور بے چینی سے گزرے ہیں، اسے لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ مگر یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ سخت حالات کے باوجود اجّین کے مسلمانوں نے ہمت نہیں ہاری۔ افسوس کہ گزشتہ جمعرات کو شاہی مسجد کے مینار منہدم کرنے کے دوران مسجد کا گنبد اور پہلی منزل کے کچھ حصے بھی متاثر ہو گئے جس کے بعد مقامی مسلمانوں میں شدید رنج وغم کی لہر دوڑ گئی۔ اس خبر سے مسجد کمیٹی کے سابق صدر ارشد رحمانی کے بارے میں بتایا گیا کہ مسجد کی بے حرمتی کی خبر سن کر ان پر دل کا دورہ پڑا اور وہ جاں بحق ہو گئے۔

مرد ہی نہیں خواتین بھی مسجد کے انہدام کے خلاف بلڈوزروں کے سامنے ڈٹ گئیں اور انھوں نے مکمل مسجد کے انہدام کی سازش ناکام بنا دی۔ یہی وجہ ہے کہ ان مسلمانوں کی پورے ملک میں تعریف ہو رہی ہے اور یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ ہر اس مقام پر جہاں ظالم انتظامیہ مسجد پر بری نظر رکھے ہوئے ہے اگر وہاں کے مسلمان ڈٹ جائیں اور مزاحمت کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ظالموں کو گھٹنے ٹیکنے پڑیں۔ یہی کام اگر سہارنپور کے مسلمانوں نے کیا ہوتا اور کلکٹریٹ کی مسجد کے گرد انسانی زنجیر بنائی ہوتی تو آج وہاں 100 سال پرانی مسجد جوں کی توں موجود ہوتی۔ لیکن سہارنپور میں مسلم قائدین کو آپس میں لڑنے سے ہی فرصت کہاں ہے کہ وہ اپنے دشمنوں سے لوہا لے سکیں۔ حالانکہ سہارنپور میں مسلمانوں کی سیاسی قیادت بہت مضبوط مانی جاتی ہے مگر ان کی پوری توانائی ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں خرچ ہوتی ہے۔ شکر ہے کہ اجّین میں ایسی کوئی قیادت موجود ہی نہیں تھی اور یہی وجہ ہے کہ مقامی مسلمانوں نے شاہی مسجد کے گرد انسانی زنجیر بنا کر حکومت اور اس کے بلڈوزروں کو پسپا کر دیا ہے۔

اجّین میں 2028 میں مہاکمبھ ہونا ہے، جس کے لیے سڑکوں کو چوڑا کیا جا رہا ہے اور شاہی مسجد سمیت شہر کے کئی مقامات اس کی زد میں ہیں۔ حالانکہ شاہی مسجد کسی راستے میں حائل نہیں ہے، لیکن آج کل پورے ملک میں تاریخی مسجدوں کو منہدم کر کے مسلمانوں کو زیر کرنے کی جو مہم چل رہی ہے، اس کے تحت اجّین کی اس 600 سال پرانی خوبصورت مسجد کو مٹانے کا منصوبہ بھی زیر غور تھا۔ اس سے قبل اجّین کے مسلمانوں کی بستی نظام الدین کالونی کا وجود مٹا کر انتظامیہ نے اپنے مسلم دشمن ہونے کا ثبوت پیش کیا تھا۔ مہاکال کوریڈور کے نام پر اس بستی کو اجاڑ دیا گیا اور یہاں موجود تکیہ مسجد بھی منہدم کر دی گئی۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس مسلم کالونی کی دیوار کی طرف موجود گنیش کالونی کو چھوا بھی نہیں گیا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بی جے پی کے اقتدار میں مسلمانوں کے ساتھ انتظامیہ اور پولیس کا رویہ کیا ہے اور وہ کن خطوط پر کام کر رہی ہے۔

گزشتہ اتوار کی رات جب اجین انتظامیہ شاہی مسجد کو منہدم کرنے کی تیاری کر رہا تھا اور بلڈوزر مسجد کا محاصرہ کرنے کے لیے تیار تھے تو اجّین کے ہزاروں مسلمانوں نے مسجد کے گرد ایک انسانی زنجیر بنائی اور تقریباً ایک ہزار مسلمان مسجد کے اندر مقیم ہو گئے۔ انتظامیہ نے انھیں منتشر کرنے کے لیے پولیس اور فسادشکن فورس کی کئی کمپنیاں تعینات کر دیں مگر پھر بھی مقامی مسلمان خوفزدہ نہیں ہوئے اور انھوں نے اپنی عبادت گاہ کا تحفظ کیا۔ مسلمانوں نے اس سلسلے میں ہائی کورٹ سے بھی رجوع کیا تھا لیکن جب وہاں بھی انھیں انصاف نہیں ملا تو انھوں نے اپنے حوصلوں کو مجتمع کر کے پورے ملک کے مسلمانوں کو راہ دکھائی کہ کس طرح اپنی عبادت گاہوں کو بچایا جا سکتا ہے۔ متعدد مقامی مسلمانوں نے باری باری مسجد میں بیٹھ کر انہدام کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔ مقامی باشندے توقیر خان نے بتایا کہ "عوام نے متفقہ فیصلہ کیا کہ وہ بڑی تعداد میں مسجد کے اندر قیام کریں گے تاکہ اس کے انہدام کو روکا جا سکے۔" انھوں نے کہا کہ "گزشتہ رات پولیس فورس اور فسادشکن فورس بڑھا دی گئی اور مسجد کے انہدام کے لیے بلڈوزر لائے گئے تاہم جب مسجد کے اندر اور باہر بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوئے تو آپریشن روک دیا گیا۔ مسجد کی گیارہ رکنی کمیٹی نے بڑی تعداد میں وقفہ وقفہ سے مسجد میں بیٹھنے کا فیصلہ کیا۔"

مفتی جنید نے بتایا کہ "اگر یہ مسجد شہید ہوئی شہید ہوئی تو دیگر 28 مسجدوں کی باری آئے گی اور انھیں نشانہ بنایا جائے گا۔ یہ لوگ محض اس وجہ سے مسجدوں کو انہدام نہیں کر سکتے کہ وہ کسی کے درمیان آ رہی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ کوئی معقول بات نہیں ہے کہ آپ ایک دھرم کے لیے دوسرے مذاہب کے وجود اور نشانیوں کو مٹائیں۔' انھوں نے کہا کہ "کمبھ سے قبل شہر کی نئی صورت گری کے لیے کئی مساجد خطرے میں ہیں۔ مسلمانوں کی بڑی تعداد یہاں رہتی ہے۔ کئی قدیم مسجدیں ہیں جنھیں شہید کیا جا سکتا ہے۔" مفتی جنید نے اجّین کی تکیہ مسجد کے انہدام کا حوالہ دیا اور کہا کہ انتظامیہ نے مسلمانوں کو یقین دلایا تھا کہ وہ اسے منہدم نہیں کرے گی لیکن اچانک انہدامی کارروائی کی گئی۔ حکومت کی دغابازی کے بعد جب معاملہ شاہی مسجد کا آیا تو مسلمانوں نے ان کے جھوٹے وعدوں سے اختلاف کیا اور خود مسجد کی حفاظت کا فیصلہ کیا۔"

اطمینان بخش بات یہ ہے کہ اجین کے مسلمانوں نے حالات کے آگے سپر نہیں ڈالی اور انھوں نے حالات کا مقابلہ جواں مردی کے ساتھ کیا۔ انھوں نے ملک کے دیگر حصوں میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے بھی ایک نظیر پیش کی ہے جہاں مسجدوں پر انہدام کی تلوار لٹک رہی ہے۔ کوئی دن خالی نہیں جاتا کہ ملک کے کسی نہ کسی حصے میں کسی نہ کسی مسجد کو متنازعہ یا غیرقانونی قرار دے کر اسے منہدم کرنے کی سازش نہ رچی جاتی ہو۔ مسلمان اس صورتحال سے خاصے پریشان اور غمزدہ ہیں، لیکن اب اجین کے مسلمانوں نے انھیں ایک راہ دکھائی ہے کہ جمہوری نظام میں پرامن احتجاج اور مزاحمت کے ذریعہ اپنے حقوق کا دفاع کیا جا سکتا ہے۔ بی جے پی کے اقتدار والی ریاستوں میں جس طرح مسلمانوں کی عبادت گاہوں اور ان کی ملی شناخت کو مٹانے کی پے در پے سازشیں ہو رہی ہیں، وہ انتہائی خطرناک ہیں۔ فرقہ پرست اور فسطائی عناصر کسی نہ کسی مسجد کو متنازعہ یا غیرقانونی تعمیر قرار دے کر توڑنے کی ہمت نہ کرتے ہوں۔ انتظامیہ پہلے ہی ان سے سازباز کر چکا ہوتا ہے اور پولیس شرپسندوں کے تحفظ آگے آ جاتی ہے جبکہ مسجدوں، مدرسوں اور مزاروں کے تمام قانونی ثبوت ہونے کے باوجود انھیں خاطر میں نہیں لایا جاتا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بی جے پی کے اقتدار میں مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو ملیامیٹ کرنے کی ایک منصوبہ بند مہم چل رہی ہے اور اس معاملے میں ملک کا عدالتی نظام بھی یک طرفہ فیصلے صادر کر رہا ہے۔ اجین کی مسجد کا معاملہ بھی ہائی کورٹ میں گیا تھا جہاں مسلمانوں کو کوئی راحت نہیں ملی۔ اطمینان بخش بات یہ بھی ہے کہ اب اس معاملے میں مزاحمت کرنے کے لیے مسلم قائدین بھی میدان میں آ گئے ہیں اور انھوں نے ملک کی مختلف ریاستوں میں مسجدوں، مدرسوں، مزاروں اور دیگر مذہبی مقامات پر بلڈوزر چلانے اور سیلنگ کارروائیوں کے خلاف جنتر منتر پر احتجاج کیا اور گرفتاریاں پیش کیں۔ اجین کے مسلمانوں نے جو راہ دکھائی ہے، اس پر دیگر صوبوں کے مسلمانوں کو بھی عمل کرنا چاہیے، خاص طور پر یوپی کے مسلمان جو خواب غفلت میں ہیں، انھیں اجین کے مسلمانوں سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔☆☆☆

masoom.moradabadi@gmail.com

مساجد، مدارس اور مزارات کے انہدام: قانون کے یکساں اطلاق کا سوال

جاوید جمال الدین

بھارت میں مذہبی اور اجتماعی املاک سے متعلق سرکاری کارروائیاں کوئی نئی بات نہیں، لیکن گزشتہ چند برسوں میں مساجد، مدارس، مزارات اور درگاہوں سے متعلق انہدام اور بے دخلی کے متعدد واقعات نے اس معاملے کو ایک حساس قانونی اور سماجی مسئلہ بنا دیا ہے۔ مختلف ریاستوں سے آنے والی خبروں میں کہیں سرکاری زمین پر مبینہ تجاوزات، کہیں غیر مجاز تعمیرات، کہیں سڑکوں اور ترقیاتی منصوبوں کے لیے زمین کے حصول اور کہیں جنگلاتی اراضی سے متعلق کارروائیوں کو بنیاد بنایا گیا۔ حکومت اور انتظامیہ کا مؤقف کئی معاملات میں یہ رہا ہے کہ کارروائی مذہبی شناخت کی بنیاد پر نہیں بلکہ زمین اور تعمیر سے متعلق قوانین کے تحت کی گئی۔ یہ مؤقف اپنی جگہ اہم ہے اور ہر معاملے کو اسی کے مخصوص قانونی حقائق کی روشنی میں دیکھنا چاہیے۔ کسی مسجد، مدرسے یا مزار کا مذہبی مقام ہونا اسے غیر قانونی تعمیر کے قوانین سے بالاتر نہیں بناتا۔ اگر کوئی عمارت واقعی سرکاری زمین پر غیر مجاز طور پر قائم ہے یا متعلقہ قوانین کی خلاف ورزی کرتی ہے تو ریاست کو قانون کے مطابق کارروائی کا اختیار حاصل ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ ایک دوسرا اصول بھی اتنا ہی اہم ہے: قانون کا اختیار جتنا وسیع ہو، اس کے استعمال میں قانونی طریقۂ کار، شفافیت اور یکساں معیار کی ضرورت بھی اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔

یہی وہ نکتہ ہے جہاں موجودہ بحث محض مذہبی عمارتوں کے انہدام سے آگے بڑھ کر قانون کی حکمرانی کا سوال بن جاتی ہے۔ 2020 سے 2026 کے درمیان مختلف ریاستوں سے سامنے آنے والے واقعات کو یکجا کرنے والی ایک مرتب شدہ رپورٹ میں 166,2 رپورٹ شدہ واقعات، عمارتوں یا مجموعی اعداد کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جنوبی ہند کے ایک معروف ملیالم اخبار نے بھی اس رپورٹ کو نمایاں کیا ہے۔ تاہم اس عدد کو احتیاط کے ساتھ سمجھنا ضروری ہے۔ یہ 166,2 الگ الگ مساجد یا مذہبی عمارتوں کے سرکاری طور پر تصدیق شدہ انہدام کی تعداد نہیں بلکہ مختلف ذرائع سے مرتب کیا گیا ایک مجموعی عدد ہے، جس میں انفرادی واقعات کے ساتھ بعض ریاستی مجموعی اعداد، جزوی انہدام اور بے دخلی کی کارروائیاں بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ اس لیے اس بحث کا اصل سوال صرف یہ نہیں ہونا چاہیے کہ کتنی عمارتیں منہدم ہوئیں۔ اس سے زیادہ اہم سوال یہ ہے کہ ان کارروائیوں کے دوران قانون اور عدالتوں کی مقرر کردہ حدود کی کس حد تک پابندی کی گئی؟

نومبر 2024 میں سپریم کورٹ نے انہدامی کارروائیوں کے بارے میں جو اصول وضع کیے، ان کا بنیادی مقصد بھی یہی تھا کہ انتظامی اختیار من مانی سزا کا ذریعہ نہ بن جائے۔ عدالت نے مناسب نوٹس، جواب دینے کا موقع اور مقررہ قانونی طریقۂ کار پر عمل کی ضرورت پر زور دیا۔ اس اصول کی روشنی میں کسی بھی انہدامی کارروائی کو صرف اس بنیاد پر درست قرار دینا کافی نہیں کہ متعلقہ عمارت کو غیر قانونی یا تجاوزات قرار دیا گیا تھا۔ یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ اس نتیجے تک پہنچنے کا قانونی راستہ کیا اختیار کیا گیا۔ یہ سوال اس وقت مزید اہم ہو جاتا ہے جب کارروائی کسی قدیم مذہبی عمارت کے خلاف ہو، جب معاملہ عدالتوں میں زیر بحث ہو، یا جب متاثرہ فریق کی جانب سے نوٹس، سماعت اور قانونی موقع کے بارے میں اعتراضات سامنے آئیں۔

حالیہ سہارنپور کا معاملہ اسی تناظر میں خاص توجہ چاہتا ہے۔ کلکٹریٹ کے احاطے میں واقع ایک قدیم مسجد کو 5 ستمبر 2026 کی صبح سویرے منہدم کر دیا گیا۔ انتظامیہ کا موقف تھا کہ مسجد سرکاری زمین پر غیر مجاز طور پر قائم تھی، جبکہ مسجد کے منتظمین اسے ایک صدی سے زیادہ پرانی عمارت قرار دیتے رہے ہیں۔ اس معاملے میں بے دخلی کے انتظامی حکم کے خلاف اپیل بھی کی گئی، جسے ضلعی عدالت نے 2 ستمبر کو مسترد کر دیا، اور چند ہی روز بعد مسجد کو منہدم کر دیا گیا۔ بعد میں اس کارروائی کو اعلیٰ عدالت میں بھی چیلنج کیا گیا۔

سہارنپور کے واقعے کو بیان کرتے ہوئے یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ عدالت نے مسجد کے انہدام پر پابندی عائد کی تھی۔ دستیاب اطلاعات کے مطابق ضلعی عدالت نے انتظامیہ کے بے دخلی کے حکم کو برقرار رکھا تھا۔ تاہم یہ قانونی سوال ضرور موجود ہے کہ بے دخلی کے حکم کی بنیاد پر عمارت کو منہدم کرنے کا اختیار کس حد تک تھا اور کیا کارروائی کے ہر مرحلے میں قانونی تقاضے پورے کیے گئے؟ یہی وہ سوال ہے جس کا جواب دستاویزات اور عدالتی کارروائی سے ملنا چاہیے، نہ کہ محض دعوؤں سے۔

سہارنپور کی مسجد کا معاملہ اس لیے بھی اہم ہے کہ کارروائی صبح کے ابتدائی اوقات میں ہوئی اور عمارت تاریخی نوعیت کی بتائی جاتی رہی ہے۔ ایسی صورت میں عوامی سطح پر سوال اٹھنا فطری ہے کہ کیا تمام قانونی اور تاریخی پہلوؤں کا مکمل جائزہ لیا گیا تھا۔ یہ سوال خود کسی کارروائی کو جانبدار ثابت نہیں کرتا، لیکن ایسے سوالات کا شفاف جواب دینا انتظامیہ کی ذمہ داری ضرور بن جاتا ہے۔ اسی طرح جب مختلف ریاستوں میں مسلم مذہبی مقامات سے متعلق متعدد کارروائیاں سامنے آتی ہیں تو یہ تاثر پیدا ہونا بھی قابل فہم ہے کہ کہیں قانون کے نفاذ میں یکساں معیار تو اختیار نہیں کیا جا رہا۔ یہاں بھی محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ صرف اس بنیاد پر کہ متاثرہ عمارتیں مساجد، مدارس یا مزارات ہیں، یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ ہر کارروائی مذہبی بنیاد پر ہوئی۔ اس کے لیے ہر معاملے کی زمین، تعمیر، اجازت، نوٹس، سماعت اور عدالتی صورت حال الگ الگ دیکھنا ضروری ہے۔ لیکن دوسری طرف محض انتظامیہ کی طرف سے "تجاوزات" یا "غیر قانونی تعمیر" کا لفظ استعمال ہو جانا بھی پوری قانونی بحث کا اختتام نہیں ہو سکتا۔

جمہوری نظام میں ریاستی اختیار اور شہری کے حق کے درمیان توازن اسی وقت قائم رہتا ہے جب دونوں کے لیے قانون واضح اور قابل عمل ہو۔ اگر کسی مسجد کے خلاف تجاوزات کی کارروائی ہوتی ہے تو اسی نوعیت کی غیر قانونی تعمیرات کے خلاف بھی وہی معیار اختیار کیا جانا چاہیے۔ اگر سرکاری زمین پر مذہبی تعمیر قابل قبول نہیں تو یہی اصول ہر مذہبی اور غیر مذہبی تعمیر پر یکساں طور پر نافذ ہونا چاہیے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں موجودہ کارروائیوں کے بارے میں تنقیدی سوال پیدا ہوتا ہے۔ کیا قانون واقعی ایک ہی معیار کے ساتھ نافذ کیا جا رہا ہے، اور کیا عدلیہ کی مقرر کردہ حفاظتی ہدایات انتظامی سطح پر پوری طرح ملحوظ رکھی جا رہی ہیں؟

اس سوال کا جواب جذباتی بیانات سے نہیں بلکہ شفاف سرکاری ریکارڈ، عدالتی فیصلوں، زمین کے کاغذات، نوٹس اور کارروائی کی مکمل تفصیلات سے ملنا چاہیے۔ اگر ان دستاویزات سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی عمارت کے خلاف کارروائی مکمل قانونی طریقۂ کار کے بعد ہوئی تو اس حقیقت کو تسلیم کیا جانا چاہیے۔ لیکن اگر کسی معاملے میں قانونی عمل کے بارے میں سنجیدہ سوالات موجود ہوں تو ان کی غیر جانب دارانہ جانچ بھی ضروری ہے۔ اسی توازن کے بغیر یہ بحث یا تو محض سرکاری مؤقف کی تکرار بن جائے گی یا پھر ہر کارروائی کو مذہبی تعصب کا نتیجہ قرار دینے تک محدود ہو جائے گی۔ دونوں صورتیں حقیقت کو مکمل طور پر سامنے نہیں لاتیں۔ مساجد، مدارس اور مزارات صرف عمارتیں نہیں بلکہ بہت سے مقامات پر مقامی تاریخ اور سماجی زندگی کا حصہ بھی ہیں۔ اس لیے قدیم مذہبی عمارتوں کے بارے میں فیصلہ کرتے وقت قانونی حیثیت کے ساتھ ان کی تاریخی اہمیت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔

آخرکار معاملہ کسی ایک مسجد یا ایک ریاست تک محدود نہیں۔ یہ سوال اس وسیع اصول سے متعلق ہے کہ ریاست کو حاصل انتظامی اختیار کس طرح استعمال کیا جائے، شہری کو قانونی تحفظ کیسے دیا جائے اور عدالتوں کی ہدایات پر عمل کس طرح یقینی بنایا جائے۔ اگر قانون سب کے لیے یکساں ہے تو اس کا اطلاق بھی یکساں دکھائی دینا چاہیے۔ اور اگر کسی کارروائی کے بارے میں یہ تاثر پیدا ہونے لگے کہ اس میں مذہبی جانبداری کا امکان ہے تو اس کا بہترین جواب محض تردید نہیں بلکہ شفاف ریکارڈ، واضح قانونی بنیاد اور یکساں عملی معیار ہے۔ اسی لیے مساجد، مدارس اور مزارات سے متعلق انہدامی کارروائیوں پر تنقید ضرور ہونی چاہیے، مگر ایسی تنقید جو دستاویزات اور عدالتی اصولوں پر قائم ہو۔ سہارنپور جیسے واقعات بھی اسی کسوٹی پر پرکھے جانے چاہئیں۔ کیونکہ آخرکار سوال یہ نہیں کہ عمارت مسجد تھی یا کوئی اور عمارت؛ بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا قانون سب کے لیے ایک ہی ہے، اور کیا اس قانون کو نافذ کرتے وقت عدالتوں کی ہدایات اور شہری کے بنیادی قانونی حقوق کا احترام کیا گیا؟ اگر اس سوال کا جواب اطمینان بخش طور پر دیا جا سکے تو انتظامیہ کے جائز اقدامات پر اٹھنے والے شبہات بھی کم ہوں گے اور عوام کا قانون پر اعتماد بھی مضبوط ہوگا۔☆

جمہوری نظام کی شفافیت، ایک بڑا امتحان

ووٹر لسٹ، ڈیجیٹل نظام اور ۲۰۲۷ء کے اتر پردیش انتخابات پر گہری نظر

سید شاہ واصف حسن واعظی

حالیہ دنوں میں الیکشن کمیشن کے طریقۂ کار اور خصوصی گہری نظر ثانی، یعنی ایس آئی آر، کے سلسلے میں جو سوالات سامنے آئے ہیں، انہوں نے اس معاملے کو مزید حساس بنا دیا ہے۔ ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے دور میں الیکشن کمشنروں سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے تقریباً دس ماہ کے دوران کم از کم 14 مواقع پر مختلف انتخابی فیصلوں اور طریقۂ کار کے سلسلے میں تحریری اعتراضات درج کیے۔ ان اعتراضات کے تعلق سے انتخابی فہرستوں، ناموں کے اندراج و اخراج اور ڈیجیٹل نظام سمیت متعدد امور کا ذکر سامنے آیا ہے۔

تاہم یہاں ایک بنیادی اصول کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کسی سرکاری ریکارڈ میں درج اعتراض بذاتِ خود کسی جرم کا ثبوت نہیں ہوتا، اسی طرح کسی اختلاف کو محض معمول کی انتظامی کارروائی قرار دے کر اس کی جانچ سے گریز بھی مناسب نہیں۔ خود الیکشن کمیشن کی جانب سے ان رپورٹوں کے بعض پہلوؤں کی تردید کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اہم فیصلے اتفاقِ رائے سے لیے گئے۔ ایسی صورت میں اصل ضرورت الزام عائد کرنے کی نہیں بلکہ ان دستاویزات اور سرکاری ریکارڈ کی جانچ کی ہے جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ کس معاملے پر کیا اعتراض درج ہوا، اس کا قانونی پس منظر کیا تھا، فیصلہ کس طریقے سے لیا گیا اور حتمی فیصلہ کس مجاز اتھارٹی نے کیا۔

جمہوری اداروں کی ساکھ کا سب سے مضبوط ذریعہ یہی ہے کہ ان کے فیصلوں کی جانچ دستاویزات کی بنیاد پر کی جا سکے۔ اگر کسی معاملے میں باقاعدہ تحریری اعتراض موجود ہے تو اس کی نوعیت اور قانونی حیثیت واضح ہونی چاہیے۔ اگر تحقیق سے یہ ثابت ہو کہ کسی افسر یا اہلکار نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا، کسی غیر مجاز حکم پر عمل کیا یا انتخابی عمل کو متاثر کرنے والا کوئی غیر قانونی قدم اٹھایا تو قانون کے مطابق ذمہ داری متعین ہونی چاہیے۔ اور اگر ایسا کوئی ثبوت موجود نہ ہو تو متعلقہ افراد کو بے بنیاد الزامات سے محفوظ رکھنا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ ایس آئی آر کے معاملے میں بھی اسی اصول کو سامنے رکھنا ہوگا۔ ملک کے مختلف حصوں میں ووٹر لسٹوں کی خصوصی نظر ثانی کے دوران بڑی تعداد میں نام ابتدائی فہرستوں میں شامل نہ ہونے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ مردہ، منتقل ہو چکے یا دہری اندراج والی اور دیگر غیر اہل تفصیلات کو ووٹر لسٹ سے ہٹانا فہرست کو درست رکھنے کے عمل کا حصہ ہو سکتا ہے، لیکن اس کے ساتھ یہ ضمانت بھی ضروری ہے کہ کسی اہل شہری کا نام اگر کسی وجہ سے رہ جائے تو اسے اپنا دعویٰ پیش کرنے، اعتراض درج کرانے اور دوبارہ نام شامل کرانے کا آسان اور موثر قانونی موقع حاصل ہو۔

انتخابی نظام میں ٹیکنالوجی کا استعمال بلاشبہ انتظامی عمل کو تیز اور منظم بنا سکتا ہے، لیکن آئینی ذمہ داری کسی سافٹ ویئر کی نہیں بلکہ مجاز انسانی ادارے اور افسر کی ہوتی ہے۔ اسی لیے یہ سوال اہم ہے کہ کسی ووٹر کے بارے میں حتمی فیصلہ کرنے کا اختیار کس کے پاس ہے، ڈیجیٹل نظام اس فیصلے کو کس طرح ریکارڈ کرتا ہے اور اگر مجاز افسر کے فیصلے اور تکنیکی نظام کے درمیان کوئی تضاد پیدا ہو جائے تو اس کے حل کا قانونی طریقہ کیا ہے۔

گوا میں 97 ووٹروں سے متعلق معاملہ بھی اسی تناظر میں توجہ کا مستحق ہے۔ سامنے آنے والی رپورٹوں کے مطابق بعض ایسے ووٹروں کے معاملے میں جنہیں متعلقہ افسران نے اہل قرار دیا تھا، انہیں سافٹ ویئر میں درج کرنے کے سلسلے میں تکنیکی رکاوٹ کا مسئلہ سامنے آیا۔ اگر کسی مجاز انتخابی افسر کا قانونی فیصلہ محض کسی تکنیکی رکاوٹ کے باعث نظام میں درج نہ ہو سکے تو معاملہ صرف تکنیکی خرابی تک محدود نہیں رہتا، بلکہ اس سے انتظامی اختیار، ڈیجیٹل کنٹرول اور جواب دہی کے بنیادی سوالات بھی پیدا ہوتے ہیں۔

اسی طرح الیکشن کمیشن کے انتظامی اور تکنیکی ڈھانچے میں کام کرنے والے افسران کی ذمہ داریوں اور اختیارات کا تعین بھی متعلقہ سرکاری ریکارڈ اور قواعد کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ محض کسی افسر کا نام کسی تنازع میں آ جانا اس کے خلاف جرم کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ اصل سوال یہ ہونا چاہیے کہ کس افسر کو کیا اختیار حاصل تھا، کس نے کیا حکم دیا، کس نے اس پر عمل کیا اور ڈیجیٹل نظام میں اس کارروائی کا کیا ریکارڈ موجود ہے۔

یہ معاملہ اتر پردیش کے آئندہ اسمبلی انتخابات کے تناظر میں مزید اہم ہو جاتا ہے۔ اتر پردیش اسمبلی کی موجودہ مدت مئی 2027 میں مکمل ہونی ہے اور الیکشن کمیشن کی جانب سے کہا گیا ہے کہ ریاست میں اسمبلی انتخابات مقررہ آئینی مدت کے اندر، فروری یا مارچ 2027 کے دوران کرائے جائیں گے۔ ایسے وقت میں انتخابی فہرستوں کی درستگی، ووٹروں کے ناموں کی حفاظت اور دعووں و اعتراضات کے شفاف طریقۂ کار کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ اتر پردیش ملک کی سب سے بڑی ریاست ہے اور یہاں کروڑوں شہری آئندہ اسمبلی انتخابات میں اپنے حقِ رائے دہی کا استعمال کریں گے۔ اس لیے کسی بھی شہری کے لیے یہ سمجھ لینا مناسب نہیں کہ اس کا نام ہر حال میں ووٹر لسٹ میں موجود ہوگا۔ ہر اہل شہری کو وقتاً فوقتاً اپنا نام، پتہ، پولنگ اسٹیشن اور ووٹر کی تفصیلات خود بھی چیک کرنی چاہئیں۔ اگر کسی قسم کی غلطی سامنے آئے تو مقررہ قانونی طریقۂ کار کے تحت دعویٰ یا اعتراض درج کرانا چاہیے۔

سیاسی جماعتوں، سماجی تنظیموں اور عوامی نمائندوں کی ذمہ داری بھی یہاں اہم ہو جاتی ہے۔ اگر کسی علاقے میں بڑی تعداد میں اہل شہریوں کے نام ووٹر لسٹ سے غائب ہونے کی شکایات سامنے آتی ہیں تو محض سوشل میڈیا پر شور مچانے کے بجائے ان شکایات کا دستاویزی ریکارڈ تیار کیا جائے، متاثرہ شہریوں کو قانونی طریقۂ کار کی معلومات فراہم کی جائیں اور ضرورت پڑنے پر متعلقہ انتخابی افسران اور مجاز اداروں سے رجوع کیا جائے۔ جمہوریت میں مضبوط احتجاج بھی وہی ہے جو آئینی دائرے میں ہو۔

انتخابی نظام سے وابستہ اہم عہدیداروں کی سلامتی کا معاملہ بھی اسی اصول کے تحت دیکھا جانا چاہیے۔ اگر کسی افسر کے پاس حساس انتخابی ریکارڈ، اہم انتظامی فیصلوں یا تکنیکی نظام سے متعلق معلومات ہیں تو اس کی سلامتی کا فیصلہ حقیقی خطرے کے جائزے اور مقررہ قانونی نظام کے تحت ہونا چاہیے۔ اسی کے ساتھ حساس سرکاری ریکارڈ کا محفوظ بیک اَپ اور ادارہ جاتی تحفظ بھی یقینی بنایا جانا چاہیے تاکہ کسی ایک فرد پر انحصار کی وجہ سے اہم شواہد یا دستاویزات غیر محفوظ نہ ہو جائیں۔

وزیر اعظم اور حکومت سے عوام کی توقع یہی ہونی چاہیے کہ انتخابی عمل سے متعلق کسی سنجیدہ شکایت کو محض سیاسی اختلاف نہ سمجھا جائے۔ اگر کسی معاملے میں قابل تحقیق حقائق موجود ہوں تو مناسب آئینی، انتظامی یا عدالتی طریقۂ کار کے تحت غیر جانب دارانہ تحقیقات کا راستہ اختیار کیا جائے۔ اگر کسی خلاف ورزی کا ثبوت ملے تو قانون کے مطابق کارروائی ہو اور اگر الزام ثابت نہ ہو تو یہ حقیقت بھی واضح کی جائے۔ انصاف کا تقاضا صرف قصوروار کو سزا دینا نہیں بلکہ بے قصور کو بے بنیاد الزام سے محفوظ رکھنا بھی ہے۔ 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے پیش نظر ہمیں جذبات کے بجائے معلومات پر اعتماد کرنا چاہیے، افواہوں کے بجائے سرکاری ریکارڈ دیکھنا چاہیے اور سوشل میڈیا کی غیر مصدقہ خبروں کے بجائے الیکشن کمیشن اور دیگر مجاز اداروں سے حاصل شدہ معلومات کو ترجیح دینا چاہیے۔ ہر اہل شہری کو اپنی ووٹر لسٹ میں موجودگی کی خود تصدیق کرنی چاہیے اور اپنے خاندان، محلے اور معاشرے کے دیگر اہل افراد کو بھی اس سلسلے میں بیدار کرنا چاہیے۔

9235555776

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی-وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

علم وادب، تدریس وخطابت اور دینی بصیرت کا ایک روشن باب

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید محمد سیادت نقویؒ

ڈاکٹر مولانا اصغر اعجاز قائمی

تمہید

ہندوستان کی علمی، دینی اور ادبی تاریخ میں بعض شخصیات ایسی گزری ہیں جنھوں نے اپنی پوری زندگی علم کی خدمت، نسلِ نو کی تربیت، دین کی تبلیغ اور ادب کی آبیاری میں صرف کردی۔ ایسی شخصیات کا تذکرہ محض ایک فرد کا تذکرہ نہیں ہوتا بلکہ ایک پورے علمی وتہذیبی عہد کی تاریخ سامنے آجاتی ہے۔ حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید محمد سیادت نقویؒ بھی انہی باوقار اور علمی شخصیات میں شمار ہوتے ہیں جنھوں نے دینی علوم کے ساتھ ساتھ اردو زبان و ادب کے میدان میں بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔

مولانا سید محمد سیادت نقویؒ کا تعلق تاریخی اور علمی شہر امروہہ سے تھا۔ وہ ایک طرف دینی علوم کے عالم، خطیب اور امامِ جمعہ کی حیثیت سے معروف تھے تو دوسری طرف اردو زبان وادب کے استاد اور محقق بھی تھے۔ ان کی شخصیت میں مذہبی وقار، علمی گہرائی، ادبی ذوق اور تدریسی صلاحیت کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ یہی جامعیت ان کی شخصیت کو اپنے معاصرین میں ممتاز بناتی ہے۔

ان کا نام امام جمعہ امروہہ کی حیثیت سے بھی احترام کے ساتھ لیا جاتا رہا۔ اس کے علاوہ وہ ہندو کالج امروہہ کے شعبۂ اردو کے صدر رہے اور طویل عرصے تک علمی و ادبی خدمات انجام دیتے رہے۔ ان کی زندگی اس حقیقت کی روشن مثال ہے کہ دینی علم اور عصری تعلیم ایک دوسرے کے مخالف نہیں بلکہ دونوں مل کر ایک متوازن اور باکردار شخصیت تشکیل دے سکتے ہیں۔

ولادت اور ابتدائی زندگی

مولانا سید محمد سیادت نقویؒ کی ولادت 6 نومبر 1942ء کو امروہہ میں ہوئی۔ ان کا تعلق ایک علمی اور دینی خانوادے سے تھا۔ ان کے والد بزرگوار مولانا سید محمد عبادت حکیم تھے۔ ایسے ماحول میں پرورش پانے کی وجہ سے دینی علوم، مذہبی اقدار، اخلاق وکردار اور علمی ذوق ان کی شخصیت کا حصہ بنتے گئے۔

امروہہ ہندوستان کا ایک معروف علمی و ادبی مرکز رہا ہے۔ اس شہر نے مختلف ادوار میں علماء، شعراء، ادباء اور اہلِ قلم پیدا کیے۔ مولانا سیادت نقویؒ کو بھی اسی علمی ماحول سے فیض حاصل ہوا۔ ان کی ابتدائی زندگی ہی سے علم حاصل کرنے کا شوق نمایاں تھا، جس نے آگے چل کر انہیں دینی اور عصری دونوں میدانوں میں بلند مقام عطا کیا۔

ان کی شخصیت میں مذہبی تربیت کے ساتھ زبان وادب کا ذوق بھی پروان چڑھا۔ یہی وجہ ہے کہ بعد میں انہوں نے اردو ادب کو اپنی تدریسی اور تحقیقی سرگرمیوں کا اہم میدان بنایا اور ساتھ ہی دینی خدمات کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔

دینی تعلیم اور علمی تربیت

مولانا سید محمد سیادت نقویؒ نے دینی تعلیم کے حصول کے لیے مدارسِ دینیہ سے استفادہ کیا اور عالم وفاضل کے امتحانات کامیابی کے ساتھ پاس کیے۔ دینی تعلیم نے ان کی شخصیت کو علمی بنیاد فراہم کی اور قرآن وحدیث، فقہ، اسلامی نظریات اور مذہبی فکر سے ان کا تعلق مضبوط کیا۔

ان کی علمی شخصیت کا ایک اہم پہلو یہ تھا کہ انہوں نے دینی علوم کو محض کتابی معلومات تک محدود نہیں رکھا بلکہ انہیں عملی زندگی اور معاشرتی مسائل کے ساتھ جوڑ کر دیکھا۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی گفتگو اور خطابت میں دینی بصیرت کے ساتھ ساتھ زندگی کے مختلف پہلوؤں کا شعور بھی دکھائی دیتا تھا۔

ان کی علمی تربیت نے انہیں ایک ایسے عالم کی حیثیت دی جو مذہب کے بنیادی تصورات کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ جدید تعلیمی ماحول اور عصری علمی تقاضوں سے بھی واقف تھا۔ یہ خصوصیت ان کی بعد کی تدریسی زندگی میں خاص طور پر نمایاں ہوئی

اعلیٰ تعلیم اور اردو ادب سے وابستگی

مولانا سید محمد سیادت نقویؒ نے دینی تعلیم کے بعد عصری تعلیم کی طرف بھی توجہ دی۔ انہوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے اردو میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ اردو زبان وادب کے ساتھ ان کی گہری وابستگی نے ان کے علمی سفر کو ایک نئی سمت عطا کی۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی برصغیر میں جدید تعلیم، تحقیق اور زبان و ادب کا ایک اہم مرکز رہی ہے۔ ایسے ادارے سے وابستگی نے مولانا سیادت نقویؒ کے علمی افق کو مزید وسیع کیا۔ انہوں نے اردو کو صرف اظہار کا وسیلہ نہیں سمجھا بلکہ اسے تہذیب، تاریخ، فکر اور انسانی جذبات کی ترجمان زبان کے طور پر دیکھا۔

ان کا اردو ادب سے تعلق محض تدریس تک محدود نہیں تھا بلکہ وہ اردو کی علمی اور تحقیقی روایت سے بھی گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ ان کی تحریروں اور مطالعات میں دینی فکر، اسلامی تہذیب، اخلاقی اقدار اور معاشرتی شعور کے عناصر نمایاں نظر آتے ہیں۔

ان کے علمی سفر کا ایک اہم پہلو یہ بھی تھا کہ انہوں نے مذہبی علوم اور اردو ادب کے درمیان ایک فکری رشتہ قائم کیا۔ اس طرح ان کی شخصیت ایک ایسے عالم اور استاد کی حیثیت سے سامنے آئی جس کے پاس مدرسے کی علمی روایت بھی تھی اور جدید یونیورسٹی کی تحقیقی بصیرت بھی۔

ہندو کالج امروہہ میں تدریسی خدمات

مولانا سید محمد سیادت نقویؒ کی علمی زندگی کا ایک نمایاں باب ہندو کالج امروہہ سے وابستہ ہے۔ وہ اس ادارے میں اردو کے استاد رہے اور بعد میں شعبۂ اردو کے صدر کے منصب پر فائز ہوئے۔

یہ ذمہ داری ان کے علمی مقام اور تدریسی صلاحیت کا اعتراف تھی۔ ایک استاد کا کام صرف کتاب پڑھانا نہیں ہوتا بلکہ طلبہ کے اندر علم کی جستجو، زبان کا ذوق، تنقیدی شعور اور شخصیت کی تعمیر پیدا کرنا بھی ہوتا ہے۔ مولانا سیادت نقویؒ نے اسی تصور کے تحت تدریس کو ایک مقدس ذمہ داری سمجھا۔

ایک استاد کی اصل میراث اس کی عمارت یا عہدہ نہیں بلکہ اس کے شاگرد ہوتے ہیں۔ مولانا سیادت نقویؒ نے بھی اپنے پیچھے ایسے متعدد شاگرد چھوڑے جنھوں نے مختلف شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ اس اعتبار سے ان کی تدریسی زندگی ایک مستقل علمی سرمایہ ہے۔

علم وتحقیق سے گہری وابستگی

مولانا سید محمد سیادت نقویؒ کا مزاج تحقیقی تھا۔ وہ مطالعہ، تحقیق اور علمی گفتگو کو اہمیت دیتے تھے۔ ان کے یہاں دینی مسائل کو محض روایتی انداز میں بیان کرنے کے بجائے ان کے فکری اور تاریخی پس منظر کو سمجھنے کا رجحان بھی موجود تھا۔

ان کی علمی دلچسپیوں میں اسلامی فکر، مذہبی تصورات، تہذیب، معاشرت، اردو ادب اور مختلف علمی موضوعات شامل تھے۔ یہی جامع مطالعہ ان کی شخصیت کو ایک عام مقرر یا مدرس کے بجائے ایک صاحبِ علم محقق کے طور پر نمایاں کرتا ہے۔

ان کے بارے میں دستیاب تعارف میں یہ بھی ذکر ہے کہ ان کی نگرانی میں تقریباً بیس ریسرچ اسکالرز نے تحقیقی مقالے مکمل کیے۔ اگر ایک استاد کے علمی اثر کو اس کے زیرِ تربیت محققین کی تعداد اور ان کے تحقیقی سفر سے جانچا جائے تو یہ ان کی علمی خدمات کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

تحقیق کا میدان صبر، مطالعہ، جستجو اور مسلسل محنت کا تقاضا کرتا ہے۔ مولانا سیادت نقویؒ نے اس میدان میں طلبہ اور محققین کی رہنمائی کی اور انہیں علمی تحقیق کے اصولوں سے روشناس کرایا۔ یہ خدمت کسی بھی استاد کی زندگی کا اہم سرمایہ سمجھی جاتی ہے۔

امام جمعہ امروہہ کی حیثیت سے خدمات

مولانا سید محمد سیادت نقویؒ کی شخصیت کا دوسرا اہم پہلو ان کی دینی اور مذہبی خدمات تھیں۔ وہ امام جمعہ امروہہ کے منصب پر فائز رہے۔ امام جمعہ کی ذمہ داری صرف نماز کی امامت تک محدود نہیں ہوتی بلکہ اس کے ساتھ دینی رہنمائی، اخلاقی تربیت، معاشرتی اصلاح اور لوگوں کی مذہبی رہنمائی بھی وابستہ ہوتی ہے۔

ان کی دینی گفتگو میں علمی استدلال اور اخلاقی پیغام دونوں شامل ہوتے تھے۔ وہ دین کو انسانی زندگی کی تعمیر اور معاشرے کی اصلاح کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ ان کی خطابت میں قرآن ودین کی تعلیمات کے ساتھ انسانی ہمدردی، اخلاق، انصاف اور معاشرتی ذمہ داری جیسے موضوعات بھی جگہ پاتے تھے۔

اسلامی فکر اور معاشرتی شعور

مولانا سیادت نقویؒ کے فکری مزاج میں اسلامی تعلیمات کی بنیادی روح نمایاں تھی۔ وہ اسلام کو محض چند عبادات کا مجموعہ نہیں سمجھتے تھے بلکہ اسے ایک مکمل اخلاقی، سماجی اور تہذیبی نظام کے طور پر دیکھتے تھے۔

ان کے علمی مباحث میں اسلام، اشتراکیت اور سرمایہ داری، نظامِ مملکت، تصورِ ریاست، قرآنی آیات اور معاشرتی و تہذیبی موضوعات کا ذکر ملتا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا مطالعہ صرف مذہبی کتابوں تک محدود نہیں تھا بلکہ وہ اپنے عہد کے اہم فکری اور سماجی سوالات پر بھی غور کرتے تھے۔

یہی چیز ایک عالم اور دانشور میں فرق پیدا کرتی ہے۔ عالم جب اپنے زمانے کے سوالات کو سمجھتا ہے اور مذہبی اصولوں کی روشنی میں ان پر غور کرتا ہے تو اس کی علمی گفتگو معاشرے کے لیے زیادہ مفید ہوجاتی ہے۔ مولانا سیادت نقویؒ کی شخصیت میں یہ پہلو نمایاں تھا۔

ان کے نزدیک اسلام انسانی زندگی کے تمام اہم شعبوں میں اخلاقی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ معاشی نظام ہو، سیاسی نظم ہو، معاشرتی تعلقات ہوں یا انسانی اخلاق، اسلامی تعلیمات انسان کو عدل، دیانت، ذمہ داری اور انسانی احترام کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔

دین اور ادب کا حسین امتزاج

مولانا سید محمد سیادت نقویؒ کی شخصیت کا سب سے دلکش پہلو شاید یہی تھا کہ ان کے اندر دین اور ادب دونوں ساتھ ساتھ موجود تھے۔ ایک طرف وہ اسلامی علوم سے گہرا تعلق رکھتے تھے اور دوسری طرف اردو زبان وادب کے استاد اور محقق تھے۔

اردو ادب نے انہیں زبان کی لطافت، بیان کی خوب صورتی اور انسانی جذبات کی گہرائی کو سمجھنے کا موقع دیا، جبکہ دینی علوم نے انہیں فکر کی پختگی، اخلاقی شعور اور روحانی بصیرت عطا کی۔ دونوں کا امتزاج ان کی شخصیت میں ایک متوازن علمی مزاج پیدا کرتا تھا۔

ان کی زندگی اس بات کی مثال ہے کہ مذہبی علم اور ادبی ذوق ایک دوسرے سے جدا نہیں۔ اردو زبان نے برصغیر میں اسلامی تہذیب، مذہبی فکر اور اخلاقی اقدار کی ترجمانی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مولانا سیادت نقویؒ نے اسی روایت کو آگے بڑھانے میں اپنا حصہ ادا کیا۔

ایک ہمہ جہت علمی شخصیت

مولانا سید محمد سیادت نقویؒ کو صرف ایک مدرس، صرف ایک عالم، صرف ایک خطیب یا صرف ایک ادیب کے طور پر دیکھنا ان کی جامع شخصیت کو محدود کرنا ہوگا۔ وہ بیک وقت عالمِ دین، استاد، محقق، ادیب، خطیب اور امام جمعہ تھے۔

ان کی زندگی میں مختلف علمی اداروں اور مذہبی مراکز کا امتزاج دکھائی دیتا ہے۔ دینی مدرسے سے حاصل ہونے والی علمی بنیاد، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے حاصل ہونے والی عصری وادبی تعلیم، ہندو کالج امروہہ کی طویل تدریسی خدمات اور مسجدِ اشرف امروہہ کی دینی ذمہ داری یہ سب مل کر ان کی شخصیت کا ایک مکمل خاکہ پیش کرتے ہیں۔

ان کی زندگی اس بات کی بھی مثال ہے کہ ایک شخص اگر علم کو اپنا مقصد بنالے تو وہ مختلف میدانوں میں خدمت انجام دے سکتا ہے۔ انہوں نے تعلیم کو عبادت سمجھا اور تدریس کو اپنی زندگی کا اہم فریضہ بنایا

شاگردوں اور آنے والی نسلوں کے لیے پیغام

مولانا سیادت نقویؒ کی زندگی آج کے طلبہ، اساتذہ اور اہلِ علم کے لیے بھی کئی اہم پیغامات رکھتی ہے۔ سب سے پہلا پیغام علم کے ساتھ اخلاص کا ہے۔ علم اس وقت معاشرے کے لیے مفید بنتا ہے جب اس کے ساتھ خدمت کا جذبہ موجود ہو۔

دوسرا پیغام یہ ہے کہ دینی اور عصری علوم کے درمیان غیر ضروری فاصلے پیدا نہیں کیے جانے چاہئیں۔ ایک انسان دینی علوم کا طالب علم ہوتے ہوئے جدید یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرسکتا ہے اور یونیورسٹی کا استاد ہوتے ہوئے دینی رہنمائی بھی کرسکتا ہے۔

تیسرا پیغام تحقیق اور مطالعے کا ہے۔ علم ایک مسلسل سفر ہے۔ ایک استاد کی ذمہ داری صرف اپنا علم منتقل کرنا نہیں بلکہ طلبہ میں سوال کرنے، تحقیق کرنے اور حقیقت تک پہنچنے کی جستجو پیدا کرنا بھی ہے۔

قلمی آثار وعلمی سرمایۂ حیات

مولانا سید محمد سیادت نقوی کی شخصیت کا ایک نہایت روشن اور تابناک پہلو ان کی قلمی وتحقیقی خدمات ہے۔ وہ صرف عالمِ دین، خطیب اور استاد ہی نہیں تھے بلکہ اردو ادب، اسلامی فکر، مرثیہ نگاری اور تنقید وتحقیق کے میدان میں بھی گہری بصیرت رکھتے تھے۔ ان کی تصانیف کے موضوعات کا تنوع اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ ان کا مطالعہ محض ایک شعبے تک محدود نہیں تھا، بلکہ مذہب، فلسفہ، معیشت، اردو ادب، شاعری اور مرثیہ جیسے مختلف علمی میدان ان کی فکر کا حصہ تھے۔ دستیاب سوانحی معلومات کے مطابق ان کی پی ایچ ڈی بھی ”علی نظر: حیات وشاعری“ کے موضوع پر تھی۔

ان کے نمایاں قلمی آثار میں سب سے پہلے ”علی نظر: حیات وشاعری“ کا ذکر آتا ہے۔ یہ محض ایک ادبی شخصیت کا تعارف نہیں بلکہ شاعر کے حالات، فکر، فن اور شعری خصوصیات کا تحقیقی مطالعہ ہے۔ اس تصنیف سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا سیادت کو اردو شاعری کے تاریخی وفنی پہلوؤں سے کس قدر گہری دلچسپی تھی۔ ریختہ کے کتابی ریکارڈ میں بھی یہ کتاب محمد سیادت نقوی کی تصنیف کے طور پر درج ہے۔

اسی علمی سلسلے کی ایک اہم کڑی ”اسالیبِ دعا: قرآنی آیات کے تناظر میں“ ہے۔ دعا اسلامی تہذیب وروحانیت کا ایک بنیادی موضوع ہے، اور مولانا سیادت نے اس موضوع کو محض مذہبی جذبات کی سطح پر نہیں بلکہ علمی اور فکری زاویے سے دیکھا۔ قرآن کریم میں دعا کے مختلف اسالیب، انسانی ضرورت، خدا سے تعلق اور روحانی تربیت جیسے پہلو اس موضوع کو خاص معنویت عطا کرتے ہیں۔ ان کی یہ کاوش ان کے دینی مطالعے اور قرآنی فکر سے گہری وابستگی کی عکاس ہے۔

ان کی فکری وسعت کا ایک اور نمایاں ثبوت ”اسلام اور مارکسزم“ ہے، جسے بعض دستیاب حوالوں میں ”اسلام، اشتراکیت اور سرمایہ داری“ کے عنوان سے بھی درج کیا گیا ہے۔ اس موضوع کا انتخاب ہی اس بات کی علامت ہے کہ مولانا سیادت عصرِ حاضر کے معاشی وسیاسی افکار اور اسلامی نظریۂ حیات کے باہمی تعلق کو سمجھنے میں دلچسپی رکھتے تھے۔ انہوں نے اسلامی فکر کو جدید نظریات کے تناظر میں زیرِ بحث لانے کی کوشش کی۔

”فرہنگِ مراثیِ دبیر“ ان کی مرثیہ شناسی اور اردو کے کلاسیکی شعری سرمائے سے گہری واقفیت کی ایک اہم مثال ہے۔ مرثیہ اردو ادب کی ایک منفرد اور وسیع صنف ہے جس میں مذہبی جذبات کے ساتھ زبان، بیان، تشبیہ، استعارات، تلمیحات اور تاریخی وتہذیبی عناصر کی کثرت پائی جاتی ہے۔ ایسے ادب کی فرہنگ مرتب کرنا نہ صرف لغوی صلاحیت بلکہ وسیع مطالعے اور تحقیق کا تقاضا کرتا ہے۔ ان کی یہ تصنیف مرثیہ فہمی کے لیے ایک قابلِ قدر علمی خدمت کی حیثیت رکھتی ہے۔

”نسیم امروہوی: ایک تعارف“ بھی مولانا سیادت کی ادبی ترجیحات کا نمایاں ثبوت ہے۔ نسیم امروہوی جدید اردو مرثیے کے اہم ناموں میں شمار ہوتے ہیں، اور مولانا سیادت نے ان کی شخصیت اور ادبی خدمات کو تحقیق وتنقید کی روشنی میں پیش کیا۔ اس کتاب پر انہیں اتر پردیش اردو اکادمی کا ایوارڈ بھی حاصل ہوا، جو ان کی ادبی کاوش کی قدر ومنزلت کا ایک اہم اعتراف ہے۔

اسی طرح ”اردو مرثیہ کا ارتقائی سفر“ کے ذریعے انہوں نے اردو مرثیے کی تاریخی پیش رفت اور اس کے مختلف ادوار کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی۔ مرثیہ نگاری کی روایت، اس کے اسلوبیاتی تغیرات اور بدلتے ہوئے ادبی رجحانات کا مطالعہ اردو ادب کی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ مولانا سیادت کا مرثیے کے مختلف پہلوؤں پر مسلسل قلم اٹھانا اس بات کی دلیل ہے کہ رثائی ادب ان کے علمی مزاج کا محض ایک جز نہیں بلکہ ایک مستقل تحقیقی میدان تھا۔

”گفتۂ غالب“ ان کی تنقیدی وتحقیقی صلاحیت کا ایک اور اہم نمونہ ہے۔ غالب کی شاعری کو سمجھنا محض اشعار کی تشریح کا نام نہیں؛ اس کے لیے زبان، فلسفہ، تہذیب، فکر اور شعری اسلوب کا گہرا مطالعہ ضروری ہے۔ مولانا سیادت نے غالب کے کلام کو تحقیقی وتنقیدی نگاہ سے دیکھنے کی کوشش کی۔ ریختہ کے ریکارڈ میں ”گفتۂ غالب“ محمد سیادت نقوی کی 1994ء کی تحقیقی وتنقیدی کتاب کے طور پر درج ہے۔

ان کے قلمی سرمایے میں ”نظریۂ اقتصاد“ بھی خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ معاشیات جیسے نسبتاً پیچیدہ موضوع کو اسلامی فکری پس منظر میں دیکھنا ان کی وسیع علمی دلچسپی کا مظہر ہے۔ اس کے علاوہ نظامِ ملکیت کا تصور اور اسلامی معاشرت وعدل سے متعلق ان کی تحریریں بھی ان کے فکری مطالعے کی وسعت کو ظاہر کرتی ہیں۔ دستیاب حوالوں میں ”اسلامی نظریۂ عدالت“ بھی ان کی اہم تصانیف میں شامل ہے، جس میں اسلامی نظامِ عدل اور بالخصوص نہج البلاغہ سے وابستہ فکری پہلوؤں کو موضوع بنایا گیا۔

ان تمام کتابوں کو یکجا کرکے دیکھا جائے تو مولانا سید محمد سیادت نقوی کا قلم ایک ایسے علمی پل کی حیثیت اختیار کرتا نظر آتا ہے جو دینی علوم کو اردو ادب، جدید فکری مباحث، معاشیات اور تنقید وتحقیق سے جوڑتا ہے۔ ان کے یہاں مذہب اور ادب ایک دوسرے سے جدا نہیں بلکہ انسانی فکر کے دو باہم مربوط پہلو ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے علمی آثار میں ایک طرف قرآن، دعا، عدل اور اسلامی فکر کے موضوعات ملتے ہیں تو دوسری طرف غالب، علی نظر، نسیم امروہوی اور دبیر جیسے ادبی موضوعات بھی پوری آب وتاب کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔

ان کی تصانیف کی یہ فہرست ان کے علمی سفر کا صرف ایک حصہ ہے۔ ان کے متعدد مقالات، تحقیقی مضامین اور علمی تحریریں بھی ان کے قلمی سرمایہ میں شامل ہیں۔ 1964ء کے رسالہ برہان کے ایک شمارے میں بھی ”اسلام میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اہمیت“ کے عنوان سے جناب مولوی سید محمد سیادت کی تحریر درج ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی قلمی سرگرمیاں کئی دہائیوں پر محیط تھیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مولانا سید محمد سیادت نقوی کی علمی میراث کو صرف کتابوں کی تعداد سے نہیں ناپا جاسکتا۔ ان کی اصل میراث فکر کی وسعت، تحقیق کا ذوق، علم کی جستجو، ادب سے وابستگی اور نئی نسل کی علمی تربیت ہے۔ ان کے شاگرد، ان کی تصانیف اور ان کے تحقیقی مقالات آنے والی نسلوں کے لیے ان کی یاد کو زندہ رکھنے کا ذریعہ رہیں گے۔ ان کے انتقال کے بعد علمی وادبی حلقوں نے بھی ان کی تصانیف اور شاگردوں کو ان کی دیرپا علمی میراث قرار دیا ہے۔

ایسے اہلِ علم دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں، مگر ان کی علمی خدمات، ان کے شاگرد، ان کی تحریریں، ان کی گفتگو اور ان کی تربیت یافتہ نسلیں انہیں زندہ رکھتی ہیں۔ انسان کی اصل زندگی اس کے سانسوں کی تعداد نہیں بلکہ اس کے چھوڑے ہوئے علمی اور اخلاقی اثرات سے پہچانی جاتی ہے۔

مولانا سید محمد سیادت نقویؒ نے علم و ادب اور دین و تدریس کے میدان میں جو خدمات انجام دیں، وہ یقیناً قابلِ قدر ہیں۔ ان کا تذکرہ آنے والی نسلوں کو اس بات کی ترغیب دیتا رہے گا کہ علم حاصل کیا جائے، علم پھیلایا جائے، تحقیق کی جائے، ادب سے محبت کی جائے اور دین وانسانیت کی خدمت کو زندگی کا مقصد بنایا جائے۔

اللہ تعالیٰ مولانا سید محمد سیادت نقویؒ کی علمی ودینی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے علمی آثار کو ان کے لیے صدقۂ جاریہ قرار دے۔

چیرمین، شعبۂ دینیات شیعہ
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

غروبِ آفتاب

حسین قریشی

جاڑے کے دن تھے۔ سردی سے پورا ماحول سکڑا ہوا تھا۔ دن چھوٹے اور راتیں لمبی تھی۔ کہیں بارش کے آثار تو کہیں برف باری کی خبریں سماعتوں کے حوالے ہو رہی تھی۔ رات کے نو بجنے کو ہے۔”اب تک مریم گھر نہیں لوٹی۔ یوسف میاں نے گھر میں ٹہلتے ہوئے تیز آواز سے فکر مندانہ انداز میں کہا۔ انکی فکر اور زیادہ اس لئے بھی بڑھ رہی تھی کہ ”شہر میں
ہفتے کے دو دن لوڈ شیڈنگ ہوتا تھا۔ آج رات لوڈ شیڈنگ کا وقت تھا۔ یوسف روز اخبار بینی کرتے تھے۔ اس لئے انھیں حالاتِ حاضرہ کی تفصیلی معلومات رہتی تھی۔

بیگم ہاجرہ باورچی خانے سے باہر آئی اور سہمی سہمی آواز میں کہنے لگی۔ مریم کا فون آیا تھا۔ اسنے کہا”گھر لوٹنے میں تاخیر ہوگی۔ آج باس نے تمام ملازمین کے لئے چھوٹی پارٹی رکھی ہے۔” کیا ------ کہا ؟ پارٹی اب رات --------رات --- بھر پارٹیوں میں گزارے گی کیا؟ اسے گھر کی عزت کا خیال ہی نہیں رہا۔ کیا اعلیٰ تعلیم وتربیت کا یہی ماحصل ہے؟

دیکھو ہاجرہ --- اب بھی وقت ہے سمجھ جاؤں۔ میں پہلے سے کہہ رہا ہوں۔ جوان بیٹی کو نوکری کے لئے بھیجنا ٹھیک نہیں ہے۔ اس پر ایسے پست و چست لباس زیب تن کرنا غیر مناسب ہے۔ ایسے کپڑے بدنگاہی کی کشش بنتے ہیں۔ دیر رات تک گھر سے باہر رہنا مشکل پیدا کرسکتا ہے۔ لیکن تمھیں تو وقت کے ساتھ چلنا ہے۔ تم فیشن کو ترقی سمجھتی ہو۔ موجودہ ماحول ابر آلود ہوتا جارہا ہے۔ اکثر لڑکیوں کی عصمت کو زرران فحش پارٹیوں کی بدولت ہوتا ہے۔ رات کے وقت مجنو آوارہ کُتوں کی طرح زندہ ہڈیاں تلاشتے پھرتے ہیں۔

یہ دیکھو---------- آج کے اخبار ---- کی خبر، اپنے ہی شہر کی ہے۔” چار بدمعاشوں نے معصوم کی عصمت دری کی” دیر رات لڑکی باہر ہسپتال کے کام سے جارہی تھی۔ اس کے ساتھ اسکا چھوٹا بھائی بھی تھا۔ بدمعاشوں نے اسکے بھائی کو زخمی کیا۔ اور بے چاری کمسن بچّی کی آبرو کو تار تار کردیا۔ دیکھو----------لو ------ پڑھو اسے--------------------

شہر کے حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ خاص طور سے دیر رات کا وقت!!!!!!!....... مغرب کی تقلید کرنے میں ------ اچھے اچھے ---- تعلیم یافتہ لوگ بھی اندھے ہو گئے ہیں۔ بعد کا پچھتانا بے سود و بے معنی ہوتا ہے۔ خون کے آنسوں رونے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ ہم اہلِ علم ہے۔ ہمیں سوچ کر کام کرنا چاہیے۔ نہ کہ کرنے کے بعد -------- سوچنا----------”

ہاجرہ نے کہا” اپنی بیٹی ایسی نہیں ہے۔ وہ کافی سمجھدار ہے۔ اور اس کے ساتھ ویشالی، ویشاکھا اور نازنین بھی ہیں۔ ویشاکھا کے والد تو پولس محکمے میں ہیں۔ انکا بہت رؤب ہے شہر میں ---------- وہ سب ملکر ساتھ آتے جاتے ہیں۔ مریم نے اتنی تعلیم حاصل کی ہے۔ اپنی بیٹی بہت ذہین و ہوشیار بھی ہے۔ تو کیا اسے میری طرح گھر میں بند کردو؟---------- بولو۔ تم نے مجھ پر اپنا رؤب جمایا ہے اور میں نے تمھاری خوشی کے لئے نوکری نہیں کی۔ ورنہ مجھے بھی بہت سے آفر تھے۔ وہ آرتی کو دیکھو وہ آج بھی اسی کمپنی میں نوکری کر رہی ہے۔ جسے میں نے چھوڑا تھا۔ آج وہ مینیجر بن گئی ہے اور تمھیں پتہ ہے اسکی تنخواہ کتنی ہے؟ پورے ساٹھ ہزار روپے ------- ساٹھ ہزار روپے---------- بیگم ہاجرہ کی تمام باتیں سنی اَن سنی کرتے ہوئے یوسف کی نظریں دروازے پر ٹکی ہوئی تھی۔ کیوں کہ یہ لیکچر اس کے لئے نیا نہیں تھا۔ ہفتوں مہینوں میں کسی نہ کسی وجہ سے دہرایا جاتا تھا۔ ہاجرہ بیگم نے کہا، تم جو خبر بتا رہے ہو------ نا! تو سنو وہ جاہل انپڑھ گوار، آوارہ، جوان سنڈے مسنڈے شراب پیتے اور بدنگاہی کرتے پھرتے ہیں۔ تم ٹینشن مت لو۔”مثبت سوچ رکھو۔ اپنی بیٹی کے بارے اچھا کہا کرو۔ اسکی مجھے بھی فکر رہتی ہے۔

کیا کہا تم نے کہ میں ٹینشن نہ لو! ------ یوسف غصہ میں تیز آواز میں کہنے لگا۔ تم، مریم کو فون لگاؤ --------- یہ وقت بحث کا نہیں ہے۔”میں نے اسے فون لگا تھا۔ پر ------ پر---------- اسکا فون ---- فون ---- بند آرہا ہے۔” ہاجرہ نے دھیمی نرم آواز میں کہا۔ دیکھا اب فون بھی بند کردیا۔ خدا جانے کیا ہوگا؟ یوسف کی پریشانی میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔ وہ سر پکڑ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ یوسف کا گلہ سوکھ رہا تھا۔ اس کا چہرہ سردی سے کم اور بیٹی کی فکر سے زیادہ سرد پڑ رہا تھا۔

اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔ یوسف نے دوڑتے ہوئے دروازہ کھولا۔ دیکھا سامنے نازنین اور مریم تھے---------- وہ دونوں گھبرائے ہوئے، کپکپا رہے تھے۔ دونوں کے چہرے پسینے سے شرابور نظر آرہے تھے۔ والدین نے یک آواز میں پوچھا کیا ہوا؟ تم اتنے سہمے اور ڈرے ہوئے کیوں ہو؟ نازنین نے کہا انٹی وہ--- وہ ------ تین بائیک ---------- سوار لوفر ---------- لڑکے ہمارا ---------- پیچھا کر رہے تھے۔ بازو والے محلے کی لائن بند تھی۔ ہم اپنی گاڑی پر آہستہ آہستہ آرہے تھے۔ مریم کو شک ہوگیا تھا کہ وہ بدمعاش پیچھا کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم نے گاڑی تیز کردی۔ وہ بھی پیچھے تیزی سے آئے--- مریم نے بات کاٹتی آور امی کے گلے لگ گئی اور روتے ہوئے بولی امی جان ، ---------- امی جان ---------------
ایک لڑکے ------- نے میرا ------- ہاتھ کھینچنے -------- کی کوشش کی۔ وہ روئے جارہی تھی۔

ماں نے مریم کو سنبھالتے ہوئے صوفے پر بیٹھایا۔ فوراً پانی لاکر دیا۔ ویشاکھا کہاں ہے؟ ہاجرہ کے پوچھنے پر نازنین نے کہا” وہ آج دوپہر میں گھر چلی گئی تھی۔ اسکے والد لینے آئے تھے۔ نازنین کے والد کو اسلم نے فون لگایا اور بیٹی کی خیریت کی خبر دی۔ تھوڑی دیر بعد اسکا بھائی نازنین کو لینے آیا۔ مریم بہت گھبرائی ہوئی تھی۔ اسے ہاجرہ کمرے میں لے گئی۔ اسلم میاں نے غصے سے ہاجرہ کو دیکھا اور تلخ لہجے میں کہا، دیکھ ---------- تیری ”مغربیت کی فیشن پرستی” کی ترقی؟ ہاجرہ خاموش نظریں جھکائے ---------- شرمندگی کے عالم میں کمرے کے اندر چلی گئی۔

بلڈانہ مہاراشٹر

عروض وادب کا معتبر نام

پنڈت ہنومان پرشاد شرما عاجزؔ ماتوی

اختر جمال عثمانی۔ بارہ بنکی

پنڈت ہنومان پرشاد شرما ”عاجزؔ ماتوی“ کا آبائی وطن ضلع بارہ بنکی صوبۂ اتر پردیش کا چھوٹا سا قصبہ ”ماتی“ ہے۔ اسی نسبت سے وہ ماتوی کہلائے۔ اس قصبے میں پنڈت رام دیال کے گھر 12/نومبر 1931 کو انکی ولادت ہوئی، نام ہنومان پرشاد رکھا گیا، انہیں پنڈت ہنومان پرشاد شرما کو بعد میں دنیائے ادب نے عاجزؔ ماتوی کے نام سے جانا۔ عاجزؔ ماتوی محض ایک شاعر نہیں تھے بلکہ اردو زبان، عروض، قواعد اور لکھنوی تہذیب کے ایسے نمائندہ تھے جن کی شخصیت میں پنڈت دیا شنکر نسیم سے لے کر فراق گورکھپوری تک کی ادبی روایت کے کئی رنگ یکجا نظر آتے تھے۔ ان کی تعلیم کا آغاز بھی اس ماحول میں ہوا جہاں اردو اور فارسی کو عزت و وقار کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ یعنی تعلیم کی ابتدا مدرسے سے ہوئی، اولین استاذ مولوی غلام حسین صاحب تھے جو کہ خود ایک کہنہ مشق شاعر تھے، گھر سے لیکر اسکول تک اردو، فارسی کا دور دورہ تھا۔ آگے چل کر مڈل اسکول سرسوندی میں مولوی زوار حسین صاحب اور منشی سوامی دیال فتحپوری صاحب سے تعلیم حاصل کی غرض ابتدا سے ہی اردو اور فارسی سے وابستگی رہی۔ یوں بچپن ہی سے زبان وادب سے جو رشتہ قائم ہوا وہ وقت کے ساتھ کمزور ہونے کے بجائے مزید مضبوط ہوتا چلا گیا۔ لکھنؤ سے انٹرمیڈیٹ کرنے کے بعد کچھ خانگی حالات ایسے رہے، جنہوں نے اعلیٰ تعلیم کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کردیں اور انہیں مزید تعلیم کے بجائے روڈویز کی ملازمت اختیار کرنا پڑی۔ لیکن قدرت نے ان کے لئے کوئی اور راستہ متعین کرر کھا تھا، یہیں سے قسمت نے یاوری کی۔ ملازمت کے دوران ان کی ملاقات مرزا صادق حسین شہید لکھنوی سے ہوئی۔ یہی ملاقات ان کی ادبی زندگی میں ایک اہم موڑ ثابت ہوئی۔ مرزا صادق حسین نے انہیں خانوادہ انیس کے ایک منفرد اور ممتاز فرد، سید سجاد حسین شدید لکھنوی تک پہنچایا۔ شدیدؔ لکھنوی کی شاگردی نے عاجزؔ ماتوی کی شاعری کو وہ سمت عطا کی جس نے آگے چل کر انہیں علمِ عروض اور فنِ شعر کا ایک معتبر نام بنادیا۔ خود عاجز صاحب رقم طراز ہیں۔

”شدید صاحب کے حلقہء تلامذہ میں شامل ہوکر میری شاعری کو انتہائی درجہ فروغ حاصل ہوا اور عروض وقوائد کا ایسا چسکا لگا کہ میں فن شاعری کے متعلق کتابیں تلاش کرنے اور انکا مطالعہ کرنے میں اپنا خاصہ وقت صرف کرنے لگا۔“

مطالعے کا یہ شوق دراصل ایک عمر کی ریاضت میں تبدیل ہوگیا۔ شدیدؔ صاحب سے وابستگی کے بعد عاجزؔ ماتوی کا لکھنؤ سے تعلق محض آمد ورفت یا مشاعروں میں شرکت تک محدود نہیں رہا بلکہ لکھنؤ ان کی زندگی، فکر، زبان اور مزاج کا حصہ بنتا چلا گیا۔

(جاری)

عاآپ کی قومی ترجمان پرینکا ککڑ سمیت 3 رہنماؤں نے تھاما کانگریس کا ہاتھ

دہلی، یوپی کے کئی کونسلرز اور دیگر رہنماؤں نے بھی اختیار کی کانگریس کی رکنیت، کانگریس ہی جمہوریت اور آئین کے تحفظ کی جدوجہد کر رہی ہے: گوتم

نئی دہلی، (ایجنسی) عام آدمی پارٹی کی سابق چیف قومی ترجمان اور سپریم کورٹ کی سینئر ایڈوکیٹ پرینکا ککڑ، اتر پردیش کے سابق ایم ایل اے اور سابق وزیر شیام سندر شرما، سینئر صحافی رجت راکیش ٹنڈن اور اتر پردیش کے سابق میونسپل بورڈ کے چیئرمین حاجی ریحان خان سمیت کئی کونسلرز اور دیگر رہنما ہفتہ کے روز کانگریس میں شامل ہو گئے۔ کانگریس کے اتر پردیش کے انچارج راجندر پال گوتم، جموں و کشمیر اور لداخ کے انچارج ناصر حسین، ورکنگ کمیٹی کے رکن راجیو شکلا، کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ پون کھیڑا اور دہلی پردیش کانگریس کے صدر دیویندر یادو نے ہفتہ کے روز یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں منعقدہ پریس کانفرنس کے دوران ان رہنماؤں کو پٹا پہنا کر کانگریس کی رکنیت دلائی اور ان کا استقبال کیا۔

راجیہ سبھا رکن نصیر حسین نے کہا کہ ''آج لداخ سے کنیا کماری تک لوگ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کی قیادت پر اعتماد کرتے ہوئے کانگریس پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں

مسٹر گوتم نے تمام رہنماؤں کا کانگریس میں استقبال کرتے ہوئے بی جے پی پر نشانہ لگایا اور کہا کہ بی جے پی ایک آمریت پسند پارٹی ہے اور اس کا جمہوریت اور آئین پر کوئی اعتماد نہیں ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی عوام کے مسائل پر بات کرنے کے بجائے صرف نفرت کی سیاست کرتی ہے۔ یہ حکومت دھرنا دینے پر روک لگا دیتی ہے جبکہ اس کا حق آئین دیتا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا ملک میں غیر اعلانیہ ایمرجنسی ہے؟ بی جے پی کے دورِ حکومت میں مظالم جاری ہیں اور اتر پردیش میں ذات پات کی بنیاد پر استحصال کیا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے بڑی تعداد میں دوسری پارٹیوں کے لوگ کانگریس میں شامل ہو رہے ہیں۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ ایسے حالات میں ملک کو امید کے طور پر صرف راہل گاندھی دکھائی دے رہے ہیں، جو جمہوریت اور آئین کو بچانے کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی ملک کی امید ہیں اور ان کی نظریات سے متاثر ہو کر بڑی تعداد میں لوگ پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں۔ کانگریس رہنماؤں نے کہا کہ لداخ سے کنیا کماری تک لوگ کانگریس صدر ملیکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں۔

ریاستی کانگریس کی اعلیٰ قیادت میں تبدیلی سے متعلق سوال پر مسٹر گوتم نے کہا کہ عہدے پر مدتِ کارپوری ہونے کے بعد پارٹی نے یہ عمل پورا کیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ریاستی صدر کو بدلنا ایک عام عمل کا حصہ ہے اور جلد ہی ریاست میں تنظیم کو مضبوط کرنے کے لیے مزید تبدیلیاں کی جائیں گی اور اس میں تمام طبقات کو مساوی مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ مسٹر شکلا نے کہا کہ آج بہت خوشی کا دن ہے۔ اتر پردیش کے بااثر رہنما مسٹر شرما آٹھ بار ایم ایل اے اور سابق وزیر رہ چکے ہیں۔ محترمہ پرینکا ککڑ اور مسٹر رجت راکیش ٹنڈن بھی کانگریس سے جڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان سب کے ساتھ آنے سے اتر پردیش اور ملک کی سیاست پر اثر پڑے گا۔ محترمہ ککڑ نے کانگریس کی رکنیت حاصل کرنے کے بعد کہا کہ وہ دہلی کو پھر سے سبز، صاف ستھرا، ترقی پسند اور محفوظ دیکھنا چاہتی ہیں، جیسی وہ ان کے بچپن کے دنوں میں تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہندستانی سیاست میں ایک دہائی سے زیادہ کے تجربے کے بعد ان کا یقین ہے کہ کانگریس ہی ایسا کر سکتی ہے۔ عام آدمی پارٹی چھوڑنے کی وجہ بتاتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ پارٹی نے عوام سے کہا تھا کہ وہ بنگلہ اور گاڑی نہیں لے گی، لیکن بعد میں ذاتی سفر کے لیے چاپر کا استعمال ہونے لگا۔ انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی ووٹ چوری کے خلاف لڑ رہے ہیں اور انہوں نے عوام کو بتایا ہے کہ ان کا ووٹ چرایا جا رہا ہے۔

مسٹر گوتم نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اپنی جنتا پارٹی کے رہنما اور اتر پردیش کے سابق وزیر سوامی پرساد موریہ نے ہفتہ کے روز کانگریس رہنما راہل گاندھی سے ملاقات کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر موریہ کی ملاقات ہوئی ہے اور فی الحال وہ اپنی پارٹی کو کانگریس میں ضم نہیں کر رہے ہیں، لیکن الیکشن کانگریس کے ساتھ مل کر لڑیں گے۔ مسٹر ٹنڈن نے کہا کہ ان کے خاندان کا کانگریس سے پرانا تعلق رہا ہے اور ان کی سوچ اور سمجھ کانگریس پارٹی کے ساتھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحافی کے طور پر طویل عرصے تک کانگریس کو کور کرنے کے دوران انہوں نے دیکھا کہ یہ ایسی پارٹی ہے، جس میں لوگوں کی بات سنی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کا نوجوان پریشان ہے اور سڑکوں پر ہے، لیکن اس کی سننے والا کوئی نہیں ہے۔ اگر کسی نے نوجوانوں کے لیے آواز اٹھائی ہے تو وہ راہل گاندھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کئی لوگ دب اور کئی لوگ چپ ہوئے، لیکن راہل گاندھی مضبوطی سے کھڑے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کانگریس میں شامل ہو رہے ہیں۔ مسٹر ٹنڈن مجاہدِ آزادی پرشوتم داس ٹنڈن کے خاندان سے ہیں اور دو دہائیوں سے زیادہ عرصے سے صحافت سے وابستہ رہے ہیں۔ اس موقع پر اتر پردیش کے بہرائچ سے حاجی ریحان خان، کونسلر سجن احمد، وشال کمار، سنیل کمار سمیت مختلف جماعتوں سے وابستہ کئی رہنماؤں اور ان کے حامیوں نے کانگریس کی رکنیت حاصل کی۔

2029 تک مدھیہ پردیش کو منشیات سے پاک کرنے کا ہدف

امت شاہ نے 255 کروڑ کے ڈیری پلانٹ کا سنگ بنیاد رکھا

بھوپال، (یواین آئی) داخلہ و امداد باہمی کے مرکزی وزیر امت شاہ نے ہفتہ کو کہا کہ مدھیہ پردیش کو 31 دسمبر 2029 تک منشیات سے پاک کرنے کے ہدف کے ساتھ ایک جامع اور باریک منصوبہ تیار کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بات بی ایچ ای ایل دشہرہ میدان میں منعقدہ ریاستی سطح کے گوپالک کنونشن میں کہی، جس میں 11 اضلاع کے تقریباً 35 ہزار مویشی پالنے والوں نے شرکت کی۔ کنونشن میں گوشالاؤں کے لیے 101 کروڑ روپے سے زیادہ کی امداد اور اجین میں 255 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والے ڈیری پلانٹ کا ورچوئل سنگ بنیاد بھی رکھا گیا۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ اور محکمہ داخلہ کے ساتھ منشیات سے نجات کے حوالے سے ایک اجلاس ہونا تھا، جس میں مدھیہ پردیش کو 31 دسمبر 2029 سے پہلے منشیات سے پاک کرنے کے منصوبے پر تبادلہ خیال کیا جانا تھا۔ تاہم، حکام کے ساتھ مجوزہ اجلاس بعد میں منسوخ ہو گیا اور بتایا گیا کہ مسٹر شاہ ایک ضروری اجلاس میں ورچوئل طور پر شرکت کریں گے۔ پریس کانفرنس بھی نہیں ہوئی۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ کانگریس نے 75 برس تک مرکز میں علیحدہ وزارتِ امداد باہمی قائم نہیں ہونے دی۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں علیحدہ وزارتِ امداد باہمی قائم کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ امداد باہمی کے نظام کے ذریعے دودھ فروخت کرنے پر گوپالکوں کو پہلے ملنے والے 35 روپے کے بجائے 55 روپے ملنا شروع ہوں گے۔

انہوں نے کہا کہ ملک میں دودھ کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے اور فی کس دودھ کی دستیابی بھی بڑھی ہے۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ مدھیہ پردیش کے علاوہ اتر پردیش، راجستھان، گجرات اور مہاراشٹر ملک کی بڑی دودھ پیدا کرنے والی ریاستوں میں شامل ہیں۔ مسٹر شاہ نے مویشی پالنے کے شعبے میں نسل کی بہتری، مصنوعی تخم ریزی اور ڈیری کے بنیادی ڈھانچے کی توسیع پر بھی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ ملک بھر میں 75 ہزار ڈیریاں قائم کرنے اور 46 ہزار ڈیریوں کو مضبوط بنانے کا کام جاری ہے۔ مدھیہ پردیش میں دودھ کی وصولی کو 50 لاکھ لیٹر تک پہنچانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو نے کہا کہ مدھیہ پردیش میں امداد باہمی کی سوسائٹیوں کے ذریعے دودھ کی وصولی میں اضافہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال تقریباً 12 لاکھ لیٹر دودھ جمع کیا جا رہا ہے، جسے بڑھا کر 50 لاکھ لیٹر کرنے کا ہدف ہے۔ انہوں نے تمام 313 ترقیاتی بلاکس میں منتخب ورنداون گاؤں میں ترقی یافتہ مویشی پالنے والوں کے درمیان مقابلے کرانے اور اول، دوم اور سوم مقام حاصل کرنے والوں کو بالترتیب ایک لاکھ، 50 ہزار اور 25 ہزار روپے کا انعام دینے کا اعلان کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مویشیوں کے لیے موبائل اسپتال چلائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے گوشالاؤں میں معذور گایوں کے لیے دی جانے والی امدادی رقم 20 روپے سے بڑھا کر 40 روپے فی گوماتا کرنے کی بھی بات کہی۔ بی جے پی کے ریاستی صدر ہیمنت کھنڈیلوال نے کہا کہ امداد باہمی کے ذریعے دودھ کی وصولی کو 50 لاکھ لیٹر تک پہنچایا جائے گا اور سانچی کے ذریعے اس کا استعمال کیا جائے گا۔

کنونشن میں سب سے زیادہ دودھ کی پیداوار کے لیے پریتی بائی ڈانگی، سندیپ دھاکڑ اور راجیش دھاکڑ جبکہ لکھ پتی گوپالک دیدی کے طور پر شتی بائی، منیشا مالویہ، ممتا بائی میواڑہ، سشما بائی اور آفرین کو اعزاز سے نوازا گیا۔ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کام دھینو یوجنا کے تحت دھیرج ترپاٹھی اور ریتو بھارگو کو بھی اعزاز دیا گیا۔

کرناٹک میں خشک سالی: کھڑگے نے وزیر اعظم مودی کو لکھا خط

3705 کروڑ روپے کی مرکزی امداد فوری جاری کرنے کا مطالبہ

نئی دہلی، (ایجنسی) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے کرناٹک میں خشک سالی کی سنگین صورتحال کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی سے اپیل کی ہے کہ ریاست کے لیے 3705.30 کروڑ روپے کی مرکزی امداد فوری جاری کی جائے۔ کھڑگے نے وزیر اعظم کو یکم اکتوبر کو لکھے گئے خط کی کاپی ہفتہ (3 اکتوبر) کو 'ایکس' پر شیئر کی اور کہا کہ وہ وزیر داخلہ امت شاہ کو بھی اس طرح کا خط لکھ چکے ہیں۔ ملکارجن کھڑگے نے خط میں لکھا کہ کرناٹک اس وقت شدید خشک سالی کی زد میں ہے اور یہ گزشتہ 150 سالوں میں ریاست میں آنے والی سب سے سنگین خشک سالی ثابت ہو سکتی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ محض 3 سال کے اندر ریاست کو دوسری بار ایسی سنگین خشک سالی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان کے مطابق رواں سال ستمبر تک کرناٹک میں معمول سے 58 فیصد کم بارش ریکارڈ کی گئی ہے اور تمام 31 اضلاع بارش کی کمی سے متاثر ہیں۔ کانگریس صدر نے کہا کہ ریاست کے 240 تعلقوں میں سے 217 میں کم بارش ریکارڈ کی گئی ہے، جبکہ 101 تعلقوں کو خشک سالی سے متاثرہ قرار دیا جا چکا ہے اور 116 دیگر تعلقوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ریاست میں جنوب مغربی مانسون کے دوران دوسری سب سے کم بارش ریکارڈ کی گئی ہے۔

کھڑگے کے مطابق 19.52 لاکھ ہیکٹیئر سے زیادہ رقبے میں فصلوں کے نقصان کا جائزہ لیا گیا ہے، جس کی تخمینی مالیت 18748.23 کروڑ روپے ہے۔ ریاستی حکومت نے خشک سالی سے ہونے والے مجموعی معاشی نقصان کا تخمینہ تقریباً 40000 کروڑ روپے لگایا ہے۔ کھڑگے نے کہا کہ 31 لاکھ سے زیادہ کسان خاندانوں کا روزگار متاثر ہوا ہے۔ 709 گاؤں اور 114 شہری وارڈز میں ٹینکروں کے ذریعے پینے کے پانی کی سپلائی کی جا رہی ہے، جبکہ 18 تعلقوں میں چارے کا ذخیرہ 20 ہفتوں سے بھی کم عرصے کے لیے باقی ہے۔

کانگریس صدر نے وزیر اعظم سے 6 اہم مطالبات پر فوری کارروائی کی اپیل کی ہے۔ ان میں کلیان کرناٹک خطے میں خشک سالی سے ہوئے نقصان کا زمینی جائزہ لینے کے لیے مرکزی ٹیم بھیجنا اور ریاست کی جانب سے مانگی گئی 3705.30 کروڑ روپے کی مکمل امداد جاری کرنا شامل ہے۔ انہوں نے چھوٹے اور معمولی کسانوں کے لیے لاگت پر رعایت کا حساب کرناٹک کے تازہ ترین 'بھومی' اراضی ریکارڈ کی بنیاد پر کرنے کی درخواست کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 16-2015 کی زرعی مردم شماری کے پرانے اعداد و شمار کی بنیاد پر امداد دیے جانے سے اہل کسان فائدے سے محروم ہو سکتے ہیں۔ کھڑگے نے خشک سالی کی صورتحال کا جائزہ لیے جانے والے 11 اضافی تعلقوں اور مستقبل میں اہل قرار دیے جانے والے دیگر تعلقوں کو بھی اسی مرکزی امداد کے دائرے میں شامل کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کاویری اور ہائیڈرو پاور والے علاقوں میں آبی ذخائر کی کم سطح آب کا حوالہ دیتے ہوئے پینے کے پانی کی فراہمی اور متبادل بجلی کی لاگت کے لیے اضافی امداد دینے کا مطالبہ کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ کرناٹک کو امداد سیاسی نظریات سے متاثر ہوئے بغیر، نقصان اور ضرورت کی بنیاد پر فوری دی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ خشک سالی سے راحت ایک انسانی ضرورت ہے اور مرکز و ریاست کے درمیان سیاسی اختلافات سے بالاتر ہو کر متاثرہ لوگوں کو بروقت مدد فراہم کی جانی چاہیے۔

ہندوستان نے دکھایا ہے کہ جمہوریت اور ترقی ساتھ ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں

ٹھوس پالیسی سازی کو زمینی حقائق کی سمجھ پر مبنی ہونا چاہیے، کوٹلیہ اقتصادی کنکلیو میں رادھا کرشنن کا خطاب

نئی دہلی، (یواین آئی) نائب صدرِ جمہوریہ سی پی رادھا کرشنن نے ہفتہ کے روز کہا کہ ہندستان نے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ جمہوریت اور ترقی ایک ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ وہ قومی دارالحکومت میں منعقدہ پانچویں کوٹلیہ اقتصادی کنکلیو میں افتتاحی خطاب کر رہے تھے جس کا موضوع تیز تبدیلیوں کے دور میں لچک ہے۔ وزارتِ خزانہ کے تعاون سے انسٹی ٹیوٹ آف اکنامک گروتھ (آئی ای جی) کے زیرِ اہتمام منعقدہ تین روزہ اس کنکلیو کے افتتاحی سیشن میں پالیسی سازوں، ماہرینِ اقتصادیات، ماہرینِ تعلیم، کاروباری رہنماؤں اور دیگر معزز مندوبین سے خطاب کرتے ہوئے نائب صدر نے تیز ترین عالمی تبدیلیوں کے درمیان لچکدار، شمولیت پر مبنی اور جوابدہ اقتصادی پالیسیوں کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا، ''ہندستان نے یہ ظاہر کیا ہے کہ جمہوریت اور ترقی ایک ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ ہندستان کی اقتصادی نمو اور شمولیت پر مبنی پیش رفت ایک جمہوری ڈھانچے کے اندر حاصل کی گئی ہے، جبکہ اتفاقِ رائے کی تعمیر نے اقتصادی اصلاحات کو مزید پائیداری اور استحکام فراہم کیا ہے۔ نائب صدر نے کہا کہ ہندستان کا یہ تجربہ 2047 تک وِکست بھارت کے وژن کے لیے ایک اہم بنیاد فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹھوس پالیسی سازی کو زمینی حقائق کی سمجھ پر مبنی ہونا چاہیے، جس میں پالیسیاں بدلتے ہوئے حالات کے مطابق لچکدار اور جوابدہ بنی رہیں۔ نائب صدر نے کہا کہ ہندستان کی لچک 'تبدیلی کی مخالفت کرنے سے نہیں، بلکہ اسے اعتماد، شمولیت اور اجتماعی کوششوں کے جذبے کے ساتھ اپنانے سے آئے گی۔'' اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ اقتصادی لچک کو سماجی لچک سے الگ نہیں کیا جا سکتا، نائب صدر نے مالیاتی شمولیت، شفافیت اور فارملائزیشن کو مضبوط کرنے میں جے اے ایم ٹرینیٹی (جن دھن اکاؤنٹس، آدھار اور موبائل نمبر کا سنگم)، براہِ راست فائدے کی منتقلی (ڈی بی ٹی) اور جی ایس ٹی کے انقلابی کردار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ اگست 2026 تک 59 کروڑ سے زائد جن دھن اکاؤنٹس کھولے جا چکے ہیں، جبکہ گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی)

میں اکائیوں کی تعداد 2017 کے تقریباً 66.5 لاکھ سے بڑھ کر مئی 2026 میں 1.65 کروڑ ہو گئی ہے۔ مسٹر رادھا کرشنن نے کہا کہ شمولیت کو لوگوں کو صرف رسمی معیشت میں لانے تک محدود نہیں رہنا چاہیے، بلکہ لوگوں کو قدر پیدا کرنے، آمدنی حاصل کرنے اور اور کاروباری بننے کے قابل بنانا چاہیے۔ انہوں نے 10 کروڑ سے زائد دیہی خواتین کا احاطہ کرنے والے تقریباً 92 لاکھ سیلف ہیلپ گروپس کے تعاون اور 3.46 کروڑ سے زائد لکھ پتی دیدیوں کے ابھرنے پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم اور معیشت میں خواتین کی بڑھتی ہوئی شرکت خواتین کی بااختیاری سے خواتین کی قیادت میں ترقی کی طرف ہندستان کی تبدیلی کو ظاہر کرتی ہے۔ نائب صدر نے اس بات پر زور دیا کہ مضبوطی یا لچک نہ صرف بورڈ رومز اور مالیاتی منڈیوں میں اصلاحات سے بڑھتی ہے، بلکہ تب بھی بڑھتی ہے جب کسی گاؤں میں ایک خاتون کا بینک اکاؤنٹ کھلتا ہے، وہ (سرکاری اسکیموں کا فائدہ) براہِ راست اپنے اکاؤنٹ میں حاصل کرتی ہے اور اس اکاؤنٹ سے رسمی معیشت میں داخل ہوتی ہے اور ایک سیلف ہیلپ گروپ کو ایک کاروبار میں تبدیل کر دیتی ہے۔

'کیا ٹیرف ٹیرف کر رکھا ہے!'

سنجے دت نے 'منا بھائی اسٹائل' میں امریکی صدر ٹرمپ کو بنایا تنقید کا نشانہ

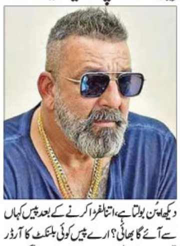

ممبئی (ایجنسی) اگر سنجے دت کے سب سے یادگار و مثالی کردار کے بارے میں پوچھا جائے تو فلم 'منا بھائی ایم بی بی ایس' کا نام ذہن میں ضرور آتا ہے۔ انہوں نے اس میں ٹپوری انداز میں لوگوں کو ہنسانے اور ان کے مسائل حل کرنے کی زبردست کوشش کی تھی۔ فلم سپر ہٹ ہوئی اور ان کا کردار بھی مقبول ہو گیا۔ اس کے بعد 'منا بھائی' سیریز کا دوسرا حصہ آیا، جس میں گاندھی گیری کے ذریعے لوگوں کو سبق دیا گیا۔ سنجے دت حال ہی میں شیکھر سمن کے شو میں بھی گئے، جہاں انہوں نے 'منا بھائی' کے انداز میں ایک تقریر کی۔ سنجے دت سے کہا گیا کہ اگر ان کا کردار 'منا بھائی' آج کے دور میں ہندوستان کا وزیر اعظم بنتا تو وہ ملک کے مفاد میں کیا فیصلے لیتا؟ اس پر اداکار نے بھی اسی انداز میں کئی باتیں کہیں۔ اسی دوران انہوں نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو بھی 'منا بھائی' کے انداز میں زبردست پیغام بھیجا۔ سنجے دت نے 'منا بھائی' والی زبان میں کہا کہ ''اپن دیکھ رہا ہے کہ ٹرمپ ماموں پوری دنیا کو آؤٹ آف فریم کرنے پر لگا پڑا ہے۔ اس لیے سب سے پہلے اپن ٹرمپ ماموں سے ملنے امریکہ جائے گا۔ بولے تو ٹرمپ ماموں تھوڑا بھٹک گیا ہے نا، ہاں؟ اپن ان کو ایک دم نرمی سے سمجھائے گا کہ ماموں سب پر حملہ وملہ نہیں کرے گا، دنیا کی واٹ نہیں لگائے گا۔'' وہ آگے کہتے ہیں کہ ''اگر تم ایک ملک پر حملہ کرے گا تو تمہارا دیکھا دیکھی دوسرا تیسرے پر حملہ کرے گا، پھر سب مل کر بولے گا، ورلڈ پیس، ورلڈ پیس، ورلڈ پیس۔ دیکھ اپن بولتا ہے، اتنا لفڑا کرنے کے بعد پیس کہاں سے آئے گا بھائی؟ ارے پیس کوئی بلنکٹ کا آرڈر تھوڑی ہے کہ بٹن دبایا اور 10 منٹ میں گھر پر آ جائے۔ پیس بنتا ہے پیار سے اور پیار آتا ہے گاندھی گیری سے۔ بولے تو ٹرمپ ماموں کو تھوڑی گاندھی گیری سکھانا پڑے گا۔'' منا بھائی ٹرمپ کو ایک صلاح بھی دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ''دیکھو ٹرمپ ماموں، زیادہ ٹینشن نہیں پالنے کا۔ دنیا میں میزائل پہلے ہی بہت ہو گیا ہے۔ اب تھوڑا پیار بھی ایکسپورٹ کرنے کا۔ کہیں میزائل بھیجنے کا من کرے نا، تو پہلے سے بڑا سا گلدستہ بھیجنے کا۔ کسی کو دھمکی دینے کا من کرے نا، تو اسے فون کر کے گھر بلانے کا اور چائے پیتے پیتے بات کو سن جانے کا۔ کسی پر گولی چلانے کا من کرے نا، تو اسے گولا کھلانے کا، کالا کھٹا والا۔ اِدھر جوہو بیچ پر مست ملتا ہے۔'' اسی دلچسپ انداز میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ ''اور ٹرمپ ماموں، یہ کھا دن کیا تو ٹیرف، ٹیرف لگا کر رکھا ہے۔

الیکشن کمشنروں کی شکایت کے باوجود آفیسر عہدے پر برقرار، گیانیش کمار پر جے رام رمیش کا سنگین الزام

نئی دہلی، (ایجنسی) کانگریس نے ہفتہ کے روز الزام لگایا کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور وزیر اعظم نریندر مودی نے اس افسر کو عہدے پر برقرار رکھا ہے اور وہی کمیشن کے آئی ٹی شعبے کی نگرانی کر رہا ہے، جس کے خلاف 2 الیکشن کمشنروں نے جولائی میں کابینہ سکریٹری سے شکایت کی تھی۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے 'ایکس' پر ایک خبر کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ متعلقہ افسر کو اگست سے الیکشن کمیشن کے آئی ٹی شعبے کی نگرانی کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کمیشن کی 26 ستمبر کو جاری پریس ریلیز میں اس حقیقت کو چھپا کر گمراہ کن وضاحت دی گئی۔

کانگریس لیڈر نے دعویٰ کیا ہے کہ 2 الیکشن کمشنروں نے کابینہ سکریٹری کو لکھے اپنے خط میں الزام لگایا تھا کہ آئی ٹی شعبہ 'ای سی آئی این ای ٹی' ووٹر فہرست نظام تک انتخابی رجسٹریشن افسران (ای آر او) کی رسائی محدود کر رہا ہے اور ووٹر فہرست میں نام شامل کرنے اور حذف کرنے کے سلسلے میں ای آر او کے قانونی اختیارات کو نظر انداز کر رہا ہے۔ جے رام رمیش کے مطابق جولائی میں متعلقہ افسر کے ایک حکم کے بعد آئی ٹی شعبے کی نگرانی کے نظام میں تبدیلی کی گئی تھی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اسی معاملے کو لے کر دونوں الیکشن کمشنروں نے کابینہ سکریٹری سے شکایت کی تھی۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ یہ معاملہ ڈپارٹمنٹ آف پرسونل اینڈ ٹریننگ (ڈی او پی ٹی) تک بھی پہنچا ہے اور اس محکمے کے انچارج وزیر اعظم نریندر مودی ہیں۔ جے رام رمیش نے الزام لگایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور وزیر اعظم نریندر مودی نے متعلقہ افسر کو عہدے پر برقرار رکھا ہے، تاکہ پورے نظام پر مرکز کا کنٹرول برقرار رکھا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ ووٹ چوری مہم ہر روز مزید واضح ہوتی جا رہی ہے۔ الیکشن کمیشن نے 26 ستمبر کو کہا تھا کہ 'ای سی آئی این ای ٹی' نظام کے جامع جائزے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی اور آئی ٹی ماڈیول و پورٹل سے متعلق مستقبل کے اقدامات پر کمیشن کی منظوری سے پہلے افسران کی کمیٹی غور کرے گی۔ کمیشن نے یہ بھی کہا تھا کہ کابینہ سکریٹری کو لکھے گئے خط کا تعلق کسی پالیسی سے متعلق معاملے سے نہیں تھا۔

بہار: کھیت کے چاروں طرف لگائے گئے بجلی کے ننگے تاروں کی زد میں آ کر میاں بیوی سمیت 3 افراد کی موت

سیتامڑھی (ایجنسی) بہار کے سیتامڑھی ضلع میں ہفتے کی صبح کھیت میں بچھائے گئے ننگے بجلی کے تار کی زد میں آنے سے میاں بیوی سمیت 3 افراد کی موت ہو گئی، جبکہ ایک شخص شدید زخمی ہو گیا۔ حادثہ بیرگنیا بلاک کی اکتا مغربی چکوا پنچایت کے تکیا ٹولہ میں واقع وارڈ نمبر 5 کا ہے۔ حادثے کے بعد گاؤں میں رنج و غم کا ماحول ہے۔ اطلاعات کے مطابق ہفتے کی صبح تقریباً 3 بجے تکیا ٹولہ کے رہنے والے محمد اسلام منصوری کی بھینس کھونٹے سے کھل کر کہیں چلی گئی تھی۔ بھینس کی تلاش میں اسلام منصوری اندھیرے میں ہی گھر سے نکلے اور آس پاس کے کھیتوں میں تلاش کرنے لگے۔ اسی دوران وہ دھان کے ایک کھیت کے قریب پہنچ گئے۔ بتایا جا رہا ہے کہ دھان کی فصل کو جنگلی سوروں سے بچانے کے لیے کھیت کے چاروں طرف ننگے بجلی کے تار لگائے گئے تھے۔ ان تاروں میں کرنٹ چھوڑا جا رہا تھا۔ اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسلام منصوری کو تار نظر نہیں آئے اور ننگے تار کی زد میں آ گئے، جس کے سبب کرنٹ لگنے سے موقع پر ہی موت ہو گئی۔ کافی دیر تک اسلام منصوری کے گھر واپس نہ لوٹنے پر ان کی اہلیہ روبیدہ خاتون انہیں تلاش کرتے ہوئے کھیت کی طرف پہنچیں۔ وہاں شوہر کو بے ہوش پڑا دیکھ کر پاس گئیں اور انہیں بچانے کی کوشش کی۔ اسی دوران وہ بھی بجلی کے تار کی زد میں آ گئیں اور موت ہو گئی۔ حادثے کی اطلاع ملنے کے بعد موقع پر پہنچنے والے عصمت علی بھی کرنٹ کی زد میں آ گئے۔ حادثے میں ان کی بھی موت ہو گئی۔ وہیں اس حادثے میں کچھ لوگوں کے زخمی ہونے کی بھی خبر ہے، جنہیں فوری طور پر اسپتال پہنچایا گیا۔

معاصر ادب میں موضوعات اور اسلوب کی تبدیلیاں نمایاں ہیں: پروفیسر اعجاز علی ارشد

شعبۂ اردو، پٹنہ یونیورسٹی اور مالویہ مشن ٹریننگ سینٹر کے زیرِ اہتمام ریفریشر کورس کا انعقاد

پٹنہ۔ ''معاصر ادب کلاسیکی ادب سے مختلف ہے۔ شاعری، فکشن اور تنقید میں یہ تبدیلیاں دیکھی جا سکتی ہیں۔'' ان خیالات کا اظہار معروف دانشور پروفیسر اعجاز علی ارشد نے شعبۂ اردو، پٹنہ یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام منعقدہ بارہ روزہ اردو، فارسی، عربی ریفریشر کورس کے افتتاحی اجلاس میں کیا۔ انھوں نے بالخصوص اردو شاعری کے حوالے سے موضوعات، اسالیب، احساسات اور لفظیات کی سطح پر پیدا ہونے والی تبدیلیوں پر گفتگو کی اور مثالوں کے ساتھ موجودہ تصورِ عشق، تصورِ ہجر اور معاشرتی جذبات کو پیش کیا۔ واضح ہو کہ ۳؍ اکتوبر سے ۱۶؍ اکتوبر ۲۰۲۶ تک شعبۂ اردو، پٹنہ یونیورسٹی اور یو جی سی مالویہ ٹریننگ سنٹر کے زیرِ اہتمام اردو، فارسی و عربی کے اساتذہ کے لیے تربیتی ریفریشر کورس کا انعقاد کیا گیا جس کے کوآرڈینیٹر پروفیسر شہاب ظفر اعظمی ہیں۔ اس کورس کا افتتاح کرتے ہوئے وائس چانسلر پٹنہ یونیورسٹی پروفیسر اجے کمار سنگھ نے اساتذہ کو مثبت انداز فکر پیدا کرنے پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ راستے کی رکاوٹوں، کمیوں اور کوتاہیوں کو نظر انداز کرنا سیکھیں۔ ہر حال میں اپنے مضمون، ادارے اور طلبہ کو بہتر سے بہتر دینے کی کوشش کریں۔ راستے کی مسدودات کو نظر انداز کر کے بڑھنا ہی اصل استاد کی پہچان ہے۔

اس گفتگو سے قبل کورس کوآرڈینیٹر پروفیسر شہاب ظفر اعظمی نے استقبالیہ اور تعارفی کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ اردو، فارسی اور عربی کا مشترکہ معاصر ادب اپنی چند خصوصیات کی وجہ سے نمایاں ہے۔ مثلاً ایک جملے میں کہا جائے تو عربی ادب میں مزاحمت، فارسی ادب میں تہذیبی حافظہ اور اردو ادب میں مشترکہ تہذیب و انسانی تجربہ کو معاصر ادب کی نمایاں شناختیں قرار دی جا سکتی ہیں۔ اگرچہ تینوں کے دائرے ان خصوصیات تک محدود نہیں۔ اساتذہ کو معاصر ادب کی ان خصوصیات پر نظر رکھتے ہوئے طلبہ تک پہنچانا چاہیے۔ مالویہ مشن ٹریننگ سنٹر کے ڈائرکٹر پروفیسر اٹل آدتیہ پانڈے جی نے اس کورس کی افادیت اور اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اردو میں یہ سنٹر کے تحت پانچواں کورس ہو رہا ہے۔ کورس کا موضوع بہت اہم ہے۔ ضرورت ہے آج بین الموضوعی مطالعات کو نصاب اور تدریس کا حصہ بنایا جائے۔ یونیورسٹی کے پراکٹر اور صدر شعبۂ اردو پروفیسر سورج دیو سنگھ نے شعبے کی جانب سے تمام شرکا کا استقبال کیا اور انھیں یقین دلایا کہ یہ کورس بہ حسن و خوبی انجام پذیر ہوگا۔ انھوں نے شرکا کو پابندی سے کلاس میں حاضری کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ اس کورس میں ہندستان کے معتبر اساتذہ اور دانشوروں سے گفتگو کی درخواست کی گئی ہے۔

جموں و کشمیر میں سڑک حادثہ، مغربی بنگال کی ایک خاتون ہلاک، 37 زخمی

جموں، (یواین آئی) جموں و کشمیر کے رام بن ضلع میں جمعہ کی صبح مغربی بنگال سے سیاحوں کو لے جا رہی ایک بس حادثے کا شکار ہو گئی، جس میں کم از کم 37 مسافر زخمی ہو گئے، جبکہ ایک خاتون نے اسپتال میں دم توڑ دیا۔ پولیس کے مطابق مغربی بنگال نمبر کی یہ بس سری نگر سے جموں جا رہی تھی کہ ماروگ کے قریب پہاڑی سے ٹکرا کر سڑک کنارے نالے میں جا گری۔ پولیس اہلکاروں، مقامی لوگوں اور نیم فوجی دستوں نے فوری طور پر امدادی کارروائی شروع کی اور زخمیوں کو ضلع اسپتال رام بن پہنچایا۔ پولیس نے بتایا کہ ایک زخمی خاتون کی علاج کے دوران موت ہو گئی، جبکہ چار شدید زخمی مسافروں کو بہتر علاج کے لیے گورنمنٹ میڈیکل کالج و اسپتال، جموں منتقل کیا گیا ہے۔ باقی زخمیوں کا ضلع اسپتال میں علاج جاری ہے۔ مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ انہوں نے حادثے کے بعد رام بن کے ڈپٹی کمشنر محمد الیاس خان سے بات کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ زخمیوں کو ہر ممکن مدد اور طبی سہولت فراہم کی جا رہی ہے اور ان کا دفتر مقامی انتظامیہ کے مسلسل رابطے میں ہے۔

دارجلنگ میں نایاب مینڈک کو جینیاتی تنہائی کا خطرہ

وارانسی: 3 اکتوبر (پی این ایس) ہمالیہ کے حیاتیاتی تنوع کے اہم خطے دارجلنگ اور کالیمپونگ میں پائے جانے والے ماربلڈ کاسکیڈ مینڈک (Amolops marmoratus) کو جینیاتی تنہائی اور روایتی شکار، دونوں سے خطرہ لاحق ہے۔ ایک نئی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے۔ مقامی طور پر 'سسنے پہا' یا 'سسنے پا' کے نام سے جانے جانے والے اس مینڈک کو مقامی برادریاں کئی نسلوں سے خوراک اور روایتی علاج کے لیے پکڑتی رہی ہیں۔ کلکتہ یونیورسٹی، بنارس ہندو یونیورسٹی، زولوجیکل سروے آف انڈیا، دارجلنگ گورنمنٹ کالج اور تملوک مہاودیالیہ کے 12 سائنس دانوں پر مشتمل ٹیم نے پہلی بار اس نسل کا تفصیلی ڈی این اے تجزیہ کیا ہے۔

بین الاقوامی جریدے بی ایم سی جینومکس میں شائع ہونے والی تحقیق کے مطابق دارجلنگ کے علاقے میں اس مینڈک کی آبادی جینیاتی طور پر الگ تھلگ ہے اور ایشیا کے دیگر علاقوں کی آبادیوں کے مقابلے میں اس میں جینیاتی تنوع نمایاں طور پر کم ہے۔ تحقیق کے لیے دارجلنگ کی پہاڑیوں میں 57 مقامات سے نمونے جمع کیے گئے۔ ٹیم نے 200 سے 2400 میٹر کی بلندی پر واقع آبشاروں، تیز بہاؤ والی ندیوں اور پتھریلی ندی نالوں میں سروے کیا۔ سائنس دانوں نے 60 مینڈکوں کا جسمانی ساخت کی بنیاد پر مطالعہ کیا، جبکہ 35 نمونوں کے ڈی این اے کا تجزیہ کیا گیا۔

زولوجیکل سروے آف انڈیا، کولکتہ نے اس نسل کی شناخت کی تصدیق کی۔ جینیاتی تجزیے کے لیے 16S rRNA اور COI نامی دو معیاری جینز کا استعمال کیا گیا۔ دنیا کے مختلف علاقوں سے حاصل شدہ ڈی این اے سلسلوں کے ساتھ موازنے سے معلوم ہوا کہ دارجلنگ کی آبادی میں جینیاتی تنوع سب سے کم ہے، جبکہ میانمار، جنوب مشرقی ایشیا اور چین کی آبادیوں میں نسبتاً زیادہ تنوع پایا گیا۔ تحقیق کے مطابق دارجلنگ اور چین کی آبادیوں کے درمیان جینیاتی فرق سب سے زیادہ تھا، جبکہ میانمار اور جنوب مشرقی ایشیا کی آبادیوں کے درمیان یہ فرق سب سے کم رہا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دارجلنگ کی آبادی دوسرے علاقوں کی آبادیوں سے جینیاتی طور پر الگ اور تنہا ہو چکی ہے۔

سائنس دانوں نے ڈی این اے کے اعداد و شمار کی مدد سے اس نسل کے ارتقائی انحراف کے وقت کا بھی اندازہ لگایا۔ تجزیے کے مطابق ایشیا میں اس نسل کے مشترکہ جد تقریباً ایک کروڑ 74 لاکھ سال پہلے موجود تھے۔ جنوبی ایشیا، یعنی دارجلنگ کی نسل، تقریباً ایک کروڑ 12 لاکھ سال پہلے الگ ہوئی، جبکہ موجودہ دارجلنگ نسل تقریباً 9 لاکھ 40 ہزار سال پہلے اس خطے میں پھیلی۔ محققین کا کہنا ہے کہ یہ جینیاتی انحراف اس دور کے بعد ہوا جب ہمالیہ میں ایک مستحکم ماحولیاتی نظام وجود میں آ چکا تھا۔

اس سے اشارہ ملتا ہے کہ اس نسل میں ارتقائی تبدیلی اس وقت شروع ہوئی جب ہمالیہ کے خطے میں وسائل وافر تھے۔ تحقیق کے مطابق جغرافیائی تنہائی، جینز کی محدود منتقلی اور ماضی میں آبادی میں آنے والی تبدیلیاں دارجلنگ کی آبادی میں کم جینیاتی تنوع کی بنیادی وجوہات ہیں۔ محققین نے مینڈکوں کے مقامی سطح پر شکار اور استعمال کو بھی موجودہ دور کا ایک اضافی دباؤ قرار دیا ہے، جو جینیاتی تنوع کو مزید کم کر سکتا ہے۔ مون سون کے موسم میں رات کے وقت چٹانوں اور جھاڑیوں پر بیٹھے مینڈکوں کو پکڑنا دارجلنگ کی پہاڑیوں میں عام رواج ہے۔ اس علاقے میں بنیادی طور پر مینڈکوں کی دو نسلیں خوراک کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں، جن میں Amolops marmoratus اور Nanorana liebigii شامل ہیں۔ ان میں Amolops marmoratus زیادہ وسیع علاقے میں پایا جاتا ہے، اس لیے مقامی سطح پر اس کے شکار کا دباؤ بھی زیادہ ہے۔ کلکتہ یونیورسٹی کے شعبہ حیوانیات کے ڈاکٹر راکیش تمانگ نے، جو اس تحقیق کی قیادت کر رہے تھے، کہا، ''دارجلنگ کی پہاڑیوں سے اس نسل کے جسمانی اور جینیاتی تجزیے کو یکجا کرنے والی یہ پہلی تحقیق ہے۔ یہ آبادی الگ نوعیت کی ہے اور اس میں جینیاتی تنوع کم ہے۔ تحفظ سے متعلق پالیسیاں بناتے وقت اس پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔'' ڈاکٹر کماریش منڈل کے مطابق یہ آبادی ایک محدود تعداد کے گروپ سے وجود میں آئی اور بانی اثر کے بعد تیزی سے پھیلی۔ اسی وجہ سے دارجلنگ سے حاصل کیے گئے نمونے ارتقائی شجرے میں ایک الگ شاخ پر نظر آتے ہیں، جبکہ مختصر شاخیں محدود جینیاتی تنوع کی نشاندہی کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمالیہ کی ان جینیاتی طور پر منفرد آبادیوں، ان کے ندی نالوں پر مشتمل مسکن اور ان کی طویل مدتی ارتقائی صلاحیت کا تحفظ مشرقی ہمالیہ کے ماحولیاتی استحکام کے لیے ضروری ہے۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کے جینیاتی سائنس دان پروفیسر گیانیشور چوبے نے کہا، ''اب تک ہمالیہ میں مینڈکوں کے تنوع پر بہت کم کام ہوا ہے۔ اس معاملے میں مشرقی ہمالیہ مغربی گھاٹ سے پیچھے ہے۔ کم جینیاتی تنوع رکھنے والی آبادیوں کے لیے موسمیاتی تبدیلی، بیماریوں اور باہمی افزائش کے خطرات زیادہ ہوتے ہیں۔

''انہوں نے مزید کہا، ''مقامی برادریوں میں بیداری پیدا کیے بغیر تحفظ کی کوششیں مکمل نہیں ہو سکتیں۔'' اس تحقیق کے دوران پہلی بار دارجلنگ سے حاصل کیے گئے اس مینڈک کے نمونوں سے COI جین کے سلسلے بھی تیار کیے گئے ہیں۔ محققین کے مطابق یہ معلومات مستقبل میں ڈی این اے بارکوڈنگ اور ماحولیاتی ڈی این اے، یعنی ای ڈی این اے، کے ذریعے اس نسل کی نگرانی میں مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

پیامبر شناسی موجودہ نسل کیلئے اہم موضوع: ابن حسن

دفتر نمائندگی ولی فقیہ کے زیر اہتمام حوزہ علمیہ بقیۃ اللہ، جلال پور میں ایک روزہ دروس کا شاندار اہتمام

جلال پور، امبیڈکر نگر۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کو عیسوی سال کے لحاظ سے پندرہ سو سال مکمل ہو چکے ہیں کیونکہ آپ کی ولادت پانچ سو اکہتر ۵۷۱ عیسوی میں مکہ مکرمہ ہوئی تھی۔ دنیا بھر میں مسلمانوں نے پیغمبر اسلام کا ۱۵۰۰ویں سالگرہ کا جشن عقیدت و احترام سے منایا اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ اسی مناسبت سے دفتر نمائندگی ولی فقیہ، ایران کلچر ہاؤس دہلی کے زیر اہتمام حوزہ علمیہ بقیۃ اللہ، جلا پور ضلع امبیڈکر نگر، اتر پردیش، ہندوستان میں بتاریخ ۲ اکتوبر ۲۰۲۶ دو نشستوں میں درس پیامبر شناسی کا عظیم الشان علمی و تربیتی و درسی پروگرام زیر انتظام حجۃ الاسلام عالی جناب مولانا عارف حسین صاحب قبلہ مبارکپوری، ایران کلچر ہاؤس، دہلی انعقاد ہوا۔ پہلی نشست صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک۔ پھر دوسری نشست ۲ بجے سے شام ۵ بجے تک رکھی گئی۔ جس میں پہلی نشست کا آغاز حجۃ الاسلام عالی جناب مولانا ضیغم عباس باقری صاحب قبلہ نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اور حجۃ الاسلام عالی جناب مولانا اشفاق حسین صاحب قبلہ مدیر حوزہ علمیہ بقیۃ اللہ جلال پور نے علمائے کرام اور طلبہ و نوجوانوں کا شکریہ ادا کیا جو پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ اس کے بعد حجۃ الاسلام عالی جناب مولانا عارف حسین صاحب قبلہ مبارکپوری، ایران کلچر ہاؤس نے پروگرام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے یادگار اور تاریخی پروگرام قرار دیا۔ اس کے بعد حجۃ الاسلام عالی جناب مولانا ابن حسن املوی، سربراہ مجمع علماء و واعظین پوروانچل جو کہ بطور مہمان خصوصی اور درس کے منتخب استاد کی حیثیت سے مدعو تھے پیغمبر اسلام کی شخصیت کے حوالے سے مختلف نکات پر شاندار روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ پیمبر شناسی آج کی نسل جدید کے لئے نہایت اہم موضوع ہے۔ پیغمبر اسلام کی نوری خلقت، ذات پیغمبر وجہ تخلیق کائنات، قرآن اور سنت کی روشنی میں پیغمبر کا وسیع علم۔ پیغمبر کی معرفت کی ضرورت۔ غرض بعثت پیغمبر۔ پیغمبر سراپا رحمت۔ پیغمبر کا طریقہ تبلیغ اور ایسے ہی دیگر اہم نکات پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ نماز جمعہ اور تناول طعام کے لئے ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک وقفہ رکھا گیا تھا۔ دوسری نشست کا آغاز ٹھیک ۲ بجے حجۃ الاسلام عالی جناب مولانا عارف حسین مبارکپوری صاحب قبلہ، ایران کلچر ہاؤس نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اور حجۃ الاسلام عالی جناب مولانا اشفاق حسین صاحب قبلہ نے سیرت نبوی پر اختصار سے روشنی ڈالی۔ اور پھر حجۃ الاسلام عالی جناب مولانا ابن حسن املوی، سربراہ مجمع علماء و واعظین پوروانچل جو کہ بطور مہمان خصوصی اور درس کے لئے منتخب استاد کی حیثیت سے مدعو تھے اس نشست میں بھی پیغمبر کی حیات اور خدمات کے تعلق سے اہم موضوعات پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ جیسے کہ معرفت پیغمبر ہر ایک انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ مولانا نے اس سلسلہ میں طلبہ کی دلچسپی کی غرض سے اردو کے مشہور شاعر جگر مرادآبادی کا یہ شعر پیش کیا کہ ''اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کی بات نہیں۔ فیضان محمد عام سہی عرفان محمد عام نہیں'' یعنی یوں تو پیغمبر تمام مخلوق کے لئے فیض رساں تھے، رحمت تھے۔ مگر پیغمبر کو سمجھنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں۔ پیغمبر اسلام اور علم غیب۔ مولانا نے علم پیغمبر کی مناسبت سے شاعر کا یہ شعر بھی پیش کیا ''اگر کچھ علم ہے تو بس یہی ہے۔ محمد کو سمجھنا آ گہی ہے۔

تعمیراتی و مرمتی کاموں میں تیزی لا کر مقررہ مدت میں مکمل کیا جائے: ڈی ایم

ضلع مجسٹریٹ نے سیٹھ گنگا ساگر جٹیا پولی ٹیکنک خورجہ میں تعمیراتی کاموں کا معائنہ کیا

بلند شہر 3 / اکتوبر (پریس ریلیز) ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے سیٹھ گنگا ساگر جٹیا پولی ٹیکنک خورجہ میں کرائے جا رہے مرمتی و تعمیراتی کاموں کا موقع پر پہنچ کر معائنہ کرتے ہوئے کاموں کے معیار اور پیش رفت کا جائزہ لیا۔ معائنہ کے دوران متعلقہ افسران نے ضلع مجسٹریٹ کو جاری کاموں اور ان کی پیش رفت کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ بتایا گیا کہ پولی ٹیکنک میں 504.74 لاکھ روپے کی لاگت سے مختلف مرمتی و تعمیراتی کام کرائے جانے کی تجویز ہے۔ ان کاموں میں عمارت کی چھتوں کی مرمت، دیواروں پر پلاسٹر، خستہ حال ٹین شیڈ کو تبدیل کرنا، فرش کی مرمت، بجلی کا کام، رنگائی پتائی، طلبہ کے ہاسٹل کی مرمت سمیت دیگر ضروری کام شامل ہیں۔ یہ کام اتر پردیش ہاؤسنگ ڈیولپمنٹ کونسل میرٹھ کی جانب سے کرائے جا رہے ہیں۔ بتایا گیا کہ کام کے لیے متعلقہ ایجنسی کو 53.7 لاکھ روپے کی رقم فراہم کی جا چکی ہے اور تمام کام 27 اپریل 2027 تک مکمل کیے جانے کی تجویز ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے موقع پر جاری مرمتی کاموں کا باریک بینی سے معائنہ کیا۔ اس دوران تعمیراتی کاموں کی رفتار سست پائے جانے اور متعلقہ کارگزار ایجنسی کے افسر کے موقع پر موجود نہ ہونے پر انہوں نے سخت ناراضی کا اظہار کیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ افسر کے خلاف نوٹس جاری کرنے کی ہدایت دی۔ موقع پر بتایا گیا کہ اب تک صرف تقریباً 15 فیصد کام ہی مکمل ہو سکا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے کارگزار ایجنسی کے افسران کو سخت ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ تعمیراتی و مرمتی کاموں میں تیزی لائی جائے اور تمام کام مقررہ مدت کے اندر مکمل کیے جائیں۔ انہوں نے کام کے معیار کو یقینی بنانے کے لیے تھرڈ پارٹی معائنہ کرائے جانے کی ہدایت دی۔ ساتھ ہی پولی ٹیکنک کے پرنسپل کو ہدایت کی گئی کہ وہ جاری کاموں کی مؤثر نگرانی کریں اور تعمیراتی کاموں کے معیار پر خصوصی توجہ دیں۔ اس موقع پر سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دنیش کمار سنگھ، پولی ٹیکنک کے پرنسپل ڈاکٹر آر۔ کے۔ سنگھ، تحصیلدار جتن گوسوامی سمیت متعلقہ افسران اور ملازمین موجود تھے۔

مہاتما گاندھی اور لال بہادر شاستری کو خراج عقیدت پیش کیا گیا

دیوبند، 3 / اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) بابائے قوم مہاتما گاندھی اور سابق وزیر اعظم لال بہادر شاستری کے یوم پیدائش کے موقع پر گورنمنٹ ڈگری کالج دیوبند میں پرچم کشائی کر کے گاندھی جی اور لال بہادر شاستری کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اس موقع پر دونوں عظیم رہنماؤں کی تصاویر پر گلپوشی کر کے ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کا عہد بھی لیا گیا۔ منعقدہ پروگرام میں کالج کے پرنسپل ڈاکٹر گورو بالیان نے طلبہ و طالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناانصافی کے خلاف مہاتما گاندھی کی ستیہ گرہ تحریک اور پر امن جدوجہد نے دنیا بھر میں کروڑوں لوگوں کو تحریک دی۔ انہوں نے کہا کہ لال بہادر شاستری ایک بصیرت انگیز رہنما تھے، جنہوں نے ہندوستان کی تاریخ کے مشکل ترین دور میں ملک کی قیادت کی۔

ایمان کی درستگی ہی اعمال کی قبولیت اور اسلامی شناخت کی بنیاد ہے: مفتی معاذ قاسمی

کانپور: اسلامی عقائد دین اسلام کی بنیاد اور مسلمان کی ایمانی زندگی کا سب سے اہم سرمایہ ہیں۔ ایمان کی درستگی ہی اعمال کی قبولیت اور اسلامی شناخت کی بنیاد ہے۔ موجودہ دور میں مختلف فکری نظریات، سوشل میڈیا، غیر مستند معلومات اور دینی کم علمی کے باعث نئی نسل کے سامنے ایسے سوالات اور شبہات پیدا ہو رہے ہیں جن کا بروقت اور صحیح جواب دینا ضروری ہے۔ ایسے حالات میں عقائد اسلامیہ کے تحفظ کی ذمہ داری صرف کسی ایک طبقے تک محدود نہیں، بلکہ علماء کرام، والدین، ائمہ مساجد اور معاشرے کے ہر ذمہ دار فرد کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ مذکورہ خطاب مفتی محمد معاذ قاسمی استاذ جامع العلوم جامع مسجد پٹکا پور کانپور نے شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام منعقدہ تحفظ عقائد کے دوسرے پروگرام بمقام مسجد حاجی عنایت حسین مرحوم قلی بازار کانپور سے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ علماء کرام معاشرے کے دینی رہنما ہیں۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں بنیادی اسلامی عقائد کو آسان اور عام فہم انداز میں لوگوں تک پہنچائیں۔ مساجد، مدارس اور دینی اجتماعات میں ایمان، توحید، رسالت، آخرت اور دیگر بنیادی عقائد کی تعلیم کو اہمیت دی جائے۔ خصوصاً نوجوانوں کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے سوالات اور شبہات کو حکمت، دلیل اور شفقت کے ساتھ دور کیا جائے۔ علماء کرام کو چاہیے کہ وہ سوشل میڈیا اور جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعہ بھی مستند دینی معلومات عام کریں اور غیر مستند مواد سے بچنے کی رہنمائی فراہم کریں۔ واضح ہو کہ معاشرہ میں پھیلے بدعقیدوں اور بے رہروی کی شکار نوجوان نسل میں بہتری لانے اور ان کی صحیح رہنمائی کرنے کی غرض سے قاضیٔ شہر کانپور حافظ عبد القدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش کی سرپرستی و مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کنوینر اصلاح معاشرہ کمیٹی شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام شہر میں تحفظ عقائد کے عنوان سے پروگرام منعقد کئے جا رہے ہیں اسی ضمن میں منعقدہ پروگرام کو خطاب کرتے ہوئے مفتی معاذ نے مزید کہا کہ بچوں کی پہلی تربیت گاہ گھر ہے، والدین اپنی اولاد کے عقائد اور دینی تربیت پر خصوصی توجہ دیں۔ بچوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، قرآن کریم کی عظمت اور اسلامی تعلیمات سے محبت بچپن ہی سے سکھائی جائے۔ گھر میں نماز، تلاوت قرآن اور دینی گفتگو کا ماحول بنایا جائے۔ بچوں کے سوالات کو نظر انداز کرنے کے بجائے محبت اور اطمینان کے ساتھ جواب دیا جائے، اور جہاں ضرورت ہو مستند علماء کرام سے رہنمائی لی جائے۔ والدین کو یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ ان کے بچے انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر کیا مواد دیکھتے اور سنتے ہیں۔ صرف پابندی لگانے کے بجائے انہیں صحیح اور غلط معلومات میں فرق کرنا بھی سکھایا جائے۔ آخر میں یہ بات قابل غور ہے کہ تحفظ عقائد صرف ایک مہم یا چند پروگراموں کا نام نہیں بلکہ مسلسل دینی تربیت کا تقاضا ہے۔ علماء کرام اپنی علمی ذمہ داری ادا کریں، والدین اپنی تربیتی ذمہ داری نبھائیں اور معاشرہ اپنی نئی نسل کو صحیح دینی ماحول فراہم کرے۔ اگر گھر، مسجد اور مدرسہ مل کر کام کریں تو ان شاء اللہ ہماری نسلیں اپنے ایمان و عقائد سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ رہیں گی۔ اس موقع پر مولانا عبد القادر قاسمی، مفتی عمر فاروق ہادی قاسمی کے علاوہ کثیر تعداد میں مصلیان مسجد و اہل محلہ کی موجودگی رہی۔

دوران چیکنگ بجلی تار چوری کرنے والے گروہ کے پانچ شاطر چور گرفتار

ملزمان سے 445 کلوگرام ایلومینیم تار سمیت دیگر سامان برآمد، ملزمان جیل رسید

بلند شہر 3 / اکتوبر (پریس ریلیز) ضلع میں جرائم پر قابو پانے کے لیے جرائم پیشہ افراد کے خلاف چلائی جا رہی مہم کے تحت 2 اکتوبر 2026 کو سوات ٹیم اور تھانہ ککوڑ پولیس نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے بجلی کے تار چوری کرنے والے پانچ شاطر چوروں کو چیکنگ کے دوران گاؤں رونی سلونی کے پاس سے گرفتار کیا ہے۔ ان کے قبضے سے چوری کیے گئے تقریباً 445 کلو گرام ایلومینیم کے تار، ایک تار کٹر، ایک غیر قانونی طمنچہ مع دو کارتوس، چار غیر قانونی چاقو اور واردات میں استعمال کی گئی سوئفٹ ڈیزائر کار برآمد کی ہے۔ ایس پی سٹی ابھیشیک پرتاپ اجے کے مطابق گرفتار ملزمان میں شیوا ولد رام نواس ساکن گاؤں مکسو تھانہ بنیا ٹھیر ضلع سنبھل، سبھاش ولد اوم پال ساکن گاؤں دھرم پور تھانہ اکرآباد ضلع علی گڑھ، گڈو عرف رنگیلا ولد طوطارام، راجارام ولد وجے سنگھ ساکن گاؤں رحیم کوٹ تھانہ ڈبائی ضلع بلند شہر اور وویک ولد کنہیا ساکن گاؤں ککو پور تھانہ مدھوبن ضلع مئو شامل ہیں۔ پولیس کے مطابق ملزمان کے قبضے سے ایلومینیم کے 6 بنڈل، جن کا وزن تقریباً 445 کلوگرام ہے، ایک تار کٹر، ایک غیر قانونی طمنچہ مع دو زندہ کارتوس، چار غیر قانونی چاقو اور واردات میں استعمال کی گئی سوئفٹ ڈیزائر کار نمبر HR-55AR-1047 برآمد ہوئی ہے۔

سی او سکندرآباد پرکھر پانڈے نے بتایا کہ گرفتار ملزمان شاطر قسم کے چور ہیں۔ ان کے ذریعہ 14 ستمبر 2026 کو تھانہ ککوڑ کے علاقے میں واقع بجلی کے احاطے سے گاؤں نٹھاری کے درمیان بجلی کے کھمبوں سے تار چوری کرنے کی واردات انجام دی تھی۔ اس سلسلے میں تھانہ ککوڑ میں آرمز ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ گرفتار ملزمان کے خلاف تھانہ ککوڑ میں ملزمان کے خلاف آرمز ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرتے ہوئے انہیں عدالتی تحویل میں بھیجا گیا ہے۔

عرب پور میں عید میلاد النبی کے موقع پر روحانی نعت کی محفل منعقد ہوئی

فتح پور۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرمسرت موقع پر بسنت ٹاکیز کے قریب محلہ عرب پور میں روحانی نعت کی محفل کا انعقاد کیا گیا۔ عشاء کی نماز کے بعد مجلس کا آغاز ولی عہد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں درود پاک کی تلاوت سے ہوا۔ محفل کے دوران نعت پاک کے ساتھ تلاوت قرآن پاک کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ اس کے بعد ایک عالم دین نے میلاد پاک پر لیکچر دیا۔ حاضرین نے عقیدت و محبت سے لیکچر سنا اور پیغمبر اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کا عہد کیا۔ محمد زبیر حافظ، عاقب رضا، شاہد رضا، حافظ شاداب رضا، مولانا غلام شہزاد، فیروز چشتی، عامر، مہندی حسن اور دیگر نعت پاک گلوکاروں نے اپنی نعت پاک سے حاضرین کو مسحور کر دیا۔ ان کی پرسکون آوازوں نے ماحول کو روحانیت سے بھر دیا اور حاضرین نے تالیاں بجا کر ان کی داد دی۔ وارڈ نمبر 17 جوالا گنج کے نوجوان کونسلر محمد آفتاب احمد بھی موجود تھے۔ انہوں نے قرآن پاک کی تلاوت کی اور عقیدت سے نعت پاک سنی۔ بعد ازاں انہوں نے علماء کرام کو پھولوں کے ہار پہنائے اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے ملک میں امن، بھائی چارے اور ترقی کے لیے دعا کی۔ کمیٹی کے ارکان میں شارب قمر اعظمی، رضوان خان، عمران خان، راشد بابو، محمد شعیب، محمد ہاشم، معراج چوہدری، محمد عارف، اور محمد۔ محفل میں ریاض، آیان پردھان، محمد آصف، محمد حسن، محمد امان، شاہجہاں قمر، اجل قمر، عباس قمر سمیت دور دراز سے عقیدت مندوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور فیض حاصل کیا۔

مذہبی مقامات کے خلاف کی جا رہی کارروائی غلط: ہدازری والا

دیوبند، 3 / اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ پر تبصرہ کر کے سرخیوں میں آئی عام آدمی پارٹی کی سابق ترجمان اور یوٹیوبر ہدازری والا نے دیوبند پہنچ کر بی جے پی کو حدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ بی جے پی حکومت مسلمانوں کے مذہبی مقامات کو نشانہ بنا رہی ہے جس کی مثال سہارنپور کی کلکٹریٹ مسجد، دہلی کی مدینہ مسجد اور اجین کی شاہی مسجد ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانون کے تحت ملک میں پلیسز آف ورشپ ایکٹ 1991ء کے تحت 15 اگست 1947ء کو مذہبی مقامات کی جو مذہبی حیثیت اور شناخت تھی، اسے برقرار رکھنے اور تبدیل نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس قانون کے تحت متعدد معاملہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دسمبر 2024 میں عدالت نے نئے مقدمات کے رجیسٹریشن اور زیر التوا معاملوں میں کوئی بھی فیصلہ دینے پر روک لگا دی تھی، دفعہ 4(2) کے تحت 15 اگست 1947ء کو موجود کسی بھی مذہبی مقام کی حیثیت بدلنے سے متعلق عدالتوں میں زیر سماعت تمام مقدمات ختم کر دیے گئے ہیں اور مستقبل میں بھی ایسے نئے دعوے دائر کرنے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ باوجود اس کے ملک میں اس طرح کے نئے نئے معاملہ سامنے آ رہے ہیں انہوں نے مذہبی مقامات کے خلاف کی جا رہی کارروائی کو غلط بتاتے ہوئے کہا کہ قانون کی دفعہ 4(1) کے مطابق 15 اگست 1947ء کو کسی بھی مذہبی مقام (مسجد، مندر، گرجا گھر یا گوردوارہ وغیرہ) کا جو مذہبی کردار یا شناخت تھی، وہ ویسی ہی قائم رہے گی۔ انہوں نے بتایا کہ دفعہ 3 کے تحت کسی بھی مذہبی مقام کو کسی دوسرے مذہب یا اسی مذہب کے کسی دوسرے فرقے کے عبادت گاہ میں تبدیل کرنے پر مکمل پابندی ہے۔ اس قانون میں ایودھیا تنازعہ (رام جنم بھومی بابری مسجد) کو خارج رکھا گیا تھا، اس کے علاوہ قدیم اور تاریخی یادگاریں جو آثار قدیمہ کے قوانین کے تحت آتی ہیں، وہ بھی اس کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے، اس کی کوشش کرنے یا اس میں معاونت کرنے والے شخص کے لیے تین سال تک کی قید اور جرمانے کی سزا رکھی گئی ہے۔ اس دوران نجم عثمانی، سید حارث، محمد نوید اور عبد القادر وغیرہ بطور خاص موجود تھے۔

خیر خواہان انجمن تحفظ عزاداری کی جانب سے مجلس عزا کا انعقاد

امروہہ، 2 اکتوبر 2026: خیر خواہان انجمن تحفظ عزاداری (رجسٹرڈ) امروہہ کی جانب سے شیعہ امام جمعہ و الجماعت امروہہ، مولانا ڈاکٹر محمد سیادت صاحب کے ایصال ثواب کی غرض سے 2 اکتوبر 2026 کو شام 7 بجے، عزاخانہ مسمات صغرا، محلہ گزری چھتہ، امروہہ میں مجلس عزا کا اہتمام کیا گیا۔ مجلس میں حسن امام صاحب و ہمنوا نے مرثیہ خوانی کی، جبکہ مولانا اظہر عباس صاحب نے مجلس کو خطاب فرمایا۔ انہوں نے مرحوم مولانا ڈاکٹر محمد سیادت صاحب کی دینی، علمی، سماجی اور ملی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کی شخصیت اور خدمات پر روشنی ڈالی، انہوں نے حاضرین کو مرحوم کی یاد میں ایصال ثواب، نیک اعمال اور کار خیر کی جانب متوجہ کیا۔ اس موقع پر مولانا احسن اختر شروش، مولانا افروز مجتبیٰ، رضا کمال، سہیل مرتضیٰ، ضیاء اعجاز، انور سبطین، خورشید زیدی، حسین عباس، ندیم نقوی، نیاز حسن، امام مجتبیٰ، آباد حسن، ڈاکٹر لاڈلے، رامش نقوی، صغیر انجم، سبط سجاد، سید مجتبیٰ، سرفراز حسین سمیت کثیر تعداد میں خیر خواہان، عزاداران اور عقیدت مند موجود رہے۔ مجلس کے اختتام پر مرحوم مولانا ڈاکٹر محمد سیادت صاحب کے لیے دعائے مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا کی گئی، جبکہ ان کی علمی، دینی اور سماجی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور ان کے لیے ایصال ثواب کیا گیا۔

آگرہ علی گڑھ ہائی وے پر کنٹینر اور ڈمپر کی ٹکر سے ڈرائیور اور کلینر آگ میں زندہ جلے

آگرہ: 3 اکتوبر (پی این ایس) اتر پردیش میں آگرہ۔علی گڑھ ہائی وے پر ہفتہ کی صبح کنٹینر اور ڈمپر کی ٹکر سے دونوں گاڑیوں میں آگ لگ گئی۔ حادثے میں ڈمپر ڈرائیور اور کلینر جھلس کر ہلاک ہو گئے۔ ان کی لاشیں کیبن میں سیٹ سے پھنسی ہوئی پائی گئیں۔ پیچھے سے موٹر سائیکل پر سوار دو نوجوان بھی ڈمپر کی زد میں آ کر زخمی ہو گئے۔ پولیس اور فائر بریگیڈ کی ٹیموں نے تقریباً ایک گھنٹے کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پالیا۔ عینی شاہدین کے مطابق حادثہ صبح 5 بج کر 45 منٹ پر پیش آیا، تصادم اتنا شدید تھا کہ زوردار دھماکے جیسی آواز سنی گئی۔ گاڑیوں سے دھواں اٹھنے لگا اور چند ہی لمحوں میں تیز آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ پولیس کے مطابق مورنگ سے لدا ڈمپر علی گڑھ سے آگرہ جا رہا تھا کہ مخالف سمت سے آنے والے منجمد مٹروں سے بھرے کنٹینر سے ٹکرا گیا۔ تصادم کے بعد دونوں گاڑیوں میں آگ لگ گئی۔ کنٹینر ڈرائیور نے چھلانگ لگا کر جان بچائی تاہم ڈمپر ڈرائیور اور کلینر اندر پھنس گئے۔ دونوں موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ مرنے والوں کی شناخت آکاش (25) اور کاروا (24) کے طور پر کی گئی ہے، جو راجستھان کے دھول پور ضلع کے مانیا تھانہ علاقے کے کوڈرکا کے رہنے والے ہیں۔ آگ اتنی شدید تھی کہ دونوں لاشیں بری طرح جھلس گئیں۔ پولیس نے لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ پیچھے سے آنے والی موٹر سائیکل بھی ڈمپر سے ٹکرا گئی۔ حادثے کے دوران بائک سوار سومیت سنگھ ولد پریتم سنگھ اور سیتو ولد دیوان سنگھ ساکن ناگلہ جالیم، کھنڈولی زخمی ہو گئے۔ دونوں کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ زخمی سمیت نے بتایا کہ وہ اور سیتو بائک پر سدآباد منڈی گئے تھے۔ وہاں سے واپسی کے دوران ان کے آگے آنے والے ڈمپر نے اچانک بریک لگا دی جس سے ان کی موٹر سائیکل ڈمپر سے ٹکرا گئی۔ پولیس کی ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ ڈمپر ڈرائیور سو گیا ہوگا۔ تاہم حادثے کی وجہ جاننے کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔ حادثے کے بعد آگرہ علی گڑھ ہائی وے پر پانچ کلومیٹر طویل ٹریفک جام ہو گیا۔

این ٹی پی سی ٹانڈہ میں گاندھی اور شاستری جینتی منائی گئی

ٹانڈہ / امبیڈکر نگر (نامہ نگار) این ٹی پی سی ٹانڈہ میں جمعہ کو بابائے قوم مہاتما گاندھی اور سابق وزیر اعظم لال بہادر شاستری کی جینتی عقیدت و احترام کے ساتھ منائی گئی۔ اس موقع پر چیف جنرل منیجر و پروجیکٹ سربراہ راجیو کمار سنہا، گریما مہیلا منڈل کی چیئر پرسن ونیتا سنہا، اعلیٰ افسران اور ملازمین نے دونوں عظیم شخصیات کی تصویروں پر پھولوں کی مالا چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر مہاتما گاندھی کے سچ، عدم تشدد اور خدمت جبکہ لال بہادر شاستری کی سادگی، ایمانداری اور فرض شناسی کے اصولوں کو یاد کیا گیا۔ حاضرین نے ان کے نظریات کو اپنی زندگی اور کام کے طریقے میں اپنانے اور ملک کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرنے کا عہد کیا۔ پروگرام کے دوران 'ایک پیڑ ماں کے نام' مہم کے تحت پودے بھی لگائے گئے۔ اس کے ذریعے ماحول کے تحفظ اور سرسبز مستقبل کے لیے لوگوں کو بیدار کرنے کا پیغام دیا گیا۔

کاشی میں فضائی طاقت کا شاندار مظاہرہ، ایئر شو کی تیاریاں تیز

یوگی نے سکیورٹی، ٹریفک اور ہجوم کے مؤثر انتظام کی ہدایت دی

لکھنؤ۔ اترپردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج لوک بھون میں منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں وارانسی کے نموگھاٹ پر 24 سے 26 اکتوبر تک مجوزہ عظیم الشان ایئر شو کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ جائزہ میٹنگ کے دوران، بھارتی فضائیہ کے افسران، وارانسی ضلع انتظامیہ اور پولیس انتظامیہ کے سینئر افسران نے وزیر اعلیٰ کے سامنے ایئر شو کی تیاریوں اور پورے ایکشن پلان کی تفصیلی پیشکش کی۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی اور وزیر دفاع جناب راج ناتھ سنگھ 25 اکتوبر کو مجوزہ خصوصی تقریب میں شرکت کرنے کی توقع ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بھگوان شیو کا مقدس شہر کاشی ہندوستانی فضائیہ کی بہادری، ہمت اور طاقت کا مشاہدہ کرنے والا ہے۔ جب کاشی کا آسمان، جو کہ بلا تعطل گنگا کے کنارے آباد ہے، ہندوستانی فضائیہ کے طیاروں کی گرج سے گونجے گا، تو یہ منظر ملک کی اسٹریٹجک صلاحیتوں اور کاشی کے ابدی ثقافتی ورثے کا ایک انوکھا سنگم پیش کرے گا۔ افسران نے وزیر اعلیٰ کو پنڈال کی تماشائی گیلریوں، گرینڈ سٹینڈ، خصوصی اور انتہائی خاص مہمانوں کے لیے مختص جگہوں، میڈیا ارینا، داخلی و خارجی راستوں، حفاظتی چوکیوں اور دیگر انتظامات کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کرائی۔ نموگھاٹ اور گنگا کے کنارے ممکنہ ہجوم کو ذہن میں رکھتے ہوئے، وزیر اعلیٰ کو مختلف علاقوں کو زون اور سیکٹر میں تقسیم کرکے منظم انتظام کے ایکشن پلان سے بھی باور کرایا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ شہری بھی اس ایئر شو کے لیے بے تاب ہیں۔ ہندوستانی فضائیہ کے ڈسپلے کا مشاہدہ کرنے کے لیے لوگوں کی بڑی تعداد کی آمد متوقع ہے۔ اس کے پیش نظر ہجوم کے انتظام، ہموار ٹریفک، پارکنگ اور زون وار سائٹ مارکنگ کے انتظامات کو پہلے سے یقینی بنایا جائے۔ تماشائیوں کے لیے راستے صاف اور قابل رسائی ہونے چاہئیں، اور ہر علاقے میں پینے کے پانی، ابتدائی طبی امداد، صفائی-ستھرائی اور سیکورٹی سے متعلق ضروری سہولیات مناسب طور پر دستیاب ہونی چاہئیں۔ انہوں نے تربیت یافتہ پولیس اہلکاروں کی تعیناتی اور ہر سیکٹر کے لیے مجسٹریٹس کی منصوبہ بند تعیناتی کی ہدایت کی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس تقریب کے دوران نموگھاٹ کے ساتھ-ساتھ کاشی اور آس پاس کے دیگر بڑے گھاٹوں پر بھی بڑی تعداد میں لوگوں کی آمد متوقع ہے۔ اس لیے گھاٹوں پر بھیڑ کا انتظام، ٹریفک کا انتظام، پارکنگ اور پانی اور زمینی نقل و حمل کے انتظامات ایک انٹیگریٹیڈ ایکشن پلان کے ساتھ کیے جائیں۔ ممکنہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے سکیورٹی اور ہنگامی انتظامات کی بھی ریہرسل کی جائے، تاکہ تمام متعلقہ ٹیمیں ضرورت پڑنے پر فوری، مربوط کارروائی کرسکیں۔ وزیر اعلیٰ نے وارانسی ڈویژن کے تمام اضلاع کے ضلع مجسٹریٹس کو بہتر تال میل کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ ایئر شو کے دوران اردگرد کے اضلاع سے لوگوں کی نقل و حرکت کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری انسانی وسائل کی مناسب ہم آہنگی اور دیگر انتظامات کئے جائیں۔ ہندوستانی فضائیہ، ضلعی انتظامیہ، پولیس انتظامیہ اور تمام متعلقہ محکموں کو مقررہ وقت کے اندر تیاریوں کو مکمل کرنے کے لیے تال میل سے کام کرنا چاہیے، تاکہ کاشی آنے والے عقیدت مندوں، سیاحوں اور عام شہریوں کو ایک محفوظ اور آرام دہ ماحول فراہم کیا جاسکے۔

یوپی کی گرام سبھاؤں میں خصوصی اجلاس، وی بی جی رام جی اسکیم کا فروغ

دیہی خاندانوں کو 125 دن کی روزگار ضمانت سمیت اہم دفعات سے آگاہ کیا گیا

لکھنؤ۔ گاندھی جینتی کے پر مسرت موقع پر 2 اکتوبر کو اترپردیش کے تمام گرام سبھاؤں میں عہدیداروں اور عملے کی نگرانی میں خصوصی میٹنگیں منعقد کی گئیں۔ اس دوران، VB-G رام جی اسکیم کو ریاست بھر میں بڑے پیمانے پر فروغ دیا گیا، اور گاؤں والوں کو اسکیم کی اہم دفعات کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں۔ اترپردیش کے نائب وزیر اعلیٰ، عزت مآب جناب کیشو پرساد موریہ کی ہدایات کے بعد، دیہی ترقی کے محکمے کی طرف سے جاری کردہ تفصیلی رہنما خطوط کے مطابق ریاست بھر میں اس پروگرام کا کامیابی سے انعقاد کیا گیا۔ ان خصوصی گرام سبھا میں، دیہی ترقی کی وزارت، حکومت ہند کے رہنما خطوط کے مطابق منعقد کی گئی، VB-G رام جی یوجنا اور ترقی یافتہ گرام پنچایت منصوبہ (VGPP) پر نمایاں طور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ کمشنر، دیہی ترقیات محکمہ، اترپردیش، جناب پرمود کمار اپادھیائے کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کی تعمیل میں، تمام اضلاع کے چیف ڈیولپمنٹ افسران کی نگرانی میں میٹنگوں کا انعقاد یقینی بنایا گیا۔ گرام سبھا سے متعلق ہدایات کی تعمیل کو یقینی بنانے اور اسکیموں کی پیش رفت پر نظر رکھنے کے لیے، پرنسپل سکریٹری، دیہی ترقی محکمہ کے ذریعہ نامزد نوڈل افسران نے اپنے تفویض کردہ اضلاع کا دورہ کیا اور سیوا سنکلپ ابھیان اور خصوصی گرام سبھا کی سرگرمیوں کی مؤثر طریقے سے نگرانی کی۔ تمام نوڈل افسران اپنی تفصیلی رپورٹ کمشنر، دیہی ترقی کو پیش کریں گے۔ ریاست بھر کی مختلف گرام پنچایتوں میں منعقدہ ان میٹنگوں کے دوران، پنچایت سکریٹریوں نے گاؤں والوں کے ساتھ بات چیت کی اور VB-G رام جی ایکٹ کی اہم خصوصیات کی وضاحت کی۔

ووٹ چوری احتجاج میں گرفتار کانگریس رہنماؤں کی ضمانت

آرادھنا مشرا مونا نے ضمانت کو انصاف کی جیت قرار دیا

لکھنؤ۔ اترپردیش کانگریس کی نومنتخب صدر آرادھنا مشرا "مونا" نے ووٹ چوری کے خلاف احتجاج کے دوران بی جے پی حکومت کے ذریعہ جیل بھیجے گئے سابق ریاستی جنرل سکریٹری انیل یادو جی، ضلع صدر مکیش دھنگر جی، راجیش کمار، منوج گوڑ، راجیش گوتم عرف راجا گوتم اور پنکج چودھری کی ضمانت کو انصاف کی جیت قرار دیا ہے۔ انہوں نے ضمانت کے لیے کوشش اور تعاون کرنے پر کانگریس کے شعبہ قانو، مقامی تنظیم اور تمام پارٹی رہنماؤں و کارکنوں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اترپردیش کانگریس کی صدر محترمہ آرادھنا مشرا مونا نے کہا کہ بی جے پی کے ذریعہ ملک کے لوگوں کی ووٹوں کی چوری بے نقاب ہو چکی ہے، راہل گاندھی جی نے بہت پہلے ہی اس کا پردہ فاش کر دیا تھا، اور عوام اب سمجھ چکی ہے کہ بی جے پی عوام کے ووٹوں سے انتخابات نہیں جیت رہی، بلکہ ملک کے عوام کی ووٹ چوری کر کے انتخابات جیت رہی ہے۔ گیانیش کمار نے آئینی عہدے پر بیٹھ کر ملک کے عوام کے ساتھ دھوکہ کیا ہے، ہم ووٹ چوری کے خلاف خاموش نہیں بیٹھیں گے۔

تم دنیا والوں پر رحم کروگے تو اللہ تم پر رحم کرے گا: مفتی ابوالعرفان

محمدی مشن کے جانب سے ضرورت مندوں میں وظیفہ تقسیم

لکھنؤ 3 اکتوبر (پریس ریلیز) آل انڈیا محمدی مشن کی جانب سے مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی سرپرست اعلیٰ ال انڈیا محمدی مشن کی سرپرستی و سید اقبال ہاشمی قومی صدر محمدی مشن کی صدارت میں تال کٹورا لکھنو میں وظیفہ تقسیم کیا۔ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی سرپرست ال انڈیا محمدی مشن نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ رب العزت رحمان ہے اور کائنات پر اپنی رحمت کا اظہار کرنے کے لیے اس نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا فانی میں بھیجا تاکہ امت دنیا و آخرت کے دکھوں کو دور کر کے سکون و اطمینان کے ساتھ اپنی بندگی کا اظہار کر سکے اور اپ کی ساری زندگی بے کسوں، مظلوموں، بے سہارا کی راحت رسائی فرماتے رہے اور امت کو یہ پیغام دیا کہ تم دنیا والوں پر رحم کروگے تو اللہ تم پر رحم کرے گا۔ مہمان خصوصی شیلا حق جنرل سکریٹری علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوسیشن نے اپنے خصوصی بیان میں فرمایا کہ محمدی مشن کے ساتھ مل کر میڈیکل کیمپ کے اہتمام کے ساتھ ساتھ مچھلی محال میں ضرورت مندوں کے لیے انگلش، سائنس کوچنگ سینٹر اور سلائی مشین سینٹر قائم کیا گیا ہے جس سے ضرورت مند خواتین کی ضرورت بھی پوری ہو اور روزگار کے راستے بھی کھلیں گے۔ سید اقبال ہاشمی قومی صدر آل انڈیا محمدی مشن نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ بہت سے غریب و مزدور جن کا گھر یومیہ مزدوری سے چلتا تھا، ان کے ساتھ مسائل ہیں۔ ایسے بہت سے گھروں میں معذوری ایک کے باعث فاقہ کی نوبت ہے۔ ایسے لوگوں کا خیال رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ سید اقبال ہاشمی صاحب نے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ صاحب ثروت افراد آگے آکر پریشان حال لوگوں کی دل کھول کر مدد کریں۔ واضح رہے آل انڈیا محمدی مشن نے شہر کے مختلف علاقوں میں میڈیکل کیمپ لگا کر، بچوں کی سکول فیس، بچیوں کے لیے سلائی سینٹر، کوچنگ سینٹر، بے روزگاروں کے لیے روزگار مختلف ذرائع سے عوام الناس کی خدمات انجام دے رہا ہے۔ فیضان فرنگی محلی ایڈوکیٹ یوتھ صدر محمدی مشن نے اپنے خطاب میں کہا کہ تمام حضرات اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دلائیں جہاں ضرورت ہوگی وہاں مشن کے ساتھ ساتھ دوسری تنظیموں کے ساتھ مل کر مدد کریں گے یہ بے روزگاری تبھی ختم ہوگی جب ہمارے بچے تعلیم یافتہ ہو کر اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر سماج کو آگے بڑھائیں گے تبھی ہمارے سماج کے ساتھ ساتھ ملک کی بھی ترقی ہوگی یہی وقت کی ضرورت بھی ہے اور ہماری اپیل بھی۔ اس موقع پر سید افتاب ہاشمی، معروف علیگ، انجینیئر ضیاء الدین علیگ، جناب اظہر رشید بھوپالی سینیئر سائنٹسٹ سی ایس ائی ار، جناب انور رشید، جناب معروف، دانش الفا انجینئرنگ، نبی احمد اسٹار انڈسٹریز، علیم، سید طارق ہاشمی، ایڈووکیٹ فیضان فرنگی محلی وغیرہ خاص طور سے موجود رہے۔

کتابخانہ علم و دانش کے زیرِ اہتمام نہج البلاغہ سے متعلق دو اہم کتب کی رسمِ اجرا

مہاتما گاندھی کے یومِ ولادت کی مناسبت سے علمی و ادبی نشست، علماء، دانشوران اور اہلِ قلم کی شرکت

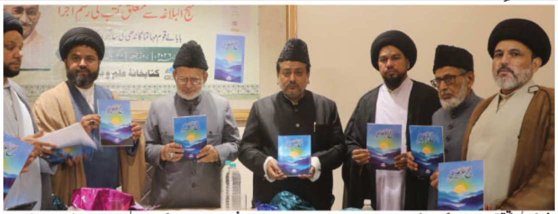

لکھنؤ، ۲ اکتوبر: بابائے قوم مہاتما گاندھی کے یومِ ولادت کے موقع پر کتابخانہ علم و دانش، لکھنؤ کے زیرِ اہتمام اکبر ہال، مہتاب باغ میں نہج البلاغہ سے متعلق دو اہم کتب کی رسمِ اجرا کے سلسلے میں ایک علمی و ادبی نشست کا انعقاد کیا گیا، جس میں شہر کے ممتاز علماء، دانشوران، ادباء اور اہلِ قلم نے شرکت کی۔ تقریب میں کتابخانہ علم و دانش کی جانب سے شائع ہونے والی دو اہم کتب "نہج البلاغہ اور اردو شعراء" اور "حکمرانی کے آفاقی اصول (عہدنامۂ مالک اشتر)" کی رسمِ اجرا عمل میں آئی۔ خصوصاً "حکمرانی کے آفاقی اصول" کا انتساب بابائے قوم مہاتما گاندھی کے نام کیا گیا ہے، جس نے اس تقریب کو ۲ اکتوبر یعنی گاندھی جی کے یومِ ولادت کے ساتھ ایک معنوی نسبت بھی عطا کی۔ تقریب کا آغاز عالمی شہرت یافتہ قاریِ قرآن حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید کرار علی جعفری، جموں و کشمیر، کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جبکہ نظامت کے فرائض معروف ادیب و شاعر پروفیسر عباس رضا نیر جلالپوری نے انجام دیے۔ کتابخانہ علم و دانش کے ڈائریکٹر مولانا سید حیدر عباس رضوی نے ادارۂ علم و دانش کی علمی، تحقیقی اور اشاعتی سرگرمیوں کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے نہج البلاغہ کے افکار کو اردو زبان و ادب اور عصرِ حاضر کے اجتماعی مسائل سے جوڑنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ نہج البلاغہ میں عدل، حریت، انسانی کرامت، رواداری اور صالح حکمرانی جیسے آفاقی اصول موجود ہیں، جن کی معنویت ہر دور میں برقرار رہتی ہے۔ آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی کے وکیل مولانا اشرف علی غروی نے کتابخانہ علم و دانش کی علمی و فکری سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے نہج البلاغہ سے زیادہ سے زیادہ آشنائی پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ نہج البلاغہ کے معارف کو عام کرنے اور اسے مہجوریت سے باہر نکالنے کے لیے اجتماعی کوششیں ضروری ہیں۔ حوزہ علمیہ غفران مآب کے مدیر مولانا سید رضا حیدر زیدی نے نہج البلاغہ کی عظمت اور اس کے جامع معارف پر روشنی ڈالتے ہوئے گاندھی جینتی کے موقع پر اس علمی و ادبی پروگرام کے انعقاد کو قابلِ قدر قرار دیا۔ مولانا صابر علی عمرانی نے منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا، جبکہ صدرِ جلسہ خطیبِ قادر مولانا سید محمد جابر جوراسی نے ادارۂ علم و دانش کی علمی و اشاعتی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے بزرگوں کے علمی آثار کے احیا کو اہم قدم قرار دیا۔ انہوں نے بابائے قوم مہاتما گاندھی کے یومِ ولادت کے روز اس تقریب کے انعقاد کو قابلِ قدر قرار دیتے ہوئے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام کے بیان کردہ حکمرانی کے آفاقی اصول آج بھی معاشرے میں امیر و غریب کے درمیان موجود فرق کو کم کرنے کی بنیاد فراہم کر سکتے ہیں۔ تقریب کے موقع پر اکبر ہال میں کتابخانہ علم و دانش کے مطبوعات کی نمائش بھی منعقد کی گئی، جس میں علماء، افاضل اور دیگر شرکائے محفل نے مختلف کتب میں خصوصی دلچسپی کا اظہار کیا۔ تقریب میں حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید غلام السیدین حاشر جوراسی، مولانا محمد حسنین الماس جبیٹوی، مولانا سید ذوالفقار حیدر اعظمی، مولانا سید نقی عسکری، مولانا سید محمد عابدی، مولانا سید مشاہد عالم بلوری، مولانا منظر عباس، مولانا سید سلیم عباس زیدی، مولانا احتشام الحسن، مولانا موسیٰ رضا یوسفی، مولانا سید نذر عباس، مولانا سید ارشد موسوی، مولانا فیروز علی بنارسی، مولانا مصطفیٰ علی خاں شمیل، مولانا سید محمد حسنین باقری، مولانا سید رضا امام ضرغام، ڈاکٹر سید کلب سبطین نوری، مولانا حیدر علی، مولانا کلب عابد خان، مولانا سید علمدار حسین، مولانا عادل فراز، مولانا سید عدیل حسن، مولانا عباس اصغر شبریز، مولانا سید محمد حسن نقوی، مولانا سید محمد مہدی، مولانا محمد اصغر جلالپوری سمیت شہر کے متعدد علماء و افاضل نے شرکت کی۔ آخر میں کتابخانہ علم و دانش کے ڈائریکٹر مولانا سید حیدر عباس رضوی نے تمام بزرگ شخصیات، علماء، دانشوران، اہلِ قلم اور شرکائے محفل کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کا اختتام دعائیہ کلمات پر ہوا۔ قابلِ ذکر ہے کہ یہ تقریب براہِ راست غازی یوٹیوب چینل پر بھی نشر کی گئی۔

ادبی سرگرمیاں طلبہ کو اپنی تہذیبی جڑوں سے جوڑنے کا مؤثر ذریعہ ہیں: پروفیسر ثوبان سعید

لینگویج یونیورسٹی میں مشاعرے اور کوی سمیلن کا انعقاد

لکھنؤ، 03 اکتوبر 2026: آج خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں یوم تاسیس کی مناسبت سے آرٹ فیکلٹی کے طلبہ کی جانب سے ابوالکلام آزاد اکیڈمک عمارت کے اٹل ہال میں ایک مشاعرہ اور کوی سمّیلن کا انعقاد کیا گیا۔ اس مشاعرے اور کوی سمّیلن کی صدارت ڈین فیکلٹی آف آرٹ اینڈ ہیومنٹیز اور شعبہ اردو صدر پروفیسر ثوبان سعید نے کی۔ پروفیسر ثوبان سعید نے اپنی صدارتی تقریر میں طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ طلبہ نے اپنی بساط سے بڑھ کر اس مشاعرے اور کوی سمّیلن کی بزم سجائی ہے اور نہایت خوب صورت اور یادگار ادبی فضا قائم کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ مشاعرہ محض شعر سننے اور سنانے کی محفل نہیں بلکہ ہماری تہذیبی، ثقافتی اور ادبی روایت کا ایک اہم مظہر ہے۔ مشاعرے کی روایت نے اردو زبان و ادب کی ترویج و اشاعت کے ساتھ ساتھ معاشرے میں باہمی میل جول، رواداری، شائستگی اور تہذیبی اقدار کو فروغ دینے میں بھی نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مشاعرے کی محفل میں مختلف خیالات، احساسات اور تجربات ایک دوسرے سے ہم کلام ہوتے ہیں جس سے طلبہ میں اظہارِ خیال کا سلیقہ، اعتماد اور ادبی ذوق پروان چڑھتا ہے۔ آج کے دور میں جب نئی نسل کا رشتہ اپنی زبان و تہذیب سے کسی حد تک کمزور ہوتا جارہا ہے، ایسی ادبی سرگرمیاں طلبہ کو اپنی تہذیبی جڑوں سے جوڑنے کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ انھوں نے طلبہ کو تلقین کی کہ وہ اپنی تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ادبی و ثقافتی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں کیونکہ یہی سرگرمیاں شخصیت کی ہمہ جہت تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس مشاعرے اور کوی سمّیلن میں مختلف فیکلٹی کے طلبہ و طالبات نے اپنی غزلیں اور نظمیں پیش کر کے اپنے شعری ذوق، تخلیقی صلاحیتوں اور ادبی استعداد کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ مشاعرے کی سب سے خوب صورت اور یادگار ساعت اس وقت سامنے آئی جب معروف شعرا ڈاکٹر کمار وکاس، ڈاکٹر سدھا مشرا اور ڈاکٹر پرشیشا سریواستو نے اپنی غزلوں اور نظموں سے سامعین کو محظوظ کیا اور اپنی دل نشیں شاعری کے ذریعے مشاعرے کی رونق کو مزید دوبالا کر دیا۔ ان شعرا کی شرکت نے طلبہ کی اس ادبی کاوش کو ایک خصوصی وقار عطا کیا اور مشاعرے کی فضا کو شعری جمال، تہذیبی رنگ اور ادبی خوشبو سے معمور کر دیا۔ مشاعرے کے اختتام سے قبل ڈاکٹر ثروت تقی نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج کے دور میں مشاعرے تو بہت منعقد ہو رہے ہیں لیکن معیاری مشاعرے نسبتاً کم دیکھنے کو ملتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ آج طلبہ نے جس سلیقے، ذوق اور خلوص کے ساتھ یہ خوب صورت بزم سجائی ہے، وہ یقیناً قابلِ تحسین ہے اور ایسے معیاری مشاعروں کی فہرست میں اسے بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ انھوں نے تمام طلبہ کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ سب نے نہایت عمدگی سے اس ادبی محفل کو ترتیب دیا اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار کیا۔ ایسی سرگرمیاں نہ صرف طلبہ کے ادبی ذوق کو جلا بخشتی ہیں بلکہ انہیں اپنی تہذیبی اور ثقافتی روایت سے جوڑنے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس مشاعرے کی نظامت حسن اکبر ریسرچ اسکالر اور محمد انس اور آخر میں شکریہ ریسرچ اسکالر راشدہ خاتون نے کی۔ اس مشاعرے اور کوی سمّیلن کے کنوینر ڈاکٹر ہارون رشید تھے اور اس کو کامیاب بنانے میں ڈاکٹر نیرج شکلا، ناصرہ خاتون، غلام وارث، علاء الدین اور ان کی ٹیم نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ اس میں یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔

آر ڈی ایس او میں صفائی پکھواڑہ کے تحت مختلف پروگرام

حلف، شجرکاری اور اجتماعی شرم دان کے ذریعے صفائی کا پیغام

لکھنؤ۔ تحقیق، ڈیزائن و معیارات تنظیم (آر ڈی ایس او) میں 2 اکتوبر 2026 کو آر ڈی ایس او احاطے کے پکشی وہار (لیک پارک) میں صفائی پکھواڑہ 2026 کے تحت صفائی کا حلف، 'ایک پیڑ ماں کے نام' مہم کے تحت شجرکاری اور اجتماعی شرم دان کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا انعقاد آر ڈی ایس او کے ڈائریکٹر جنرل شری پربھاس دنسانا کی قیادت میں کیا گیا۔ اس موقع پر آر ڈی ایس او کے افسران اور ملازمین نے جوش و خروش سے شرکت کی اور صفائی کا حلف لے کر صفائی ستھرائی اور صاف ستھرے ماحول کے تئیں اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ پروگرام کے دوران آر ڈی ایس او کے ڈائریکٹر جنرل نے صفائی کا حلف دلایا، جس کے بعد صفائی کے تئیں بیداری بڑھانے کے مقصد سے سیلفی سرگرمی کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے بعد 'ایک پیڑ ماں کے نام' مہم کے تحت شجرکاری کی گئی، جس میں آر ڈی ایس او کے ڈائریکٹر جنرل اور سینئر افسران نے فعال طور پر حصہ لیا۔ اس کے بعد افسران اور ملازمین نے اجتماعی شرم دان کیا۔ شرم دان کے ذریعے آر ڈی ایس او احاطے اور اس کے آس پاس صفائی برقرار رکھنے کے لیے اجتماعی ذمہ داری اور عوامی شراکت داری کے جذبے کو فروغ دیا گیا۔ اس پروگرام نے صفائی پکھواڑہ 2026 کے مقاصد کے تئیں آر ڈی ایس او کے مسلسل عزم کا مظاہرہ کیا اور افسران و ملازمین کو صفائی اور ماحول کے تحفظ کو اپنی روزمرہ سرگرمیوں کا لازمی حصہ بنانے کے لیے ترغیب دی۔ آر ڈی ایس او اپنے افسران اور ملازمین کی فعال شرکت اور اجتماعی کوششوں کے ذریعے صاف ستھرے، سرسبز اور پائیدار کام کے ماحول کو فروغ دینے کے لیے پرعزم ہے۔

یوپی کی گرام سبھاؤں میں خصوصی اجلاس، وی بی-جی رام جی اسکیم کی تشہیر

دیہی خاندانوں کو 125 دن روزگار ضمانت سمیت اہم نکات سے آگاہ کیا گیا

لکھنؤ: گاندھی جینتی کے مبارک موقع پر اترپردیش کی تمام گرام سبھاؤں میں خصوصی اجلاس کا پرجوش انعقاد کیا گیا۔ اس دوران ریاست بھر میں وی بی-جی رام جی اسکیم کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی گئی اور دیہی عوام کو اس کے اہم نکات سے واقف کرایا گیا۔ اترپردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی ہدایت اور محکمہ دیہی ترقی کے دئے گئے رہنما اصولوں کے مطابق یہ پروگرام تمام اضلاع میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ دیہی ترقی کی مرکزی وزارت کی گائیڈ لائنز کے تحت منعقدہ ان اجلاسوں میں وی بی-جی رام جی اسکیم اور وکست گرام پنچایت پلان (VGPP) پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ پرنسپل سکریٹری اور کمشنر دیہی ترقی پرمود کمار اپادھیائے کی ہدایات پر چیف ڈیولپمنٹ افسران (CDOs) اور نامزد نوڈل افسران نے سرگرمیوں کا مؤثر معائنہ کیا۔ ان میٹنگوں کے دوران پنچایت سکریٹریوں نے دیہاتیوں کو اسکیم کی اہم خصوصیات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس اسکیم کے تحت اب دیہی خاندانوں کو سال میں 100 دنوں کے بجائے 125 دنوں کے روزگار کی گارنٹی ملے گی۔ علاوہ ازیں، کام کی درخواست دینے کے 15 دنوں کے اندر روزگار نہ ملنے پر بے روزگاری بھتہ اور اجرت کی ادائیگی میں تاخیر پر معاوضے کی سخت شقیں شامل کی گئی ہیں۔ اب گاؤں کی حقیقی ضروریات کی بنیاد پر 375 قسم کے منظور شدہ کاموں کا انتخاب کیا جا سکے گا، جس سے دیہی علاقوں میں پائیدار اور مفاد عامہ کے اثاثوں کی تعمیر ممکن ہوگی۔

لکھنؤ یونیورسٹی میں 'ورٹیکس' روبوٹکس ورکشاپ سیریز کا آغاز

لکھنؤ یونیورسٹی کی انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کی فیکلٹی کے تحت کام کرنے والے لائف-روبو روبوٹکس کلب نے آج باضابطہ طور پر 'ورٹیکس' روبوٹکس ورکشاپ IEEE روبوٹکس اینڈ آٹومیشن سوسائٹی (IEEE Robotics and Automation Society) کے تعاون سے 'سیریز کا آغاز کیا۔ اس موقع پر کلب کے انڈکشن پروگرام کے ساتھ ورکشاپ سیریز کے پہلے سیشن 'زمارٹ روبوٹکس' کا کامیابی سے انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کے آغاز میں طلباء کو لائف روبو روبوٹکس کلب اور IEEE RAS کی سرگرمیوں، مقاصد اور مستقبل کے منصوبوں سے متعارف کرایا گیا۔ "ورٹیکس" ورکشاپ سیریز کا خاکہ پیش کیا گیا، جس میں بتایا گیا کہ اس اقدام کا مقصد روبوٹکس، آٹومیشن، مصنوعی ذہانت، اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کے حوالے سے طلباء میں سائنسی رویہ اور عملی مہارتوں کو فروغ دینا ہے۔ آج کے سیشن کی نظامت ڈاکٹر منوج کمار جین، روبوٹکس کلب کے کنوینر نے کی۔ انہوں نے ٹرانسڈیوسرز اور سینسر ٹیکنالوجی سے متعلق بنیادی تصورات پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا اور شرکاء کو سینسرز کی درجہ بندی، ان کی خصوصیات اور روبوٹک سسٹمز میں ان کے استعمال کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ کس طرح یہ سینسر روبوٹ کی پوزیشن، رفتار، واقفیت اور نیویگیشن سے متعلق معلومات کی پیمائش اور کنٹرول میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ طلباء کو سینسر پر مبنی فیصلہ سازی کے نظام اور ذہین روبوٹک ایپلی کیشنز کے کام سے بھی متعارف کرایا گیا۔ طلباء سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر ستیندر پال سنگھ، ڈین، فیکلٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی نے کہا کہ یونیورسٹی کا مقصد طلباء کو جدید ترین تکنیکی ترقی سے جوڑنا اور انہیں جدت اور تحقیق کی طرف ترغیب دینا ہے۔ "ورٹیکس" ورکشاپ سیریز طلباء کو جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ براہ راست کام کرنے اور اپنی تکنیکی اور پیشہ ورانہ مہارتوں کو مضبوط کرنے کا موقع فراہم کرے گی۔ پروگرام کا اختتام ایک انٹرایکٹو سیشن کے ساتھ ہوا جس میں شرکاء نے روبوٹکس اور سینسر ٹیکنالوجی سے متعلق سوالات کیے اور آنے والی ورکشاپس میں فعال طور پر حصہ لینے کے لیے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ طلباء کی بڑی تعداد نے شرکت کی، روبوٹکس کے بنیادی اصولوں سے آگاہی حاصل کی۔